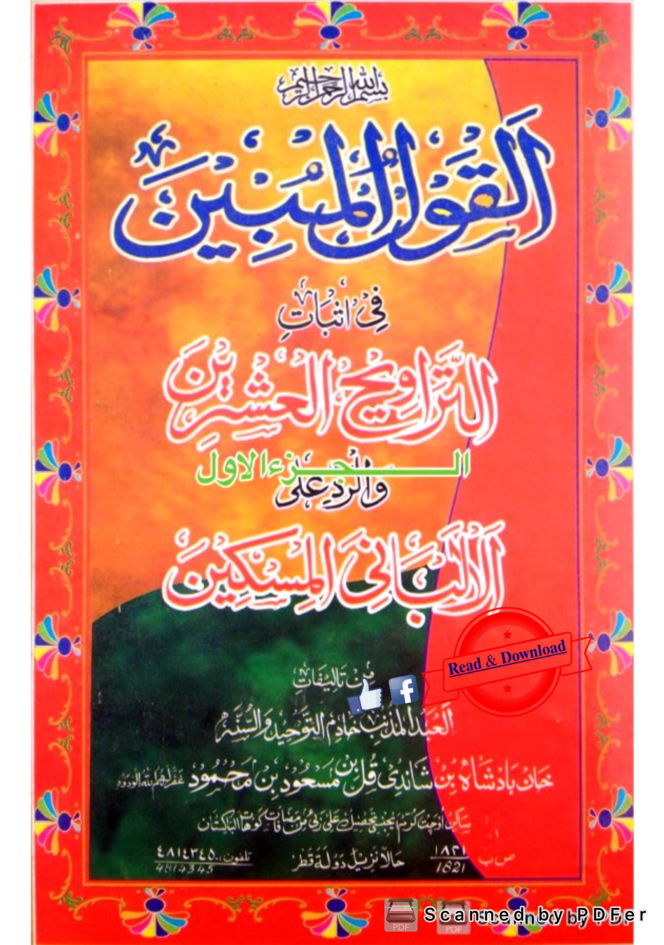


بسم الله الرحمن الرحيم
القول المبين
في اثبات
التراويح العشرين
الجزء الاول
والرد على
الألباني المسكين
من تاليفات
العبد المذنب خادم التوحيد والسنة
خان بادشاه بن شاندي قل بن مسعود بن محمود غفر لهم الله الودود
ساكن اوجت كرم مجبني تحصيل على زي من مضافات كوهاث الباكستان
ص ب ١٨٢١ 1821
حالا نزيل دولة قطر
تلفون: ٤٨١٤٣٤٥ 4814345
Read & Download
Scanned by PDFer



بسم الله الرحمن الرحيم

القول المبين

في اثبات

التراويح العشرين

والرد على

الالباني المسكين

من تاليفات

العبد المذنب خادم التوحيد والسنه

خان بادشاه بن شاندی قل بن مسعود بن محمود غفر الله لهم الودود

ساكن اوچت كرم ايجنسى تحصيل على زئى من مضافات كوهات الباكستان

حالاً نزيل دولة قطر

تلفون ٤٣٠٣٥٩
430359

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ الامام العلامة وحید العصر صاحب الفهم الباهر قامع الشرک والبدعة مفتی دارالعلوم دیوبند الحضرة الشیخ مولنا کفیل الرحمن حفظه الرحمن من المصائب مادام الملوان علی القول المبین

تعریبه قرا الاحقر بعمیق النظر تالیف مولنا خان بادشاہ زید مجده فی اثبات التراویح العشرین والوتر ثلاث رکعات و رد المخالفین الالبانی وغیره و هو تحقیق علمی و قابل قدر و صفات و هو مزین بالمراجع المستنده وبعد قراءة الکتاب یقال بدون ای مبالغة بان مثل هذا الکتاب الجامع المکسر لاسنان المخالفین فی هذا الموضوع فلا اقل مامر امام نظری فی هذا القرن وان مولف هذا الکتاب من المقلدین عموما ومن الاحناف خصوصا مستحق الشکر و التهنیة علی فرض الکفایة وان الله سبحانه یجازیه بهذه الخدمة الدینیه احسن الجزاء وان لم تکن للمؤلف المحترم تالیفات سوی هذا التالیف هویکفی لا ظهار تحقیقه العلمی و سعة علمه و مطالعته ' التوقیع للحضرة مولنا کفیل الرحمن ۲۴ / ۵ / ۱۴۱۳

مجوزہ

تقریظ : احقر نے جناب مولنا خان بادشاہ زید کی انتہائی قابل قدر اور بیش قیمت علمی تحقیق اور مستند حوالوں سے مزین تالیف بیس رکعات تراویح اور تین رکعات وتر کے اثبات اور مخالفین البانی وغیرہ کے ابطال میں دلچسپی سے پڑھی کتاب کے مطالعہ کے بعد کسی مبالغہ کے بغیر یہ کہا جاسکتا ہے کہ موجودہ صدی میں اب تک اس موضوع پر اتنا مکمل جامع اور مخالفین کو دندان شکن جوابات پر مشتمل تالیف کم از کم میری نظر سے نہیں گذری مولف کتاب مقلدین کے جانب سے عموما اور احناف کی طرف سے خصوصا اس فرض کفایہ کی ادائیگی پر مبارکباد اور شکریہ کے مستحق ہیں اللہ تعالی اس عظیم دینی خدمت کے بہتر سے بہتر صلہ عطا فرمائے آمین۔

اگر مولف محترم کی دیگر تالیفات نہ بھی ہو یہ کتاب ان کی عرق ریزی علمی کاوش اور وسعت علم و مطالعہ کے اظہار کے لئے کافی ہے۔

(دستخط حضرت مولنا کفیل الرحمن مفتی دارالعلوم دیوبند ۲۴ / ۵ / ۱۴۱۳ھ)

وکتب الشیخ الموصوف المذکور فی المکتوب الثانی

تعریبه : محترمی ومکرمی الحضرة مولنا خان بادشاہ زید مجدکم

السلام علکیم رحمه الله وبرکاته

قد وصل الی المکتوب فی حب التقریظ ' والله شاهد بانی ما فعلت المبالغة فی التقریظ بل الحقیقة بان مساعیک قابلة للصفات هذا کتاب کامل و مدلل للاحناف و مسکت للمخالفین و جواب محیر یجازیک الله سبحانه من جمیعنا احسن الجزاء

التوقیع المحضرة الشیخ مولنا کفیل الرحمن ۱۴ اینائر ۱۹۹۴ء

حضرت مولنا مفتی کفیل الرحمٰن نے دوسرے خط میں فرمایا تھا

۲ رجب المرجب ۱۴۱۳ھ ' محترمی و مکرمی حضرت مولنا خان بادشاہ صاحب زید مجدکم

السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ

مکتوب گرامی تقریظ کی پسندیدگی کے سلسلہ میں موصول ہوا اللہ شاھد ہے کہ میں نے تقریظ میں کسی مبالغہ سے کام نہیں لیا بلکہ واقعی آپکی کوشش ستائش کی قابل اور احناف کے لئے ایک مکمل و مدلل دستاویز اور مخالفین کے حق میں مسکت اور حیران کن جواب ہے اللہ تعالٰی آپکو ہم سب کی طرف سے جزا خیر عطا فرمائے۔

(دستخط حضرت مولنا کفیل الرحمٰن ۱۴ جنوری ۱۹۹۳ء)

اعلم ایها الاخ الکریم ان الشیخ محمد ناصر الدین البانی اجتراء جرأۃ عظیمۃ حیث الف رسالۃ صغیرۃ فی دریقات وقال فیہا ان عدد التراویح عشرین رکعۃ بدعۃ ضلالۃ وقلد فی ھذا الاطلاق للصنعانی صاحب سبل السلام المتوفی ۱۱۸۲ھ - وللمبارکفوری صاحب تحفۃ الاحوذی المتوفی ۱۳۵۳ھ وقد خالف البانی عن الخلفاء راشدین المہدیین وعن المذاہب الاربعۃ المتبوعۃ وعن جمیع فقہاء ائمۃ الدین ولن یقدر الالبانی ان یأتی بقول واحد عن التابعین وعن ائمۃ المذاھب الاربعۃ المتبوعۃ وعن ائمۃ الدین لتائید دعواہ لکن لا عجب علی البانی لانہ اقل من ناقد الرجال و حافظ الاحادیث وفقیہ من الفقہاء یکون محفوظا عن ردودہ ومطاعنہ انا اسئل عن القاری الکریم ان یطالع الکتاب عن الابتداء الی الانتہاء حتی یعلم بحقیقۃ الحال .... وان یعرالرجال بالاقوال ولا یعرف الاقوال بالرجال ...

"من المؤلف"

اے میرے محترم بھائی کہ شیخ محمد ناصر الدین البانی نے بڑی جرأت کی ہے کہ اس نے چھوٹا رسالہ لکھا جس میں تحریر کیا ہے کہ بیس تراویح بدعت اور گمراہی ہے اور اس میں صنعانی مؤلف سبل السلام متوفی ۱۸۲ھ اور مبارکفوری مؤلف تحفۃ الاحوذی متوفی ۱۳۵۳ھ کی تقلید کی ہے اور البانی نے خلفاء راشدین جو ہدایت پر ہیں اور چار مذاہب متبوعہ اور تمام فقہاء آئمہ دین کی خلاف کی ہے اور البانی کی قیامت تک طاقت نہیں کہ ایک قول تابعی کا یا ایک امام کا چار آئمہ سے یا آئمہ دین سے کسی کا ، اپنے تائید کے لئے پیش کر سکے لیکن البانی پر تعجب نہیں کیونکہ بہت کم ناقد رجال اور حافظ الاحادیث اور فقیہہ آئمہ فقہاء سے اس کے ردّ اور مطاعن سے محفوظ ہوگا اور میں قاری کریم سے سوال کرتا ہوں کہ وہ ابتداء سے لے کر آخیر تک کتاب کا مطالعہ کریں تاکہ وہ حقیقت حال پہچان لیں اور آدمیوں کو اقوال سے پہچان لیں نہ کہ اقوال کو آدمیوں سے ۔ (از مصنف)

تقریظ الامام المحقق الحجۃ الثبت شیخ القرآن و الحدیث مرشدی و مرشد العلماء مولانا محمد طاہر رحمہ اللہ الغافر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۰

الحمد للہ وکفیٰ والسلام علیٰ سیدنا محمدن المصطفیٰ وعلیٰ آلہ وصحبہ البررۃ التقی

اما بعد

فقد سردت النظر علی رسالۃ الفاضل المحقق المولوی خان بادشاہ فیما کتب فی رسالۃ رکعات التراویح والوتر فوجدتہا کافیۃ مشتملۃ علی الادلۃ فی ہٰذہ المسئلۃ وتحقیق انیق جامعۃ لفنون من سرد الاحادیث وتنقید الرواۃ و مذاہب الائمۃ المتبوعۃ رحمہم اللہ تعالیٰ فقد افحم الخصم و بیّن المنہج الاقوم و ازال شبہات فلا مجال لمنکر الا معاند جاہل و متشبث بالباطل و مزخرفات کاسدۃ ۔

یہ تقریظ حضرت امام محقق حجت اور ثبت شیخ القرآن والحدیث مرشدی اور مرشد العلماء مولانا محمد طاہر رحمہ اللہ تعالیٰ کی ہے (جس کی روح مبارکہ ۲۹ مارچ ۱۹۸۷ء میں جسد عنصری سے عالم بالا کو پرواز کرگئی ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو جنت الفردوس نصیب فرماوے آمین)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ تمام تعریفیں الوہیت والی اس ذات کے لئے ہیں جو کافی ہے (تمام عالم کے لئے) اور نزول رحمت ہو ہمارے سردار محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کے آل اور نیک پرہیزگار صحابہ رضی اللہ عنہم پر۔

بعد حمد وصلوۃ کے میں کہتا ہوں ۔

کہ میں نے فاضل محقق مولوی خان بادشاہ کے رسالہ پر نظر ڈالی جو تراویح اور وتر میں لکھا ہے تو میں نے اس رسالہ کو اس مسئلہ میں عجیب تحقیق اور دلائل پر مشتمل پایا اور یہ رسالہ احادیث اور راویوں کی تنقید اور مذاہب متبوعہ ائمہ رحمہم اللہ کے لیے جامع ہے ۔ اور خصم کو خاموش کیا ہے اور صحیح طریقہ بتایا اور شبہات کا ازالہ کردیا ہے ۔ اور منکر کیلئے کوئی گنجائش نہیں کہ انکار کرے ۔ البتہ اگر انکار کرنے والا جاہل ۔ اور باطل اور جھوٹی چیزوں سے تمسک کرنے والا ہو تو وہ انکار کریگا ۔

وأسئل الله سبحانه ان يجعلها منيفة لمن يشاء الهداية والحق
ويوفق الله سبحانه للمؤلف نصرة الحق ورد الباطل وخدمة العلم
واشاعة التوحيد والسنة ورد الشرك والبدعة ويجعلنا ممن
اقاموا بذلك وتوفنا مسلمين ان ولى الله الذى نزل الكتاب وهو
يتولى الصالحين وصلى الله على خير خلقه محمد وعلى آله واصحابه اجمعين

انا الاحقر محمد طاهر عفى الله عنه نزيل قطر يوم الخميس
٢١ جمادى اولى ١٤٠٦ھ الموافق ٣١ يناير ١٩٨٦ء

میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ یہ رسالہ خوبصورت ان لوگوں کو بنائے جن کو اللہ تعالیٰ ہدایت اور حق
دینا چاہتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ مصنف کو حق کی نصرت اور باطل کی تردید اور خدمت علم اور توحید اور سنت
کی اشاعت اور شرک و بدعت کی تردید کی توفیق عطا فرمائے۔
اور ہم کو ان لوگوں سے بنائے جو اس راستہ پر قائم رہیں گے اور ہم کو اسلام کی حالت پر وفات دے۔
اور ہمارا ولی وہ ہے جس نے کتاب نازل کی ہے اور یہی نیک لوگوں کا ولی۔ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت
ہو بہترین مخلوق پر جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔
اور آپ کی آل اور تمام صحابہ رضی اللہ عنہم پر۔

انا الاحقر محمد طاہر عفی اللہ عنہ نزیل دولۃ قطر بروز جمعرات ٢١ جمادی اولیٰ
١٤٠٦ھ موافق ٣١ جنوری ١٩٨٦ء

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی خلق الانسان
وانزل لهدایتهم الفرقان فی شهر رمضان
والصلوٰۃ والسلام علی محمدن المبعوث الی الانس والجان
الذی سن لنا قیام رمضان وامرنا باتباع سنته و
سنة الخلفاء الراشدین المهدیین وعلی اٰله واصحابه
اجمعین الی یوم الدین۔

اما بعد

یقول العبد المذنب ابو منیب الرحمٰن خان بادشاہ بن شاندی گل
بن مسعود بن محمود غفر الله لهم الودود۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

تمام تعریفیں الوہیت کی اس ذات کے لئے ہیں جس نے انسان کو پیدا کیا ہے۔
اور ماہ رمضان میں ان کی ہدایت کے لئے قرآن کو نازل فرمایا۔
اور نزول رحمت اور سلام ہو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو جن اور انسان کے لئے بھیجا گیا ہے۔
اور جس نے ہمارے لئے قیام رمضان سنت طریقہ بنایا اور ہم کو آپ کی سنت اور خلفاء راشدین جو
ہدایت یافتہ ہیں کی سنت کی پیروی کا امر فرمایا۔
اور صلوٰۃ اور سلام ہو آپ کے آل اور تمام صحابہ رضی اللہ عنہم پر یوم قیامت تک۔

صلوٰۃ وسلام کے بعد

کہتا ہے بندہ گنہگار ابو منیب الرحمٰن خان بادشاہ بن شاندی گل
بن مسعود بن محمود اللہ تعالیٰ ان کو بخشے۔

وكان يخطر ببالي من زمان بان اؤلف كتابا في بيان التراويح بانها عشرون ركعة والوتر ثلاث ركعات وهي ثابتة من الاحاديث الصحيحة ومن سنن الخلفاء الراشدين المهديين واقر بها الائمة المجتهدون من المذاهب الاربعة المتبوعة وعمل بها الفقهاء المحققون من الاحناف والشوافع والحنابلة والمالكية لكني اقدم رجلا واؤخر اخرى لان آثار العلوم قد اندرست وابصار بعض الناس قد طمست لانهم لا يعرفون الرجال بالاقوال بل يعرفون الاقوال بالرجال فاستخرت الله سبحانه فالقى في قلبي نورا وضياء فالفت بحمد الله سبحانه كتابا نفيسا بحيث يروق

میرے دل میں پہلے سے یہ خیال تھا کہ بیس رکعات تراویح اور تین وتر پر ایک کتاب لکھوں جس میں یہ ثابت کروں کہ یہ صحیح احادیث اور سنن خلفاء راشدین سے ثابت ہیں اور اس پر چار مذاہب کے ائمہ مجتہدین نے اقرار کیا ہے اور اس پر فقہاء محققین احناف اور شوافع اور حنابلہ اور مالکیہ تمام نے عمل کیا ہے لیکن میں قدم آگے کرتا دوسرے کو پیچھے کر لیتا کیونکہ علم کے آثار مٹ گئے ہیں اور بعض لوگوں کی آنکھیں بے نور ہو گئی ہیں۔ کیونکہ یہ لوگ لوگوں کو باتوں سے نہیں پہچانتے بلکہ باتوں کو آدمیوں سے پہچانتے ہیں) آدمی بڑا ہو بات جس طرح کرے قبول ہوگی آدمی غریب اور فقیر ہو بات جیسی اچھی کرے قابل قبول نہیں ہوگی)
تو میں نے استخارہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں نور اور روشنی ڈالی تو اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے میں نے ایک ایسی نفیس اور عمدہ کتاب لکھی کہ



النواظر و يعجب الخواطر و تنشط به قلوب العارفين و تزلزل به قلوب الملزمين على الراكعين الساجدين القائمين في شهر رمضان بالتراويح العشرين ۔

اذا استثقلت المضاجع بالطاعنين، و جعلته على بابين اما الباب الاول فهو مشتمل على خمسة فصول و تكملة و خاتمة ۔

اما الفصل الاول ففي بيان التراويح بانها عشرون ركعة وهي ثابتة عن سنن الخلفاء الراشدين المهديين

اما الفصل الثاني ففي بيان التراويح بانها عشرون ركعة عند الاحناف رحمهم الله تعالى

اما الفصل الثالث ففي بيان التراويح بانها عشرون ركعة عند الشوافع رحمهم الله تعالى

اما الفصل الرابع ففي بيان التراويح بانها عشرون ركعة عند الحنابلة رحمهم الله تعالى

اما الفصل الخامس ففي بيان التراويح بانها عشرون ركعة عند محقق المالكية رحمهم الله تعالى ۔

لوگوں کی نظروں کو خوش کرے گی اور دلوں کو تعجب میں ڈالدے گی اور جاننے والے کے دل اس کتاب سے خوش ہو جائیں گے اور جو ان لوگوں پر الزامات لگاتے ہیں جو ماہِ رمضان میں بیس رکعات تراویح میں سجدے اور رکوع کرتے ہیں تو ان کے دل اس کتاب سے ہل جائیں گے جبکہ الزام لگانے لیٹنے سے تھک جاتے ہیں ۔

تو میں نے اس کتاب کو دو بابوں پر مشتمل کیا ہے ۔

پہلا باب پانچ فصلوں اور ایک تکملہ اور خاتمہ پر مشتمل ہے ۔

- فصل اوّل بیس تراویح کے بیان میں ہے کہ یہ سنن خلفاء راشدین مہدیین سے ثابت ہیں ۔
- فصل دوم بیس تراویح کے بیان میں ہے ۔ احناف رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک ۔
- فصل سوم بیس تراویح کے بیان میں ہے ۔ شوافع رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک ۔
- فصل چہارم بیس تراویح کے بیان میں ہے ۔ حنابلہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک ۔
- فصل پنجم بیس تراویح کے بیان میں ہے مالکیہ محققین کے نزدیک (رحمہم اللہ تعالیٰ)

٥ اما التكملة ففی بیان التراویح بانها عشرون رکعة عند جمهور العلماء رحمهم الله تعالیٰ
٥ اما الخاتمة ففی الاجوبة عن مستدلات المنکرین الملزمین علی القائمین بالتراویح العشرین.

اما الباب الثانی فهو ایضاً مشتمل علیٰ خمسة فصول وتکملة وخاتمة وتبصرة

٥ اما الفصل الاول ففی بیان الوتر بانها ثلاث رکعات وهی ثابتة من الاحادیث الصحیحة
٥ اما الفصل الثانی ففی بیان الوتر عند الاحناف رحمهم الله تعالیٰ -
٥ اما الفصل الثالث ففی بیان الوتر عند الشوافع رحمهم الله تعالیٰ -
٥ اما الفصل الرابع ففی بیان الوتر عند الحنابلة رحمهم الله تعالیٰ -
٥ اما الفصل الخامس ففی بیان الوتر عند المالکیة رحمهم الله تعالیٰ
٥ اما التکملة ففی بیان الوتر الاتفاقی عند جمیع الائمة المذاهب المتبوعة -
٥ اما الخاتمة ففی بیان الاجوبة عن مستدلات المنکرین
٥ اما التبصرة ففی مزعومات البانی

و بالله استعین و بامداده یظهر الحق و یبین

---

٥ اور تکملہ بیس تراویح کے بیان میں ہے جمہور علماء رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک
٥ خاتمہ جوابات میں ہے منکرین کے ان الزامات سے جو بیس تراویح پڑھنے والوں پر لگاتے ہیں۔
٥ باب دوم بھی پانچ فصول اور ایک تکملہ اور ایک خاتمہ اور ایک تبصرہ پر مشتمل ہے۔
٥ فصل اول وتر کے بیان میں ہے کہ تین رکعات وتر صحیح احادیث سے ثابت ہیں۔
٥ فصل دوم وتر کے بیان میں ہے احناف رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک
٥ فصل سوم وتر کے بیان میں ہے شوافع رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک۔
٥ فصل چہارم وتر کے بیان میں ہے حنابلہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک
٥ فصل پنجم وتر کے بیان میں ہے مالکیہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک
٥ تکملہ وتر اتفاقی کے بیان میں ہے تمام ائمہ مذاہب متبوعہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک
٥ خاتمہ منکرین کے استدلالات کے جوابات میں ہے۔

تبصرہ البانی کے مزعومات میں ہے۔

اللہ تعالیٰ سے امداد مانگتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کی امداد سے حق ظاہر اور واضح ہوتا ہے۔

الباب الاوّل

فی التراویح

التراویح جمع ترویحة وهی المرة الواحدة من الراحة کتسلیمة من السلام سمیت الصلوٰة فی الجماعة فی لیالی رمضان بالتراویح لانهم اول ما اجتمعوا علیها وکانوا یستریحون بین کل تسلیمتین کما وضحه الائمة الاعلام[1]

وهذه التراویح عشرون رکعة وعلیه جمهور العلماء المحققین من الائمة المجتهدین والمحدثین والفقهاء من المذاهب الاربعة

[1] طالع فتح الباری شرح صحیح البخاری ۴/ ۲۵۰
• ارشاد الساری " " " " ۳/ ۴۲۴
المبسوط ۲/ ۱۴۵
• درر الحکام ۱/ ۱۱۹ • مجمع الأنهر ۱۳۶

باب اوّل تراویح کے بیان میں ہے

تراویح جمع ترویحۃ ہے یہ راحت سے ایک مرتبہ کے لئے آتا ہے جیساکہ تسلیمۃ سلام سے۔ جو نماز مہینہ رمضان میں جماعت سے ادا کرتے ہیں اس کو تراویح کہتے ہیں کیونکہ ہر دو سلاموں کے درمیان لوگ راحت کرتے ہیں جیساکہ بڑے بڑے علماء نے وضاحت فرمائی ہے۔

مطالعہ کریں فتح الباری شرح صحیح البخاری جلد ۴/ ۲۵۰ • ارشاد الساری شرح صحیح البخاری ۳/ ۴۲۴ المبسوط ۲/ ۱۴۵ • درر الحکام ۱/ ۱۱۹ • مجمع الانہر ۱۳۶

اور تراویح بیس رکعات ہیں اور اس پر ائمہ مجتہدین اور محدثین اور چار مذاہب کے فقہاء قائل ہیں۔

لكن البلية كل البلية ان بعض الناس لايؤدونها عشرين ركعة بل يعدونها من البدع المنكرات[1] ولايدرون بل ولايشعرون ان التراويح العشرين ثابتة من سنن الخلفاء الراشدين المهديين وعمل عليها الصحابة والتابعون والائمة المجتهدون۔

---

[1] وقد ارتكب هذه الجهالة الشيخ محمد ناصر الدين الالبانی وقلد محمد بن اسماعيل الصنعانی المتوفی ۱۱۸۲ھ صاحب سبل السلام فی ان عدد العشرين فی التراويح بدعة وليس فی البدعة مايمدح بل كل بدعة ضلالة (رسالہ صلوٰۃ التراویح ۸۰ بحوالہ سبل السلام)

ولايدری الالبانی بان عدد التراويح عشرين ركعة ثابتة من سنن الخلفاء الراشدين المهديين وعن جميع الائمة المجتهدين وعن فقهاء المذاهب الاربعة وعن جميع الائمة المحدثين فهل هو قائل بتضليل جميع ائمة الدين بانهم ارتكبوا هذه البدعة الضلالة سبحانك هذا بهتان عظيم. وسيجيء تفصيله انشاء الله تعالىٰ فانتظر۔

لیکن مصیبت پہ مصیبت یہ ہے کہ بعض لوگ بیس تراویح تو نہیں پڑھتے بلکہ بیس تراویح بدعات منکرہ سے شمار کرتے ہیں اور یہ[1] لوگ جانتے نہیں بلکہ شعور نہیں رکھتے کہ بیس تراویح خلفاء راشدین جو ہدایت یافتہ ہیں سے ثابت ہیں اور اس پہ صحابہ کرام اور تابعین اور ائمہ مجتہدین نے سلف صالحین سے عمل کیا ہے۔

---

[1] اور اس جہالت کا ارتکاب شیخ محمد ناصر الدین البانی نے کیا ہے کیونکہ اس نے محمد بن اسماعیل صنعانی متوفی ۱۱۸۲ھ صاحب سبل السلام کی تقلید کی ہے اس بات میں کہ بیس تراویح ادا کرنا بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے رسالہ صلوٰۃ التراویح ۸۰ بحوالہ سبل السلام اور البانی کو پتہ نہیں کہ بیس تراویح جبکہ خلفاء راشدین اور ائمہ مجتہدین اور چار مذاہب کے فقہاء اور تمام محدثین سے ثابت ہیں تو کیا یہ تمام ائمہ دین کو گمراہ سمجھتے ہیں کہ انہوں نے اس گمراہی کا ارتکاب کیا ہے۔ پاکی ہے تیرے لئے اے رب یہ تو بڑا بہتان ہے۔ تفصیل انشاء اللہ تعالیٰ آجائے گی۔ انتظار کر۔

من السلف الصالحين فاطلاق البدعة عليها من فعل الحاسدين المعاندين للائمة المجتهدين لان البدعة احداث كل قول وعمل فی الدين اذا لم يكن له ثبوت عن السلف الصالحين كما وضحه الائمة الاعلام[1] وذكرت فی رسالتی رفع الملام عن المأموم والامام باتم تفصيل.

---

[1] طالع تفسير ابن جرير ۱/٤٠٤ • التفسير الكبير للرازی ٤/٢٥ • الجامع لاحكام القرآن للقرطبی ٢/٨٦ • تفسير ابن كثير ١/١٦ و ٤/١٥٦ • تفسير النسفی ١/٧١ • تفسير روح البيان ١/٢١٤ • محاسن التاويل ٢/٢٣٤ • فتح الباری ١٣/٢٧٨ • شرح المقاصد ٢/٢٧١ • ارشاد الساری ١٠/٣٠٢ • المجموع شرح المهذب ٨/٢٧٥ • تهذيب الاسماء واللغات القسم الثانی ٣/٢٢ • منهاج السنة النبوية ١/١٤٦ • مجموع الرسائل الكبری ١/٢٤٧ الرسالة الخامسة • جمهرة اللغة ٢/٢٤٥ • لسان العرب ٨/٦ • تلبيس ابليس ١٦ • القاموس المحيط باب العين ٣/٢ • مختار الصحاح ٤٤ • المعجم الوسيط ٤٣ باب الباء • الرائد معجم لغوی ٢١٠ • المنجد الجديد ٢٩ -

---

تو اس پر بدعت کا اطلاق کرنا ان لوگوں کا کام ہے جو ائمہ مجتہدین کے ساتھ حسد اور عناد کرنے والے ہوتے ہیں اس لئے کہ

بدعت تو کہتے ہیں اس فعل اور قول کو جو دین میں ایجاد کیا جائے جس کا ثبوت سلف صالحین سے نہ ہو جیسا کہ بڑے بڑے علماء نے وضاحت فرمائی ہے -

نوٹ: مندرجہ بالا حوالجات کا مطالعہ کیجئے -

اور میں نے اپنی تصنیف رفع الملام میں وضاحت کی ہے -

ولما كان عدد التراويح عشرين ركعة ثابتة عن سنن الخلفاء الراشدين المهديين وقد قال النبي صلى الله عليه وسلم عليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين المهديين[1]

ففي اداء التراويح عشرين ركعة عمل بسنة الخلفاء الراشدين والعمل بسنتهم عمل بسنة نبينا صلى الله عليه وسلم ولذا امرنا باتباع سنته وسنتهم فاطلاق البدعة عليها جهل الجاهلين نعوذ بالله ان نكون من الجاهلين .

---

[1] طالع المستدرك ۱/۹۵ • تلخيص الحافظ الذهبي على المستدرك ۱/۹٦
• تفسير القرطبي ۷/۱۳۹ • سنن ابي داود ۲/۲۸۷ و ۱۸/۸٤ امع بذل المجهود
• سنن الترمذي ۲/۳٤ • سنن ابن ماجة ٥ • شرح ثلاثيات احمد بن حنبل
۲/۲۹۰ • تيسير الوصول الى جامع الاصول ۲/۳۳۲
• سنن الدارقطني ۱/٤٥ • احكام القرآن للجصاص ۱/٤۳۷ •
• الفتاوى الكبرى لشيخ الاسلام ابن تيمية ۱/۱٦۱ • الرسائل الكبرى لشيخ الاسلام
۱/۳۰۲ • الكافي للحافظ ابن عبد البر ۱/۲٥٥ • سير اعلام النبلاء ۳/٤۲۰
للحافظ الذهبي • كتاب المجروحين ۱/۱۰ للحافظ ابن حبان •
• المنار المنيف ۱٥۰ للحافظ ابن القيم • كتاب الوسيلة
۲۲٦ و ۲۲۷ للامام ابي حفص عمر بن محمد • المرقات شرح المشكوٰة
۲/۱۷٥ • تلبيس ابليس للحافظ ابن الجوزي ۲٤ • جامع بيان العلم وفضله ۲/۲۲٤

• اور جبکہ تراویح بیس رکعات سنن خلفاء راشدین سے ثابت ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم پر لازم ہے میری سنت اور خلفاء راشدین کی سُنت کی اتباع کرنا ۔ جیسا کہ یہ حدیث مندرجہ بالا کتابوں میں موجود ہے ۔ تو بیس رکعات تراویح ادا کرنے میں سنت خلفاء راشدین پر عمل کرنا ہے اور ان کی سُنت پر عمل کرنے میں سنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنا ہے اسی وجہ سے تو آپ نے اپنی سنت اور خلفاء راشدین کی سنت کی اتباع پر امر فرمایا ہے ۔ تو بیس تراویح پر بدعت کا اطلاق کرنا جاہلوں کی جہالت ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہم پناہ مانگتے ہیں کہ جاہلوں سے ہو جائیں

وكذلك الوتر ثلاث ركعات ثابتة من الاحاديث الصحيحة فالمكرو
لكراهيتها وعدم جوازها الكارعن الاحاديث الصحيحة ولذا اردت[1] ان
اوضح فى هذا الكتاب انشاء الله تعالى اثبات التراويح عشرين ركعة والوتر ثلاث ركعات
حتى يكون موعظة للمتقين وعبرة للملزمين على القائمين فى شهر رمضان بالعشرين
واحسن ما قيل ؎

وان عناء ان تفهم جاهلا فيحسب جهلا انه منك افهم
متى يبلغ البنيان يوما تمامه اذا كنت تبنيه وغيرك يهدم

كما فى الفقيه والمتفقه ٢/٩٦

حسبى الله لا اله الا هو عليه توكلت وهو رب العرش العظيم
ربنا لا تجعل فى قلوبنا غلا للذين امنوا ۔

---

[1] يوم الخميس ١٨ ربيع الاول ١٤٠٤ھ الموافق ٢٢ ديسمبر ١٩٨٣ء

اور اسی طرح تین رکعات وتر پڑھنا صحیح احادیث سے ثابت ہیں تو اس کے مکروہ اور عدم جواز پر حکم
کرنا صحیح احادیث سے انکار کرنا ... تو اسی وجہ سے میں نے بروز جمعرات ١٨ ربیع الاول ١٤٠٤ھ کو
موافق ٢٢ دسمبر ١٩٨٣ء ارادہ کیا کہ میں انشاء اللہ تعالیٰ بیس تراویح اور تین رکعات وتر کو
ثابت کروں گا تاکہ یہ کتاب پرہیزگاروں کے لئے نصیحت اور جو لوگ رمضان میں بیس
تراویح پڑھنے والوں پر الزام لگاتے ہیں ان کے لئے عبرت ہو جائے گی ۔
اور کیا خوب کہا گیا ہے ۔

- اگر تو جاہل کو سمجھانے کی کوشش کرے تو وہ گمان کرتا ہے کہ تجھ سے بڑا زیادہ سمجھدار ہے ۔
- جبکہ بنیاد پایۂ تکمیل کو پہنچائے ۔ اور جب تو بنائے تو دوسرا اس کو گرا دے گا ۔

جیسا کہ فقیہ اور متفقہ ٢/٩٦ میں ہے
ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کافی ہے اسی پر میرا بھروسہ اور وہی بڑے عرش کا مالک
اے اللہ ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لئے حسد پیدا نہ کر

الفصل الاول

فی اثبات التراویح العشرین

اعلم وفقنی الله وایاک ان عدد التراویح عشرین رکعة ثابتة عن سنن الخلفاء الراشدین المهدیین بالادلة الکثیرة

الاول منها ما قال الحافظ الامام احمد بن الحسین البیهقی[1] المتوفی سنة ٤٥٨ھ

---

[1] قال الامام عبد الکریم السمعانی المتوفی سنة ٥٦٢ھ البیهقی بفتح الباء المنقوطة وسکون الیاء المنقوطة هذه نسبة الی بیهق وهی قری مجتمعة بنواحی نیسابور ومن المصنفین المشهورین ابوبکر احمد بن الحسین بن علی بن موسی البیهقی الحافظ کان اماما فقیها حافظا جمع بین معرفة الحدیث و فقهه ... الانساب ٣/٤١٢ و ٤١٣

• قال الامام ابن الاثیر المتوفی سنة ٦٣٠ھ . البیهقی هذه النسبة الی البیهق وهی قری مجتمعة بنواحی نیسابور علی عشرین فرسخاً . والمشهور بالنسبة الیها الامام ابوبکر احمد بن الحسین الحافظ الفقیه الشافعی کان عالما بالحدیث والفقه وله کتب مصنفة تدل علی فضله اللباب ٨/٢٠٢ • طالع الکامل ٨/١٠٤

فصل اول بیس تراویح کے اثبات میں ہے ۔

جان لو اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو توفیق عطا فرمائے کہ بیس تراویح کی عدد ادلہ کثیرہ کے ساتھ سنن خلفاء راشدین مہدیین سے ثابت ہیں دلیل اول ان میں سے وہ ہے جو حافظ احمد بن حسین بیہقی[1] متوفی ٤٥٨ھ نے فرمایا ہے ۔

امام عبد الکریم سمعانی متوفی ٥٦٢ھ فرماتے ہیں کہ بیہقی فتح باء اور سکون یاء کے ساتھ نسبت بیہق کی طرف ہے جو نیساپور کی اطراف مجتمع گاؤں ہیں اور وہاں کے مصنفین مشہورین سے ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن موسی بیہقی حافظ ہیں اور امام فقیہ حافظ تھے جس نے معرفۃ الحدیث اور فقہ میں جمع کیا تھا الانساب ٣/٤١٢ و ٤١٣

• امام ابن الاثیر متوفی ٦٣٠ھ فرماتے ہیں کہ بیہقی نسبت بیہق کی طرف ہے اور اس نسبت کے ساتھ مشہور ابوبکر احمد بن حسین حافظ فقیہ شافعی ہیں یہ حدیث اور فقہ کے عالم تھے اور آپ کی تصانیف آپ کی فضیلت پر دلیل ہیں ۔ اللباب ٨/٢٠٢ الکامل ٨/١٠٤ کا مطالعہ کریں ۔



• قال الحافظ ابن عساكر المتوفی ۵۷۱ھ ابو بکر البیهقی الامام الحافظ الفقیه الاصولی الدین الورع واحد زمانه فی الحفظ وفرد اقرانه فی الاتقان والضبط من کبار اصحاب الحاکم ابی عبد الله الحافظ وکان رحمه الله علی سیرة العلماء قانعا من الدنیا بالیسیر متجملا فی زهده وورعه وبقی کذلک الی ان توفی رحمه الله بنیسابور یوم السبت العاشر من الجمادی الاولی سنة ثمان وخمسین واربعمائة .. تبیین کذب المفتری ۲۶۵-۲۶۷

• قال الحافظ ابن الجوزی المتوفی ۵۹۷ھ ذکر من توفی فی هذه السنة ۴۵۸ من الاکابر احمد بن الحسین بن علی البیهقی وکان واحد زمانه فی الحفظ والاتقان حسن التصنیف وجمع علم الحدیث والفقه والاصول وهو من اکابر اصحاب الحاکم ابی عبد الله . و کان متقنا زاهدا ... المنتظم ۸/ ۲۴۲

حافظ ابن عساکر متوفی ۵۷۱ھ فرماتے ہیں کہ ابو بکر بیہقی امام حافظ فقیہ اصولی دین پرہیزگار، حفظ میں یکتا اور اتقان اور ضبط میں اپنے ساتھیوں میں یگانہ تھے اور حاکم ابو عبداللہ حافظ کے اکابر میں سے تھے اور علماء کی عادت پر تھے۔ معمولی چیز پر قانع اور پرہیزگاری سے متجمل مزین تھے - دربروز ہفتہ ۱۰ جمادی اول ۴۵۸ھ میں وفات پا گئے ہیں .

تبیین کذب المفتری ۲۶۵ .. ۲۶۷

حافظ ابن الجوزی المتوفی ۵۹۷ھ فرماتے ہیں کہ

وہ اکابر جو ۴۵۸ھ میں رحلت فرما گئے ہیں

ان میں سے احمد بن حسین بن علی بیہقی بھی ہیں اور حفظ میں، اتقان میں اپنے زمانہ کے یکتا اور اچھی تصنیف والے تھے

علم الحدیث اور فقہ اور اصول میں جمع کئے ہیں اور

حاکم ابی عبداللہ کے اکابر میں سے تھے ۔ اور یہ متقی اور زاہد تھے .

المنتظم ۸/ ۲۴۲

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

• قال الامام ابن خلكان المتوفی سنہ ۶۸۱ھ ،

ابوبکر احمد بن الحسین البیہقی الحافظ الکبیر الشہیر واحد زمانہ وفرد اقرانہ فی الفنون

وفیات الاعیان ۱/۷۵

• قال الحافظ الذہبی المتوفی سنہ ۷۴۸ھ ، البیہقی ھو الحافظ العلامة الثبت الفقیہ شیخ الاسلام ابوبکر احمد بن الحسین۔ قال الحافظ عبد الغافر ابن اسماعیل فی تاریخہ ۔ کان البیہقی علی سیرۃ العلماء قانعا بالیسیر متجملا فی زھدہ وورعہ ... وقال ایضاً ھو ابوبکر الفقیہ الحافظ الاصولی الدین الورع واحد زمانہ فی الحفظ وفرد اقرانہ فی الاتقان والضبط و تالیفہ تقارب الف جزء ولم یسبق الیہ احد جمع بین علم الحدیث والفقہ وبیان علل الحدیث۔

طالع التفصیل فی سیر اعلام النبلاء ۱۸/۱۶۳ الی ۱۷۰

• امام ابن خلکان متوفی سنہ ۶۸۱ھ فرماتے ہیں ۔ ابوبکر احمد بن الحسین بیہقی حافظ کبیر مشہور تھے۔ اور زمانہ میں یکتا اور فنون میں اپنے ساتھیوں میں یگانہ تھے ۔ وفیات الاعیان ۱/۷۵

• حافظ ذہبی متوفی ۷۴۸ھ فرماتے ہیں بیہقی حافظ علامہ ثبت فقیہ شیخ الاسلام ابوبکر احمد بن الحسین تھے ۔ عبد الغافر اپنی تاریخ میں فرماتے ہیں کہ بیہقی سیرت العلماء پر تھے اور معمولی چیز پر قانع ا ور زہد اور پرہیزگاری سے متجمل مزین تھے اور اس طرح فرمایا ہے ، یہ ابوبکر فقیہ حافظ اصولی دین والورع حفظ میں یکتا اور اتقان اور ضبط میں اپنے ساتھیوں سے یگانہ تھے ۔ اور آپ کی تصانیف تقریباً ہزار جزء تک پہنچ جاتی ہیں ، جس کو کسی نے سبقت نہیں کی ہے علم الحدیث اور فقہ اور علل الحدیث میں جمع کیں ہیں ۔

تفصیل کے لئے مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ۱۸/۱۶۳ تا ۱۷۰

Scanned by PDFer

٥ ٥ ٦ ٦ ٦ ٥ ٥ ٥ ٥

ومطالعہ تذکرۃ الحفاظ ۳/ ۱۱۳۲ الی ۱۱۳۵
• ودول الاسلام ۱/ ۲۶۹
• قال الامام السبکی المتوفی سنہ ۷۷۱ھ احمد بن الحسین البیھقی احد ائمۃ المسلمین وصدوق المؤمنین والدعاۃ الی حبل اللہ المتین فقیہ جلیل حافظ کبیر
الطبقات الکبریٰ ۴/ ۸
• قال الحافظ ابن کثیر المتوفی سنہ ۷۷۴ھ . وفیھا توفی ابوبکر احمد بن الحسین البیھقی وکان اماما فی الحدیث والفقہ وکان اوحد زمانہ رحل فی طلب الحدیث الی العراق والجبال والحجاز - المختصر فی اخبار البشر ۲/ ۱۸۵
• طالع التفصیل - فی النجوم الزاھرۃ ۵/ ۷۷ • تتمۃ المختصر فی اخبار البشر ۱/ ۵۶۱ للامام ابن الوردی • البدایۃ والنھایۃ ۱۲/ ۹۴ • مفتاح السعادۃ ۲/ ۱۲۶
• شذرات الذھب ۳/ ۳۰۴ • طبقات الاسنوی ۱/ ۱۹۸
• الرسالۃ المستطرفۃ ۳۳ للکتانی • معجم البلدان ۱/ ۵۳۸ • کشف الظنون ۲/ ۱۰۰۷
• ھدایۃ العارفین ۱/ ۷۸
• تدریب الراوی ۲/ ۳۱۹ • طبقات الشافعیۃ ۲۲۳ لابن ھدایۃ اللہ

• مطالعہ کریں تذکرۃ الحفاظ ۳/ ۱۱۳۳ تا ۱۱۳۵ • دول اسلام ۱/ ۲۶۹
• امام سبکی متوفی ۷۷۱ھ فرماتے ہیں کہ احمد بن الحسین البیہقی ائمہ مسلمین سے ایک امام تھے اور سچے مؤمنوں سے ایک تھے اور کتاب اللہ کی طرف بلانے والوں میں سے ایک داعی فقیہ حافظ کبیر تھے۔ طبقات کبریٰ ۴/ ۸
• حافظ ابن کثیر متوفی ۷۷۴ھ فرماتے ہیں کہ اسی سن میں ابوبکر احمد بن حسین بیہقی وفات پا گئے ہیں جو حدیث اور فقہ کے امام تھے اور اپنے زمانہ میں یگانہ تھے اور حدیث کے طلب میں عراق اور حجاز اور پہاڑوں کی طرف سفر کیا۔
المختصر فی اخبار البشر ۲/ ۱۸۵
نوٹ: تفصیل کے لئے مندرجہ بالا کتابوں کا مطالعہ کریں۔ دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

قد اخبرنا ابوعبد الله الحسین بن محمد بن فنجویه الدینوری بالدامغان [1]

---

[1] قال الحافظ الذهبیؒ:- ابن فنجویه الامام المحدث المفید بقیة المشائخ ابوعبدالله الحسین بن محمد بن عبد الله بن صالح بن فنجویه الثقفی الدینوری روی عن هارون العطار و ابی علی بن حبش و ابی بکر بن السنی و ابی بکر القطیعی و عیسی ابن حامد و عدد کثیر من اهل همدان قال شیرویه فی تاریخه کان ثقة صدوقا کثیر التصانیف ۔ طالع سیر اعلام النبلاء ۱۷/ ۳۸۳ و ۳۸۴

● وعدّ الحافظ الذهبیؒ من محدثی نیسابور فی ترجمة تمام بن الحافظ ابی الحسین الرازیؒ ۔ فی تذکرة الحفاظ ۳/ ۱۰۵۷

---

[1] بیہقی فرماتے ہیں کہ ہم کو ابوعبداللہ حسین بن محمد بن فنجویہ دینوریؒ نے خبر دی ہے ۔

---

[1] حافظ ذہبی فرماتے ہیں کہ ابن فنجویہ امام محدث بقیۃ المشائخ ابوعبداللہ حسین بن محمد بن عبداللہ بن صالح بن فنجویہ ثقفی دینوری تھے ۔
ھارون عطار ابو علی بن حبش و ابوبکر بن سنی و ابوبکر قطیعی و عیسی بن حامد اہل ہمدان کے بہت سے لوگوں سے روایت کیا ہے اور شیرویہ نے اپنی تاریخ میں فرمایا ہے کہ یہ ثقہ سچا زیادہ تصانیف والے تھے۔
مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ۱۷/ ۳۸۳ و ۳۸۴

● حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں کہ حسین بن محمد... بن فنجویہ ۔ احادیث ابن سنی سے روایت کی ہیں اور اس سے اپنے بیٹے ابوبکر محمد نے روایت کیں ہیں ۔

المشتبہ ۵۱۰

● اور حافظ ذہبی نے نیسابور کے بڑے محدثین میں سے تمام بن حافظ ابوالحسین رازیؒ کے ترجمہ میں شمار کیا ہے ،

تذکرة الحفاظ ۳/ ۱۰۵۷

قال الحافظ ابن حجر العسقلانی المتوفی سنة ۸۵۲ھ .. فنجویه الحسین ابن محمد بن عبد اللہ بن فنجویہ الدینوری روی السنن عن ابن السنی وابنہ ابوبکر روی عن ابیہ وعاش تسعین عامًا ۔
تبصیر المنتبہ بتحریر المشتبہ ۳ / ۱۰۸۴

- قال الامام ابن الاثیر - ابوعبد اللہ ۔ الحسین بن محمد بن فنجویہ الدینوری الحافظ روی عن ابی الفتح محمد بن الحسین و ابی بکر بن مالک وغیرھما روی عنہ ابو اسحاق الثعلبی فاکثر فی تفسیرہ ویذکر کثیرا اخبرنا الفنجوی ۔
اللباب فی تہذیب الانساب ۲ / ۴۴۱ و ۴۴۲ طالع ھامش الانساب ۲۴۸/۱۰

- قال الفقیہ الامام ابن العماد المتوفی سنة ۱۰۸۹ھ ۔ سنة اربع عشرة واربعمائة فیھا توفی ابوعبد اللہ بن فنجویہ وکان ثقة مصنفا روی عن ابن السنی وعیسی بن محمد وطبقتھما ۔
شذرات الذهب ۳ / ۲۰۰

- حافظ ابن حجر العسقلانی متوفی ۸۵۲ھ فرماتے ہیں ۔ فنجویہ الحسین بن محمد بن عبد اللہ بن فنجویہ دینوری احادیث ابن السنی سے روایت کیں ہیں اور اس سے اس کے بیٹے ابوبکر نے روایت کیں ہیں اور نوے سال زندہ رہے تبصیر المنتبہ بتحریر المشتبہ ۳ / ۱۰۸۴
- امام ابن الاثیر فرماتے ہیں کہ ابوعبد اللہ ... الحسین بن محمد بن فنجویہ دینوری حافظ ابو الفتح محمد بن الحسین اور ابوبکر بن مالک وغیرہ سے روایت کیں ہیں اور اپنی تفسیر میں زیادہ ذکر کرتے ہیں کہ مجھے فنجوی نے خبر دی ہے ۔ اللباب فی تہذیب الانساب ۲ / ۴۴۱ و ۴۴۲ ● مطالعہ کریں ھامش الانساب ۱۰/۲۴۸
- فقیہ امام ابن العماد ۱۰۸۹ھ فرماتے ہیں کہ سن ۴۱۴ھ میں ابوعبد اللہ بن فنجویہ وفات پاگئے ہیں اور یہ ثقہ مصنف تھے ابن السنی اور عیسی بن محمد اور ان کے طبقہ والوں سے روایت کرتے ہیں ۔
شذرات الذهب ۳ / ۲۰۰

● قال الحافظ الذهبیؒ - ابن فنجویه وکان ثقة مصنفاً

العبر ۲/۲۲۷

● قال العلامة النیموی - اما عبد الله بن فنجویه

فهو من کبار محدثین فی زمانه لا یبئل عن مثله -

التعلیق الحسن علی آثار السنن ۲/۵٤

● قال العلامة عمر رضا. الحسین بن محمد بن عبد الله محدث کثیر التصانیف - معجم المؤلفین ٤/٤٩ بحوالۃ عیون التواریخ

۲/۱۲-۱۳

● حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں - ابن فنجویہ ثقہ اور مصنف تھے ۔ العبر ۲/۲۲۷

● علامہ نیموی فرماتے ہیں کہ اپنے زمانہ میں یہ بڑے محدثین میں سے تھے اس جیسا کوئی نہیں تھا ۔ التعلیق الحسن ۲/۵۴

● علامہ عمر رضا فرماتے ہیں الحسین بن محمد بن عبد اللہ محدث بڑے تصانیف والے تھے معجم المؤلفین ۴/۴۹ بحوالہ عیون التواریخ ۲/۱۲-۱۳

حدثنا احمد بن اسحاق السُنّی[1]

---

[1] قال الحافظ ابن ماکولا المتوفی سنہ ۴۷۵ھ۔ السنی بضم السین المهملة وبعدها نون ۔۔۔۔ وابوبکر احمد بن اسحاق السنی الحافظ الدینوری حدث عن ابی عروبة وخلق کثیر روی عنه ابوبکر احمد بن عبد الله القاضی الدینوری والخلق بعد

الاکمال فی رفع الارتیاب ۴/ ۵۰۰ و ۵۰۱

- قال الامام السمعانی۔ السنی بضم السین المهملة وتشدید النون المکسورة هذه نسبة الی السنة التی هی ضد البدعة ولما کثر اهل البدع خصوا جماعة بهذا الانساب والمشهور بهذه النسبة العلاء بن عمرو السنی ۔۔۔۔۔۔ وابوبکر احمد بن محمد بن اسحاق السنی الحافظ الدینوری۔ طالع الانساب ۷/ ۲۷۸ و ۲۷۹
- اللباب فی تهذیب الانساب ۲/ ۱۴۹ و ۱۵۰

(ابن فنجویہ فرماتے ہیں) کہ ہم کو احمد بن اسحاق سنی نے بیان کیا ہے ۔

---

[1] حافظ ابن ماکولا متوفی ۴۷۵ھ فرماتے ہیں کہ سنی ، سین بغیر نقطہ کے ضمہ کے ساتھ جس کے بعد نون ہے :- ابوبکر احمد بن اسحاق سنی حافظ دینوری ابو عروبہ اور بہت سے لوگوں سے احادیث بیان کرتے ہیں اور اس سے ابوبکر احمد بن عبداللہ قاضی دینوری اور بہت سے لوگ بیان کرتے ہیں الاکمال ۴/ ۵۰۰ و ۵۰۱

- امام سمعانی فرماتے ہیں کہ سنی سین بغیر نقطہ کے ضمہ کے ساتھ اور نون مشددہ مکسورہ کے ساتھ ہے یہ سُنت کی طرف منسوب ہے جو کہ بدعت کی ضد ہے اور جب کہ مبتدعین زیادہ ہوگئے تو اس نسبت کے ساتھ جماعت کو مخصوص کیا ۔ اور مشہور اس نسبت کے ساتھ علاء بن عمرو سنی ہے اور ابوبکر احمد بن محمد بن اسحاق سُنی حافظ دینوری ہے۔
مطالعہ کریں انساب ۷/ ۲۷۸ و ۲۷۹
- اللباب فی تہذیب الانساب ۲/ ۱۴۹ و ۱۵۰

قال الحافظ الذهبیؒ - ابن السنی الحافظ الامام الثقة ابوبکر احمد بن محمد بن اسحاق وکان یکتب الحدیث فوضع القلم فی انبوبة المحبرة ورفع یدیه یدعو الله تعالیٰ فمات رحمه الله تعالیٰ وذلك فی اخر سنة اربع وستین وثلثمائة قلت کان دینا خیرا صدوقا ۔ تذکرة الحفاظ ۳/۹۳۹

- قال الامام السبکی المتوفی سنة ۷۷۱ھ کان رجلا صالحا فقیها شافعیا ۔
  الطبقات الکبری ۳/۳۹
- طالع النجوم الزاهرة ۴/۱۰۹ • شذرات الذهب ۳/۴۷ و ۴۸
- کشف الظنون ۱/۲۰۵ و ۲/۱۱۷۳ و ۱۴۵۱

- حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں

ابن السنی حافظ امام ثقہ ابوبکر احمد بن محمد بن اسحاق تھے اور یہ حدیث لکھتے تھے اور قلم کو دوات میں رکھ دیا اور ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتے کہ وفات پا گئے رحمہ اللہ تعالیٰ اور یہ ۳۶۴ھ کے اخیر میں تھا اور میں کہتا ہوں کہ یہ پرہیزگار اور بہتر اور سچا تھے ۔
تذکرۃ الحفاظ ۳/۹۳۹

- امام سبکی متوفی ۷۷۱ھ فرماتے ہیں کہ
  یہ نیک مرد فقیہ شافعی تھے ۔
  الطبقات الکبریٰ ۳/۳۹
- مطالعہ کریں النجوم الزاہرۃ ۴/۱۰۹ • شذرات الذہب ۳/۴۷ و ۴۸
- کشف الظنون ۱/۲۰۵ و ۲/۱۱۷۳ و ۱۴۵۱

انبأ عبد الله بن محمد بن عبد العزيز البغوی له

له قال الامام ابن الندیم المتوفی سنہ ۳۸۰ھ ... ابو القاسم عبد الله بن محمد توفی فی سنة ۳۱۷ھ وله من الکتب المعجم الکبیر وکتاب المعجم الصغیر وکتاب المسند الفهرست ۲۸۸

- قال الحافظ البغدادی المتوفی سنة ۴۶۳ھ :- عبد الله بن محمد بن عبد العزیز البغوی کان ثقة ثبتا مکثرا فهما عارفا - (قال) ذکر ابو عبد الرحمٰن السلمی انه سأل الدار قطنی عن البغوی فقال ثقة جبل امام من الائمة ثبت ...

طالع التفصیل فی تاریخ بغداد ۱۰/ ۱۱۱ الی ۱۱۷

- قال الامام ابو الحسین محمد بن محمد بن الحسین المتوفی سنة ۵۲۶ھ - سأل عبد الرحمٰن السلمی الدار قطنی عن البغوی فقال ثقة جبل امام من الائمة

طبقات الحنابلة ۱/ ۱۹۰

(احمد بن اسحاق سنی فرماتے ہیں) کہ ہم کو خبر دی ہے محمد بن عبد العزیز البغوی نے سے

سے امام ابن الندیم متوفی ۳۸۰ھ فرماتے ہیں کہ ابو القاسم عبد اللہ بن محمد ۳۱۷ھ میں وفات پا گئے ہیں اور معجم کبیر اور معجم صغیر اور کتاب المسند آپ کی تصانیف ہیں۔ الفہرست ۲۸۸

- حافظ بغدادی متوفی ۴۶۳ھ فرماتے ہیں کہ عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز البغوی ثقہ ثبت عارف اور فہیم اور کثیر الحدیث تھے (فرماتے ہیں) کہ ابو عبد الرحمٰن السلمی نے ذکر کیا ہے کہ بغوی کے متعلق دار قطنی سے پوچھا اس نے فرمایا کہ یہ ثقہ ثبت پہاڑ جیسے ائمہ حدیث میں سے امام تھے ... مطالعہ کریں "تاریخ بغداد ۱۰/ ۱۱۱ الی ۱۱۷
- امام ابو الحسین محمد بن محمد بن الحسین متوفی ۵۲۶ھ۔ کہ عبد الرحمٰن سلمی نے بغوی کے متعلق دار قطنی سے پوچھا تو اس نے فرمایا کہ یہ ثقہ اور ائمہ حدیث میں سے پہاڑ جیسے امام تھے۔

طبقات الحنابلہ ۱/ ۱۹۰

• قال الامام ابن الجوزی .... عبد الله بن محمد..... كان ثقة مثبتا مكثرا فهما عارفا ـ ثم اسند هذا الامام الى الحسن بن عبد الرحمن بن خلاد بانه قال لا يعرف فی الاسلام محدث وازی عبد الله بن محمد البغوی فی قدم السماع فانه توفی فی سنة سبع عشرة وثلاثمائة ـ

طالع المنتظم من ٦/ ٢٢٧ الی ٢٣٠

• قال الحافظ الذهبی .... البغوی عبد الله بن محمد بن عبد العزیز الحافظ الامام الحجة المعمر مسند العصر ابو القاسم البغوی..... قال ابو محمد الرامهرمزی لا يعرف فی الاسلام محدث وازی البغوی فی قدم السماع قلت اما الی وقته فنعم واما بعده فقد اتفق ذلك لطائفة منهم ـ

طالع التفصيل فی سير اعلام النبلاء من ١٤/ ٤٤٠ الی ٤٥٧ • تذكرة الحفاظ ٢/ ٧٣٩

• دول الاسلام ١/ ١٩٢ • ميزان الاعتدال ٢/ ٤٩٢

• امام ابن الجوزیؒ فرماتے ہیں ـ عبد اللہ بن محمد .. ثقہ ثبت فہیم عارف تھے ـ حسن بن عبد الرحمٰن بن خلاد فرماتے ہیں ـ کہ اسلام میں عبد اللہ بن محمد بغوی جیسے قدم سماع میں محدث معروف کوئی نہیں تھے اور یہ ۳۱۷ھ میں وفات پا گئے ہیں ـ مطالعہ کریں منتظم ۶/ ۲۲۷ تا ۲۳۰

• حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں کہ بغوی عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز حافظ امام حجت معمر مسند العصر ابو القاسم تھے ـ ابو محمد الرامہرمزی فرماتے ہیں کہ اسلام میں بغوی جیسے محدث قدم سماع میں کوئی معروف نہیں تھے ـ میں کہتا ہوں کہ اس کے وقت تک تو ٹھیک ہے اور اس کے بعد اوروں کا قدم سماع معروف ہے ـ

مطالعہ کریں تفصیل کے لئے سیر اعلام النبلاء ۱۴/ ۴۴۰ تا ۴۵۷

• تذکرۃ الحفاظ ۲/ ۷۳۹

• دول الاسلام ۱/ ۱۹۲ • میزان الاعتدال ۲/ ۴۹۲

قال الحافظ ابن کثیرؒ: عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز. کان ثقة حافظا ضابطا روی عن الحفاظ و له مصنفات وقال موسی بن هارون الحافظ کان ابن بنت منیع ثقة صدوقا فقیل له ان ههنا اناسا یتکلمون فیه فقال یحسدونه ابن بنت منیع ویقول الا الحق وقال ابن ابی حاتم وغیره احادیثه تدخل فی الصحیح. طالع التفصیل فی البدایة والنهایة ۱۱/۱۶۳ و ۱۶٤

- قال الامام السمعانیؒ: عبد اللہ بن محمد کان محدث العراق وکان ثقة مکثرا فهما عارفا بالحدیث. الانساب ۲/۲۷٤

- حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں کہ

عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز۔ ثقہ حافظ ضابط تھے اور حفاظ الحدیث سے روایت کرتے تھے اور موسی بن ہارون حافظ فرماتے ہیں کہ منیع کی بہن کا بیٹا ثقہ صدوق تھے اس کو کہا گیا، کہ یہاں لوگ اس کے متعلق باتیں کرتے ہیں اس نے فرمایا کہ اس کے ساتھ حسد کرتے ہیں ابن منیع حق بات کہتے ہیں اور ابن ابی حاتم وغیرہ فرماتے ہیں کہ اس کی احادیث صحیح حدیث میں داخل ہیں

تفصیل مطالعہ کریں البدایۃ والنہایۃ ۱۱/۱۶۳ و ۱۶۴

- امام سمعانی فرماتے ہیں کہ

عبد اللہ بن محمد عراق کا محدث اور ثقہ فہم والے حدیث جاننے والے کثیر الحدیث تھے۔ الانساب ۲/۲۷۴



٥ ٥ ٥ ٥ ٥ ٥ ٥ ٥ ٥ ٥

- قال الحافظ جمال الدين يوسف بن تغرى المتوفى سنة ۸۷۳ھ
(۳۱۷) فيها توفى عبد الله بن محمد بن عبد العزيز مسند الدنيا وبقية الحفاظ وتفرد فى الدنيا بعلو السند رضى الله عنه . طالع النجوم الزاهرة ٣/٢٢٦
- طالع لسان الميزان ٣/٣٣٨ الى ٣٤١
- طبقات القراء ١/٤٥٠ • الكامل لابن الاثير ٦/١٦٢
- شذرات الذهب ٢/٢٧٥ • الرسالة المستطرفة ٢٨
- تاريخ التراث العربي ١/٤٣٩ • كشف الظنون ١/٦٧٤ و ٢/١٧٣٦
- هدية العارفين ١/٤٤٤ • الاعلام للزركلى ٤/٢٦٣

- حافظ جمال الدین یوسف بن تغری متوفی ۸۷۴ھ فرماتے ہیں ۔
(۳۱۷) اس سال ہیں عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز جو مسند الدنیا اور بقیۃ الحفاظ تھے وفات پاگئے ہیں اور دنیا ہیں علو سند ہیں متفرد تھے ۔ رضی اللہ عنہ مطالعہ کریں ۔
- النجوم الزاہرۃ ۳/۲۲۶ • مطالعہ کریں لسان المیزان ۳/۳۳۸ تا ۳۴۱
- طبقات القراء ۱/۴۵۰
- الکامل لابن الاثیر ۶/۱۶۲
- شذرات الذہب ۲/۲۷۵
- الرسالۃ المستطرفۃ ۲۸
- تاریخ التراث العربی ۱/۴۳۹
- کشف الظنون ۱/۶۷۴ و ۲/۱۷۳۶
- ہدیۃ العارفین ۱/۴۴۴ • الاعلام للزرکلی ۲۰[illegible]

ثنا علی بن الجعد [1]

[1] قال الحافظ الناقد ابو محمد عبد الرحمٰن بن الامام الحافظ الكبير ابو حاتم المتوفی ۳۲۷ھ علی بن جعد الجوهری ابو الحسن البغدادی روی عن الثوری وشعبة قال ابو محمد روی عنه ابی وابو زرعة... كتب عنه ابی فی الرحلة الاولی سنة اربع عشرة ومائتين وسألته عنه فقال كان متقنا صدوقا لم ار من المحدثين من يحفظ ويأتی بالحديث علی لفظ واحد لا يغيره سوی قبيصة وابی نعيم فی حديث الثوری ويحيی الحمانی فی شريك وعلی بن الجعد فی حديثه.. الجرح والتعديل ۶/۱۷۸

• قال الحافظ الناقد ابو احمد عبد الله بن عدی الجرجانی المتوفی سنة ۳۶۵ھ علی بن الجعد بن عبيد ابو الحسن الجوهری..... علی بن الجعد ما اری بحديثه بأسا ولم ار فی رواياته اذا حدث عن ثقة حديثا منكرا فيما ذكره والبخاری مع شدة استقصائه يروی عنه فی صحاحه.

الكامل ۵/۱۸۵۷

عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز البغوی فرماتے ہیں کہ ہم کو علی بن الجعد نے بیان کیا ہے ــ

حافظ ناقد ابو عبدالرحمٰن بن امام حافظ کبیر ابو حاتم متوفی ۳۲۷ھ فرماتے ہیں ... علی بن الجعد جوہری ابو الحسن البغدادی ثوری اور شعبہ سے روایت کرتے ہیں ابو محمد فرماتے ہیں کہ میرا والد اور ابو زرعہ اس سے روایت کرتے ہیں اور ۲۱۴ھ میں میرے والد نے پہلے سفر میں حدیث لکھی ہیں اور میں نے والد سے اس کے متعلق پوچھا آپ نے فرمایا کہ متقن اور صدوق ہے کہ میں نے محدثین میں ایسا نہیں دیکھا ہے کہ حدیث کو یاد کیا ہو اور ایک لفظ کے ساتھ ذکر کریں جس میں تغیر نہ کریں سوی قبیصہ اور ابو نعیم حدیث ثوری میں اور یحیی حمانی شریک میں اور علی بن الجعد اس کی حدیث میں الجرح والتعدیل ۶/۱۷۸

• حافظ ناقد ابو احمد عبداللہ بن عدی جوہری متوفی ۳۶۵ھ فرماتے ہیں کہ علی بن الجعد جب ثقہ سے روایت کریں تو اس میں میں نے منکر حدیث نہیں دیکھی ہے اور باوجودیکہ بخاری سخت محتاط ہیں صحاح میں اس سے روایت کرتے ہیں۔ الکامل ۵/۱۸۵۷

• قال الحافظ البغدادیؒ .. علی بن الجعد بن عبید ابو الحسن الجوهری ... عن موسی بن داود قال ما رأیت احفظ من علی بن الجعد - یقول یحیی بن معین کتبت عن علی بن الجعد منذ اکثر من ثلاثین سنة - قال جعفر قلت لیحیی بن معین ایما احب الیك فی شعبة ادم او علی بن الجعد فقال کلاهما ثقة . طالع التفصیل فی تاریخ بغداد ۱۱/ ۳۶۰ الی ۳۶۶

• قال الحافظ الذهبیؒ .. علی بن الجعد بن عبید . الامام الحافظ الحجة مسند بغداد ابو الحسن البغدادی الجوهری .. حدث عنه البخاری و ابو داؤد ویحیی بن معین وخلف بن سالم واحمد بن حنبل شیئا یسیرا .. قال محمد بن حماد . سألت یحیی بن معین عن علی بن الجعد فقال ثقة صدوق ثقة ... (ثم قال الذهبی) نعلی امام کبیر حجة یقال مکث ستین سنة یصوم یوما ویفطر یوما و بحسبك ان ابن عدی یقول فی کامله لم ار فی روایته حدیثا منکرا اذا حدث عنه ثقة .
طالع التفصیل فی سیر اعلام النبلاء ۱۰/ ۴۵۹ الی ۴۶۹

• حافظ البغدادی فرماتے ہیں - علی بن الجعد بن عبید الجوہری - موسیٰ بن داؤد کہتے ہیں کہ میں نے علی بن الجعد سے بڑا حافظ (الحدیث) نہیں دیکھا ہے یحییٰ بن معین کہتے ہیں کہ میں نے علی بن الجعد سے تیس سال سے زائد (حدیث) لکھی ہیں - اور یحییٰ بن معین نے آدم اور علی بن الجعد کے متعلق فرمایا ہے کہ یہ دونوں ثقہ ہیں -
تفصیل تاریخ بغدادی میں ۱۱/ ۳۶۰ سے ۳۶۶ تک مطالعہ کریں -

• حافظ ذہبی فرماتے ہیں کہ علی بن الجعد بن عبید امام حافظ حجت مسند بغداد ابو الحسن البغدادی الجوہری ہے اس سے بخاری اور ابو داؤد اور یحییٰ بن معین وغیرہ روایت کرتے ہیں - محمد بن حماد نے یحییٰ بن معین سے اس کے بارے پوچھا تو فرمایا .. ثقہ صدوق اور ثقہ ہیں - پھر ذہبی فرماتے ہیں کہ علی (بن الجعد) امام کبیر حجت ہے کہتے ہیں کہ ساٹھ سال میں ایک روز روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطاری کرتے تھے اور اس کے بارے آپ کو یہ کافی ہے کہ ابن عدی فرماتے ہیں کہ جب اس سے ثقہ روایت کریں تو اس میں منکر حدیث میں نے نہیں دیکھی ہے
تفصیل سیر اعلام النبلاء ۱۰/ ۴۵۹ تا ۴۶۰ تک مطالعہ کریں -



• طالع الكاشف ۲/۲۴۴ • تذكرة الحفاظ ۱/۴۰۰ • ميزان الاعتدال ۲/۱۱۷

• العبر ۱/۳۳۰

• قال الحافظ ابن حجر العسقلانیؒ بعد کلام طویل .. قال صالح ثقة قال النسائی صدوق وقال ابن قانع ثقة وقال مطین ثقة ثم قال والبخاری مع شدة استقصائه یروی عنه فی صحاحه وفی هامش الزهرة بخط ابن الطاهر روی عنه البخاری ثلاثة عشر حدیثا ۔ طالع التهذیب ۷/۲۸۹ الی ۲۹۳

• التقریب ۲۳۰

• طالع التفصیل فی التاریخ الکبیر ۶/۲۶۶ • التاریخ الصغیر ۲/۳۵۹

• تهذیب الکمال ۹۵۷ الی ۹۵۸ • طبقات ابن سعد ۷/۳۳۸

• النجوم الزاهرة ۲/۲۵۸ • الجمع بین رجال الصحیحین ۱/۳۵۵

• مقدمة فتح الباری ۴۲۹

• الرسالة المستطرفة ۶۸ • الکامل لابن الاثیر ۵/۲۲۴

• تاریخ التراث العربی ۱/۲۸۹ • خلاصة تذهیب الکمال ۲۷۲

• الأعلام للزرکلی ۵/۷۶

• شذرات الذهب ۲/۶۸

مطالعہ کریں کاشف ۲۸۰ • تذکرۃ الحفاظ ۱/۴۰۰ • میزان الاعتدال ۲/۱۱۷

• العبر ۱/۴۱۶

• حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں کہ صالح نے فرمایا ہے کہ ثقہ ہے نسائی نے صدوق کہا ہے۔ ابن قانع نے ثقہ فرمایا ہے اور مطین نے ثقہ فرمایا ہے ... پھر فرماتے ہیں کہ بخاری باوجود محتاط ہونے کے اپنی صحیح میں اس سے روایت کرتے ہیں .. حاشیہ زہرہ میں ابن طاہر کے خط سے لکھا ہے کہ بخاری نے اس سے تیرہ ۱۳ حدیثیں روایت کی ہیں ۔ مطالعہ کریں تہذیب التہذیب ۷/ ۲۸۹ تا ۲۹۳ • تقریب التہذیب ۲۳۰

• تاریخ کبیر ۶/۲۶۶ • تاریخ صغیر ۲/۳۵۹

نوٹ : مندرجہ بالا کتابیں دیکھ لیں ۔ دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں ۔

انبأ ابن ابی ذئب ؎

؎ قال شیخ الاسلام محمد بن اسماعیل البخاری المتوفی ۲۵۶ھ
محمد بن عبد الرحمٰن بن ابی ذئب۔ ھو احد الاعلام الثقات متفق علی عدالتہ۔
التاریخ الکبیر ۱/۱۵۲ طالع التاریخ الصغیر ۲/۱۳۲
● قال شیخ الاسلام ابن ابی حاتم الرازی۔ سألت ابی عن ابن ابی ذئب فقال ثقۃ اوثق من اسامۃ بن زید سمعت ابی یقول ابن ابی ذئب مدنی قرشی ثقۃ
الجرح والتعدیل ۷/۳۱۴
● وعدہ الامام شیخ الاسلام احمد بن حنبل المتوفی ۲۴۱ھ فی فقہاء المدینۃ
طالع کتاب العلل ومعرفۃ الرجال ۱/۴۰۸ رقم ۲۷۴۴
● قال الامام یعقوب بن سفیان المتوفی ۲۷۷ھ۔ فقیل لہ (ای لاحمد بن حنبل) ما تقول فی حدیثہ قال کان ثقۃ فی حدیثہ صدوقا رجلا صالحا ورعا۔ المعرفۃ والتاریخ ۱/۶۸۶ ● طالع ۱/۶۸۵

(علی بن الجعد فرماتے ہیں) کہ ہم کو ابن ابی ذئب نے خبر دی ہے ؎

؎ شیخ الاسلام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ فرماتے ہیں۔ کہ محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی ذئب ثقہ علماء حدیث سے ثقہ ہے اور اس کی عدالت پر اتفاق ہے۔ مطالعہ کریں تاریخ کبیر ۱/۱۵۲ ● تاریخ صغیر ۲/۱۳۲
● شیخ الاسلام ابن ابی حاتم رازی فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے ابن ابی ذئب کے بارے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ یہ ثقہ ہے اور اسامہ بن زید سے اوثق ہے میں نے اپنے والد سے کہتے ہوئے سنا ہے کہ ابن ابی ذئب مدنی قرشی ثقہ ہے الجرح والتعدیل ۷/۳۱۴
● اور شیخ الاسلام احمد بن حنبل المتوفی ۲۴۱ھ نے اس کو فقہاء مدینہ منورہ میں شمار کیا ہے مطالعہ کریں کتاب العلل ومعرفۃ الرجال ۱/۴۰۸ رقم ۲۷۴۴ ● امام یعقوب بن سفیان المتوفی ۲۷۷ھ فرماتے ہیں کہ احمد بن حنبل سے پوچھا کہ ابن ابی ذئب کی حدیث کے بارے کیا فرماتے ہیں انہوں نے جواب دیا کہ حدیث میں ثقہ اور صدوق ہے۔ صالح پرہیزگار آدمی ہے۔ المعرفۃ والتاریخ ۱/۶۸۶ مطالعہ کریں ۱/۶۸۵

٥ ٥ ٥ ٥ ٥ ٥ ٥ ٥ ٥

- قال الامام ابو الحسن المسعودی المتوفی سنہ ۳۴۶ھ ـ مات ابن ابی ذئب بالکوفۃ سنۃ تسع وخمسین ومائۃ .. مروج الذھب ۳/۳۳۳
- قال الامام ابن الندیم :ـ ابو عبد الرحمٰن ـ محمد بن عبد الرحمٰن من الفقہاء والمحدثین وکان قاضیا .. الفہرست ۲۸۱
- قال الحافظ البغدادیؒ .. محمد بن عبد الرحمٰن کان فقیھا ورعا یأمر بالمعروف وینھی عن المنکر سمعت احمد قال کان ابن ابی ذئب ثقۃ صدوقا تاریخ بغداد ۲/۲۹۶ الی ۳۰۵
- قال الامام ابن حبان المتوفی سنہ ۳۵۴ھ ـ محمد بن عبد الرحمٰن .... من عباد اھل المدینۃ وقرائھم وفقہائھم ـ مشاہیر علماء الامصار ۰ ۴ رقم ۱۱۰۶
- قال الامام ابن خلکانؒ المتوفی سنہ ۶۸۱ھ :ـ ابن ابی ذئب ... احد الائمۃ المشاہیر ـ وفیات الاعیان ۴/۱۸۳
- قال الحافظ الذھبیؒ :ـ ابن ابی ذئب :ـ محمد بن عبد الرحمٰن :ـ الامام شیخ الاسلام

طالع سیر اعلام النبلاء ۸/۱۳۹ الی ۱۴۹

- امام ابو الحسن المسعودی المتوفی سنہ ۳۴۶ھ فرماتے ہیں کہ ابن ابی ذئب سنہ ۱۵۹ھ کو کوفہ میں وفات ہوگئے تھے ـ مروج الذھب ۳/۳۳۳
- امام ابن الندیم فرماتے ہیں کہ ابو عبد الرحمٰن ـ محمد بن عبد الرحمٰن فقہاء اور محدثین میں سے تھے اور قاضی تھے ـ الفہرست ۲۸۱
- حافظ البغدادی فرماتے ہیں کہ محمد بن عبد الرحمٰن فقیہ پرہیزگار امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے تھے ـ احمدؒ سے سنا ہے کہ ابن ابی ذئب ثقہ اور صدوق تھے "تاریخ بغداد ۲/۲۹۶ تا ۳۰۵
- امام ابن حبان متوفی سنہ ۳۵۴ھ فرماتے ہیں کہ محمد بن عبد الرحمٰن ـ مدینہ منورہ کے قاریوں اور فقہاء اور پرہیزگاروں سے تھے ـ مشاہیر علماء الامصار ۰ ۴ رقم ۱۱۰۶
- حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں ـ ابن ابی ذئب ـ محمد بن عبد الرحمٰن ـ امام شیخ الاسلام تھے ـ مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ۸/۱۳۹ تا ۱۴۹

• قال الحافظ الذہبیؒ - محمد بن عبد الرحمٰن - احد الائمة الثقات متفق على عدالته
میزان الاعتدال ۳/ ۶۲۰

• قال الذہبیؒ - ابن ابی ذئب الامام الثبت العابد شیخ الوقت قال احمد هو اورع واقوم بالحق من مالک دخل على المنصور فلم يهبه ان قال له الحق وقال الظلم ببابك فاش و ابو جعفر ابو جعفر ...... قال مصعب الزبيري كان ابن ابی ذئب فقيه المدينة قيل ان المهدى حج فدخل مسجد النبي صلى الله عليه وسلم فلم يبق الا من قام الا ابن ابی ذئب فقيل له قم فهذا امير المؤمنين قال انما يقوم الناس لرب العالمين فقال المهدى دعوه فقد قامت كل شعرة فى راسى توفى سنة تسع وخمسين ومائة رحمه الله تعالى .
تذکرة الحفاظ ۱/ ۱۹۱ الى ۱۹۳

• قال الحافظ العسقلانیؒ - محمد بن عبد الرحمٰن - قال احمد بن سعيد بن ابی مريم عن ابن معين - ابن ابی ذئب ثقة ..... الخ وقال الخليلی ثقة اثنى عليه مالک فقيه من ائمة اهل المدينة حديثه مخرج فى الصحيح .
طالع التهذيب ۹/ ۳۰۳ الى ۳۰۷

• حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں۔ محمد بن عبد الرحمٰن ائمہ ثقہ سے ایک (امام) ہے اسکی عدالت پر اتفاق ہے۔
میزان الاعتدال ۳/ ۶۲۰ • حافظ ذہبی فرماتے ہیں کہ ابن ابی ذئب امام ثبت عابد وقت کے شیخ تھے۔ احمد فرماتے ہیں کہ یہ پرہیزگار بعد امام مالکؒ سے بھی زیادہ حق پر قائم تھے۔ منصور پر داخل ہوا اور اس کو حق کہا اور اس پر ہیبت نہ آئی اور فرمایا کہ تیرے دروازے پر ظلم ہے • مصعب زبیری فرماتے ہیں کہ ابن ابی ذئب فقیہ المدینہ ہے کہا گیا ہے کہ مہدی حج کو گیا اور مسجد النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں داخل ہوا تو تمام لوگ کھڑے ہو گئے سوائے ابن ابی ذئب کے۔ اسے کہا گیا کہ یہ امیر المومنین ہے اس نے جواب دیا کہ لوگ رب العالمین کیلئے قیامت میں کھڑے ہوں گے مہدی نے کہا کہ چھوڑو ہر بال میرے سر پر کھڑا ہو گیا اور ۱۵۹ھ میں وفات پا گئے ہیں رحمہ اللہ تعالی۔ تذکرۃ الحفاظ ۱/ ۱۹۱ تا ۱۹۳ • حافظ عسقلانیؒ فرماتے ہیں محمد بن عبد الرحمٰن احمد بن سعید فرماتے ہیں کہ ابن معین نے ابن ابی ذئب کو ثقہ فرمایا ہے اور خلیلی نے بھی توثیق فرمائی۔ اور فرمایا ہے کہ امام مالکؒ نے بھی اس کی تعریف کی ہے۔ اس کی حدیث صحیح (بخاری) میں ہے مطالعہ کریں تہذیب ۹/ ۳۰۳ تا ۳۰۷

- طالع التفصيل فی تهذیب الکمال ۱۲۳۲ و ۱۲۳۳ • الاعلان بالتوبیخ للسخاوی ۱۳۶
- صفة الصفوة ۲/۱۷۴ • تقریب التهذیب ۳۸۰ • تاریخ خلیفہ ۴۲۹
- الکامل لابن الاثیر ۵/۵۴ • المعارف لابن قتیبة ۳۱۳
- الاکمال ۳/۳۹۴ للحافظ ابن ماکولا • المعرفة والتاریخ ۲/۱۶۳ و ۴۰۰
- الامصار ذوات الامصار ۱۵۴ للحافظ الذھبی • شذرات الذھب ۱/۲۴۵
- خلاصة تذھیب الکمال ۳۴۸ • ھدیة العارفین ۲/۷
- العبر ۱/۱۷۷ • البدایة والنھایة ۱۰/۱۳۱
- الوافی بالوفیات ۳/۲۲۳ و ۲۲۴
- ثقات ابن حبان ۷/۳۹۰ و ۳۹۱ • طبقات الخلیفة ۲۸۳
- طبقات الفقہاء لابی اسحٰق الشیرازی ۵۲

تفصیل کے لئے مطالعہ کریں
تہذیب الکمال ۱۲۳۲ و ۱۲۳۳ • الاعلان بالتوبیخ ۱۳۶ للسخاوی
- صفة الصفوة ۲/۱۷۴ • تقریب التہذیب ۳۸۰
- تاریخ خلیفہ ۴۲۹ الخ

نوٹ: مندرجہ بالا حوالجات دیکھ لیں۔ دوبارہ لکھنے کی ضرورت ہے۔

عن یزید بن خصیفۃ [1]

[1] قال الحافظ ابن ابی حاتمؒ... یزید بن عبد اللہ بن خصیفۃ مدینی روی عن السائب بن یزید وعروۃ بن زبیر.... قال ابوبکر الاثرم سألت اباعبد اللہ عن یزید ابن خصیفۃ فقال ثقۃ [ثقۃ] نا عبد الرحمٰن قال ذکرہ ابی عن اسحاق بن منصور عن یحیی بن معین انہ قال یزید بن خصیفۃ ثقۃ نا عبد الرحمٰن قال سألت ابی عن یزید بن خصیفۃ فقال ثقۃ...... الجرح والتعدیل ۹/۲۷۴

- قال الحافظ الذہبی۔ یزید بن عبد اللہ بن خصیفۃ... وخصیفۃ ھو اخو السائب بن یزید بن سعید بن اخت نمر المدنی الفقیہ... حدث عن السائب بن یزید وعروۃ بن زبیر۔ وعنہ مالک والثوری وسلیمان بن ھلال۔ قال ابن سعد کان ثبتاً عابداً ناسکاً کثیر الحدیث تلت توفی بعد الثلاثین ومائۃ

سیر اعلام النبلاء ۶/۱۵۷ و ۱۵۸

- الکاشف فی معرفۃ من لہ روایۃ فی الکتب الستۃ ۳/۲۴۶ • المیزان ۴/۴۳۰

- (ابن ابی ذئبؒ) یزید بن خصیفہؒ سے روایت کرتے ہیں

---

[1] حافظ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں:۔ یزید بن عبد اللہ بن خصیفہؒ مدینی سے۔ سائب بن یزید اور عروہ بن زبیرؒ سے روایت کرتے ہیں۔ ابو بکر اثرم فرماتے ہیں کہ میں نے ابو عبد اللہ سے یزید بن خصیفہؒ کے بارے پوچھا اس نے فرمایا ثقہ ثقہ ہے۔ ابن ابی حاتم اپنے والد کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس نے اسحٰق بن منصور سے اس نے یحیی بن معین سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ یزید بن خصیفہ ثقہ ہے اور ابن ابی حاتم فرماتے ہیں کہ میں نے یزید بن خصیفہ کے بارے والد صاحب سے پوچھا اس نے فرمایا کہ ثقہ ہے۔ الجرح والتعدیل ۹/۲۷۴

- حافظ ذہبی فرماتے ہیں۔ یزید بن عبد اللہ بن خصیفہ.... خصیفہ سائب بن یزید کا بھائی ہے... سائب بن یزید اور عروہ بن زبیر سے روایت کرتے ہیں اور اس سے مالک اور ثوری اور سلیمان بن ہلال کرتے ہیں۔ ابن سعد فرماتے ہیں کہ یہ ثبت عابد کثیر الحدیث تھے

ذہبی فرماتے ہیں کہ ۱۳۰ھ کے بعد وفات پاگئے ہیں۔ مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ۶/۱۵۷

- الکاشف ۳/۲۴۶ • میزان الاعتدال ۴/۴۳۰

• قال الحافظ جمال الدين المزی المتوفی سنة ٧٤٢هـ ... یزید بن عبد الله بن خصیفة
قال ابوبکر الاثرم عن احمد بن حنبل وابو حاتم والنسائی ثقة .. وقال احمد بن سعید
ابن ابی مریم عن یحیی بن معین ثقة حجة قال محمد بن سعد ... کان عابدا
ناسکا کثیر الحدیث ذکره ابن حبان فی کتاب الثقات روی له الجماعة طالع
تهذیب الکمال ١٥٣٦

• قال الحافظ ابو الفضل محمد بن طاهر المتوفی سنة ٥٠٧هـ . یزید بن عبد الله بن
خصیفة المدنی الکندی سمع السائب بن یزید ویزید بن قسیط عندهما وبسر
ابن سعید وعروة بن زبیر عند مسلم ... روی عنه اسمعیل بن جعفر ومالک بن انس
عندهما وحبید بن عبد الرحمن وسلیمان بن بلال عند البخاری وعبد الله بن محمد
ابو علقمة وسفیان بن عیینة عند مسلم کتاب الجمع بین رجال الصحیحین ٢/٢٧٥

• قال الحافظ ابن شاهین - یزید بن خصیفة ثقة تاریخ الثقات ٣٤٨ رقم ١٤٨٧

• طالع ثقات ابن حبان ٧/٦١٦

• حافظ جمال الدین المزی المتوفی ۷۴۲ھ فرماتے ہیں کہ یزید بن عبد اللہ بن خصیفہ ابوبکر اثرم احمد بن حنبل سے
نقل کرتے ہیں کہ ثقہ ہے ابوحاتم اور نسائی ثقہ کہتے ہیں۔ احمد بن سعید، یحیی بن معین سے ثقہ حجت نقل
کرتے ہیں۔ محمد بن سعد عابد ناسک کثیر الحدیث فرماتے ہیں۔ ابن حبان نے کتاب الثقات میں اس
کو ذکر کیا ہے۔ مطالعہ کریں تہذیب الکمال ١٥٣٦

• حافظ ابو الفضل محمد بن طاہر المتوفی ۵۰۷ھ فرماتے ہیں ... یزید بن عبد اللہ بن خصیفہ المدنی،
الکندی نے سائب بن یزید اور یزید بن قسیط سے سنا ہے نزد بخاری و مسلم .... اور بسر بن سعید اور عروہ
بن زبیر سے نزد مسلم اور اس سے اسماعیل بن جعفر اور مالک بن انس روایت کرتے ہیں نزد بخاری و مسلم اور
حبید بن عبد الرحمن اور سلیمان بن بلال سے نزد بخاری اور عبد اللہ بن محمد ابو علقمہ اور سفیان بن عیینہ سے نزد مسلم
کتاب الجمع بین رجال الصحیحین ٢/٢٧٥

حافظ ابن شاہین فرماتے ہیں یزید بن خصیفہ ثقہ ہیں ٣٤٨ رقم ١٤٨٧ تاریخ الثقات

• طالع ثقات ابن حبان ٧/٦١٦

- قال الحافظ العسقلانی ... یزید بن عبد اللہ بن خصیفة ثقة من الخامسة تقریب التهذیب ۳۸۳

- وقال الحافظ — یزید بن عبد اللہ بن خصیفة قال الاثرم عن احمد ابوحاتم والنسائی ثقة قال ابن ابی مریم عن ابن معین ثقة حجة وقال ابن سعد ناسکا کثیر الحدیث ثبتا وذکرہ ابن حبان فی الثقات قلت زعم ابن عبد البر انه ابن أخی السائب بن یزید وکان ثقة ماموناً۔ تهذیب التهذیب ۱۱/۳۴۰

- ذکر الحافظ الطبرانی المتوفی سنہ ۳۶۰ھ۔ احادیث یزید بن خصیفة عن السائب ابن یزید فی معجم الکبیر ۸/۱۸۲ و ۱۸۴ رقم الحدیث ۶۶۶۹ الی ۶۶۷۵

- طالع التاریخ الکبیر ۸/۳۴۵ • طبقات ابن سعد ۷/۵۲۰

- خلاصة تذهیب الکمال ۴۳۲

- حافظ عسقلانی فرماتے ہیں کہ یزید بن عبداللہ بن خصیفہ ثقہ ہے اور پانچویں طبقہ کا ہے۔ تقریب التہذیب ۳۸۳

- حافظ عسقلانی فرماتے ہیں.. یزید بن عبداللہ بن خصیفہ..

اثرم احمد سے ثقہ نقل کرتے ہیں اور ابو حاتم اور نسائی ثقہ کہتے ہیں۔ ابن ابی مریم ابن معین سے ثقہ حجۃ نقل کرتے ہیں اور ابن سعد ناسک کثیر الحدیث ثبت نقل کرتے ہیں۔ ابن حبان نے اس کو ثقات میں ذکر کیا ہے۔ حافظ فرماتے ہیں کہ ابن عبد البر کہتے ہیں کہ یہ سائب بن یزید کا بھتیجا تھا اور ثقہ اور مامون تھے۔ تہذیب ۱۱/۳۴۰

- حافظ طبرانی متوفی ۳۶۰ھ یزید بن خصیفہ کی روایات سائب بن یزید رضی اللہ عنہما سے معجم کبیر میں ۸/۱۸۲ و ۱۸۴ رقم الحدیث ۶۶۶۹ تا ۶۶۷۵ نقل کرتے ہیں۔

- مطالعہ کریں تاریخ کبیر ۸/۳۴۵ • طبقات ابن سعد ۷/۵۲۰

- خلاصہ تذہیب الکمال ۴۳۲

تنبیہ) اعلم یا اخی وفقنی الله وایاک لما یحب و یرضی ان یزید بن خصیفة ثقة ثبت حجة
وثقه الائمة النقاد وروی عنه الشیخان وغیرهما من الائمة الاعلام لکن و مع هذا قد
تجاهل الشیخ الالبانی وقال ان ابن خصیفة وان کان ثقة فقد قال الامام احمد فی روایة
عنه منکر الحدیث فمثله یرد حدیثه اذا خالف من هو احفظ منه یکون شاذا ... وهذا
الاثر من هذا القبیل فان مداره علی السائب بن یزید وقد رواه عنه محمد بن یوسف
وابن خصیفة واختلفا فی العدد فالاول قال عنه (۱۱) والآخر قال (۲۰) والراجح
قول الاول لانه اوثق منه فقد وصفه الحافظ ابن حجر بانه ثقة ثبت واقتصر فی
الثانی علی قوله ثقة فهذا التفاوت من المرجحات عند التعارض .
الثانی ان ابن خصیفة اضطرب فی روایة العدد تارة یقول عشرین وتارة احدی عشرین
فهذه وحده کاف لاسقاط الاحتجاج بهذه العدد
الثالث ان محمد بن یوسف ابن اخت السائب بن یزید فهو لقرابته للسائب اعرف .

خبردار۔ جان لو اے میرے بھائی اللہ تعالیٰ مجھے اور تجھ کو توفیق عطا فرمائے جسے وہ پسند کرے اور جس پر وہ راضی ہو جائے
کہ یزید بن خصیفہ ثقہ ثبت حجت ہے تنقید کرنے والے ائمہ نے اس کی توثیق کی ہے اور بخاری و مسلم اور دیگر بڑے
بڑے ائمہ نے اس سے روایت کی ہے لیکن اس کے باوجود شیخ البانی نے جہالت کا ارتکاب کیا ہے اور کہا ہے کہ ابن یزید
اگرچہ ثقہ ہے احمد بن حنبل نے اس کو منکر الحدیث فرمایا ہے تو اس جیسے کی حدیث مردود ہوتی ہے جب کہ اس راوی سے
مخالف ہو جو اس سے زیادہ حافظہ والا ہو تو یہ شاذ ہے تو یہ اثر اسی قبیل سے ہے کیونکہ اس کا دارو مدار سائب بن یزید
پہ ہے تو اس سے محمد بن یوسف اور ابن خصیفہ روایت کرتے ہیں اور شمار میں مختلف ہیں۔ اول نے گیارہ فرمایا ہے
دوسرے نے بیس فرمایا ہے راجح اول کا قول ہے کیونکہ وہ اس سے ثقہ ہے ابن حجر نے اس کو ثقہ ثبت کہا ہے
اور دوسرے کے بارے فقط ثقہ کہا ہے اور تعارض کے وقت یہ فرق ترجیح دینے والا ہے ۔
دوم کہ ابن خصیفہ شمار میں مضطرب ہے کبھی بیس اور کبھی اکیس کہتے ہیں تو یہ اس کی روایت سے استدلال کرنے کو
ساقط کرتا ہے ۔
سوم محمد بن یوسف ، سائب بن یزید کا بھانجا ہے تو یہ قرابت کی وجہ سائب کی روایت اچھی طرح دوسروں سے

	أسماء الكتب	صفحاتها		أسماء الكتب	صفحاتها
١٥٥٦	النجوم الزاهرة	١٦/١١	١٥٧٩	خلاصة الأثر	٤٢٦/٤
١٥٥٧	كشف الظنون	١٣٠٦/٢٥٤٢/١	١٥٨٠	الأعلام للزركلي	٢٤٩/٨
١٥٥٨	ايضاح المكنون	٦٧٨/٢	١٥٨١	هدية العارفين	٤٧٦/٢
١٥٥٩	هدية العارفين	١٦٢/٢	١٥٨٢	ايضاح المكنون	٦٠٧/١
١٥٦٠	المدارس	٤٣/٣			١٣٢/٢، ١٣٣
١٥٦١	كتاب الفروع	٥٣٦/١	١٥٨٣	فهرست الخديوية	٢٩٤/٣
١٥٦٢	القلائد الجوهرية	١٦١/١	١٥٨٤	الكشاف	٩٢، ٩٣
١٥٦٣	الضوء اللامع	١٥٣/١	١٥٨٥	فهرس الازهرية	٦٣٩/٢
١٥٦٤	شذرات الذهب	٢٣٨/٧			٦٤٠/٢
١٥٦٥	ايضاح المكنون	٣/١، ٥٤٦/٢	١٥٨٦	شرح منتهى الارادات	٢٣١/١
١٥٦٦	المدارس	٥٩/٢	١٥٨٧	الأعلام للزركلي	١٣٥/٨
١٥٦٧	معجم المصنفين	٣٧٢/٤	١٥٨٨	مطالب اولى النهى	٥٢٢/١
١٥٦٨	المبدع في شرح المقنع	١٧/٢	١٥٨٩	الأعلام للزركلي	١٣٧/٧
١٥٦٩	الضوء اللامع	٢٢٥/٥	١٥٩٠	هدية العارفين	٣٥/٢
١٥٧٠	شذرات الذهب	٣٤٠/٧	١٥٩١	ايضاح المكنون	٣٠٧/١، ٢٧٤/٢
١٥٧١	البدر الطالع	٤٦٦/١	١٥٩٢	مختصر طبقات الحنابلة	١٣٧
١٥٧٢	كشف الظنون	٣٥٧/١	١٥٩٣	المسلك الأذفر	١١١
١٥٧٣	ايضاح المكنون	١٣٤/١	١٥٩٤	المجددون في الاسلام	٤٣٧
		٤٥٠/٢	١٥٩٥	تاريخ آداب اللغة العربية	٢٣٠/٣
١٥٧٤	هدية العارفين	٢٣٦/١	١٥٩٦	معجم المطبوعات	١٦٩
١٥٧٥	الانصاف في محنة الزاجر من الخلاف	١٨٠/٢	١٥٩٧	الكشاف	٢٢٢
			١٥٩٨	مؤلفات شيخ الاسلام محمد ابن عبد الوهاب	١٥٧
١٥٧٦	خلاصة الأثر	٣٥٨/٤			
١٥٧٧	الأعلام للزركلي	٨٨/٨	١٥٩٩	الأعلام للزركلي	١٩٣/٣
١٥٧٨	غاية المنتهى مع مطالب اولى النهى	٦٥٣/١	١٦٠٠	هدية العارفين	٤٠٨/١
			١٦٠١	ايضاح المكنون	٣٣٨/١

وقال الحافظ فی ترجمة یونس بن القاسم وثقه یحیی بن معین والدارقطنی وقال البردیجی منکر الحدیث قلت اوردت هذا لئلا یستدرک واِلا فمذهب البردیجی ان المنکر هو الفرد سواء تفرد به ثقة او غیر ثقة فلا یکون قوله منکر الحدیث جرحًا بیّنًا وقد وثقه یحیی بن معین - مقدمة فتح الباری ٤٥٥

فعلم من هذا ان المنکر عند الامام احمد یقال لمن یکون منفردا بالحدیث ولذا وثقه احمد فی روایة الاثرم وهذا حق لا مریة فیه ولذا قال الحافظ العسقلانی احتج به مالک والائمة کلهم وان کان یزید بن خصیفة ضعیفا کما ظنه الشیخ الالبانی فکیف یحتج به الائمة کلهم .... تدبر وتدرب

اور حافظ ابن حجر عسقلانیؒ یونس بن قاسم کے ترجمہ میں فرمایا ہے کہ اس کی توثیق یحیی بن معین اور دارقطنی نے کی ہے اور بردیجی نے منکر الحدیث کہا ہے ۔ میں نے اس لئے یہ کہا کہ مجھ پر کوئی گرفت نہ کریں ورنہ بردیجی کا مذہب یہ ہے کہ منکر الحدیث منفرد کو کہتے ہیں خواہ اس کے ساتھ ثقہ منفرد ہو یا غیر ثقہ لہٰذا منکر الحدیث واضح جرح نہیں اور اس کی توثیق یحیی بن معین نے کی ہے ۔ فتح الباری ۴۵۵

اس توضیح سے یہ معلوم ہوگیا کہ امام احمد بن حنبل کے نزدیک منکر اس راوی کے متعلق کہتے ہیں جو حدیث میں منفرد ہو اور اسی وجہ سے اثرم کی روایت کی بنا پر امام احمد نے یزید بن خصیفہ کی توثیق فرمائی ہے اور اس میں شک وشبہ نہیں اور اسی وجہ سے حافظ عسقلانیؒ نے فرمایا ہے کہ اس سے امام مالک اور تمام ائمہ نے احتجاج کیا ہے اگر یزید بن خصیفہ ضعیف ہوتا جیسا کہ شیخ البانی کا گمان ہے تو ائمہ اس کی روایات سے احتجاج کیوں کرتے .. فکر اور تجربہ کر

اقول ان قول الامام احمد فی حق راوٍ بانہ منکر الحدیث لیس دلیلا علی ضعف الراوی کما سأوضح ببعض الرواۃ انشاء اللہ تعالیٰ۔

- قال الامام احمد فی حق محمد بن ابراھیم التیمی المدنی یروی مناکیر او قال احادیثہ منکرۃ مع ان الحافظ الذھبی یقول قلت وثقہ الناس واحتج بہ الشیخان

میزان الاعتدال ۳/۴۴۵

- وکذٰلک قال الامام احمد فی حق خالد بن مخلد لہ مناکیر مع ان الشیخین رویا عنہ فی صحیحیھما۔ میزان الاعتدال ۱/۶۴۰

- وکذٰلک قال الامام احمد فی حق ابی بن عباس بن سھل منکر الحدیث قال یحیی بن معین ضعیف وقد احتج بہ البخاری۔

الکاشف ۱/۵۲

- میں (خان بادشاہ) کہتا ہوں کہ امام احمد کا یہ قول کہ منکر الحدیث ہے یہ راوی کے ضعف پر دلیل نہیں جیساکہ میں بعض راویوں سے وضاحت کروں گا انشاء اللہ تعالیٰ۔
- امام احمد نے محمد بن ابراہیم التیمی کے متعلق فرمایاہے کہ وہ منکر حدیثیں روایت کیا کرتے تھے یا فرمایا ہے کہ اس کی احادیث منکر ہیں اور اس کے باوجود حافظ ذہبی فرماتے ہیں کہ میں کہتا ہوں کہ اس کی توثیق لوگوں نے فرمائی ہے اور بخاری و مسلم نے اس سے احتجاج کیا ہے۔

میزان الاعتدال ۳/۵ ۴۴

- اور اسی طرح امام احمد نے خالد بن مخلد کے بارے فرمایا ہے کہ اس کی احادیث منکر ہیں اور اس کے باوجود اس سے بخاری اور مسلم نے اپنی صحیحین میں روایت کی ہے۔
- اور اسی طرح امام احمد نے ابوعباس بن سہل کے بارے میں فرمایا ہے کہ یہ منکر الحدیث ہے اور یحیی بن معین نے ضعیف کہا ہے۔ اور اس سے امام بخاری نے احتجاج کیاہے۔

الکاسف ۱/۵۲

فهل يقول الالبانی بضعف روایات الشیخین، او جاءت غشاوۃ
علی العینین اقول ان تطالع تحقیق الالبانی تعلم بالقطع و
البتات بان الالبانی یظن علی نفسه بانه ناقد الرجال یوثق
احدا او یضعف احدا و بیده التضعیف والتوثیق اذکر لك من
احادیثه الصحیحة اللتی ذکرها فی سلسلة الاحادیث الصحیحة مع جرح
شدید علی الرواة. لکن الحسد آفة من الآفات

(۱) یقول الالبانی تحت رقم ۱۰۰۱ ... قلت هذا اسند حسن رجاله
کلهم ثقات و فی ابی قبیل اسمه یحیی بن هانی کلام یسیر لا ینزل به حدیثه
عن رتبة الحسن . الاحادیث الصحیحة ۳/۳
اقول العجب کل العجب علی الالبانی بان فی هذه الروایة احمد بن بکر البالسی
و مع هذا ان الالبانی یقول رجاله کلهم ثقات فاعلم ایها المعجب علی نفسك

کیا البانی شیخین کی روایات کو بھی ضعیف کہتے ہیں یا اس کی آنکھوں پر پردے ہیں۔
میں (خان بادشاہ) کہتا ہوں کہ آپ البانی کی تحقیق مطالعہ کریں تو آپ کو قطعی اور یقینی معلوم ہو جائے
گا کہ البانی اپنے پر گمان کرتا ہے کہ یہ ناقد الرجال ہے کسی کی توثیق کرتا یا تضعیف کرتا ہے اس کے
ہاتھ میں ہے کسی کو ضعیف کریں یا توثیق کریں۔ میں چند مثالیں ذکر کرتا ہوں کہ البانی نے احادیث صحیحہ کے
سلسلہ میں بہت احادیث شمار کیں ہیں حالانکہ ان کے راویوں پر شدید جرح موجود ہے لیکن حسد
ایک آفت ہے آفات سے۔

(۱) البانی رقم ۱۰۰۱ کے تحت کہتے ہیں کہ یہ سند حسن ہے اس کے تمام راوی ثقہ ہیں ابو قبیل جس کا نام یحیی بن ھانی
ہے اس میں معمولی کلام ہے لیکن اس کی وجہ سے اس کی حدیث مرتبہ حسن سے نہیں اترتی
احادیث صحیحہ ۳/۳

میں (خان بادشاہ) کہتا ہوں تعجب پر تعجب البانی پر ہے کہ اس حدیث میں احمد بن بکر بالسی موجود ہے اس کے
باوجود کہتے ہیں کہ تمام راوی ثقہ ہیں جان لو اپنے آپ پر تعجب کرنے والے (البانی)

• قال الحافظ ابن عدی المتوفی سنہ ۳۶۵ھ یقول احمد بن بکر یروی احادیث مناکیر عن الثقات لم ساق له ثلاثة احادیث
طالع الکامل ۱/۱۹۱

• قال الحافظ الذهبیؒ (بعد نقل کلام ابن عدی) قال ابو الفتح الازدی کان یضع الحدیث۔ المیزان ۱/۸۶ • طالع دیوان الضعفاء ۲

• قال الحافظ ابن الجوزی المتوفی سنہ ۵۹۷ھ قال الازدی یضع الحدیث
الضعفاء والمتروکین ۱/۶۶

• وقال الحافظ الذهبیؒ۔ احمد بن بکر شیخ ابن ابی ثابت۔ قال الازدی یضع الحدیث وقال ابن عدی یروی مناکیر۔
المغنی فی الضعفاء ۱/۳۵ • طالع اللسان ۱/۱۴۰

• حافظ ابن عدی متوفی ۳۶۵ھ فرماتے ہیں کہ احمد بن بکر ثقہ راویوں سے منکر احادیث روایت کرتے ہیں پھر تین احادیث بیان کیں ہیں الکامل ۱/۱۹۱

• حافظ ذہبیؒ ابن عدی کا کلام نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ
ابو الفتح ازدی فرماتے ہیں کہ حدیث وضع کیا کرتا تھا۔ المیزان ۱/۸۶

• حافظ ابن الجوزیؒ متوفی ۵۹۷ھ ازدی فرماتے ہیں۔۔کہ یہ بناوٹی احادیث بنایا کرتا تھا۔
الضعفاء والمتروکین ۱/۶۶

• حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں۔ کہ احمد بن بکر ابن ابی ثابت کا شیخ ہے۔ ازدی فرماتے ہیں کہ بناوٹی احادیث بناتا تھا۔ اور ابن عدی فرماتے ہیں۔ منکر احادیث بیان کرتا تھا۔
المغنی فی الضعفاء ۱/۳۵ • اللسان ۱/۱۴۰

Scanned by PDFer

ولما كان احمد بن بكر يروى احاديث مناكير وكان يضع الحديث فيكون الحديث موضوعا او يكون صحيحا حيث انه ذكره فى الاحاديث الصحيحة بل هذا الحديث بقانون الالبانى موضوع بلا شك وارتياب لانه يقول فى حديث ابن عباس الذى رواه ابن ابى شيبة - ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلى فى رمضان عشرين ركعة -

مصنف ۲/۲۹۴ وقال الالبانى موضوع ... الاحاديث الضعيفة ۲/۳۵

مع ان فى هذه الرواية ابراهيم بن عثمان وهو ضعيف بالاتفاق لكن ليس عليه جرح الوضاع بانه يضع الحديث لكن ومع هذا يقول الالبانى بانه موضوع والحديث الذى ذكره فى الصحيحة وان كان فيه احمد بن بكر الذى يروى المناكير وكان يضع الحديث لكن الحديث صحيح لان التوثيق والتضعيف بيد الالبانى وقد صدق -

وكم من عائب قولا صحيحا ، وآفته من الفهم السقيم

جبکہ احمد بن بکر منکر احادیث روایت کرتا تھا اور بناوٹی حدیث بناتا تھا تو حدیث موضوع بن گئی یا صحیح کہ اس نے احادیث صحیحہ میں ذکر کیا ہے ، بلکہ یہ حدیث البانی کے قانون کے مطابق یقینی موضوع ہے کیونکہ اس نے اس حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کے متعلق کہا ہے جس میں یہ ہے ۔کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس رکعات تراویح پڑھی ہیں کہ یہ حدیث موضوعی اور من گھڑت ہے جیسا کہ احادیث ضعیفہ ۲/۳۵ میں ذکر کیا ہے ۔

حالانکہ اس روایت میں ابراہیم بن عثمان ہے جو بالاتفاق ضعیف ہے ۔لیکن اس پر بناوٹی حدیث بنانے کی جرح نہیں لیکن اس کے باوجود البانی کہتے ہیں کہ یہ حدیث من گھڑت ہے اور جو حدیث احادیث صحیحہ میں ذکر کیا ہے اس میں اگرچہ احمد بن بکر ہے جو منکر احادیث روایت کرتا تھا اور من گھڑت حدیث بناتا تھا لیکن یہ حدیث صحیح ہے کیونکہ توثیق اور تضعیف البانی کے ہاتھ میں ہے ۔ سچ فرمایا ہے ۔ کتنے لوگ قول صحیح پر عیب لگانے والے ہیں

یہ آفت اس کے فہم سقیم (بیمار) کی وجہ سے ہے ۔

وما قال الالبانی - من ابی قبیل اسمہ یحیی بن ھانی فیہ کلام یسیر مردود علیہ لان اسمہ حیی بن ھانی . کما فی الجرح والتعدیل ۳/۳۷۵ • طبقات ابن سعد ۷/۵۱۰
• المعرفۃ والتاریخ ۲/۵۰۷ • سیر اعلام النبلاء ۵/۲۱۴ • الاکمال ۷/۳۲۷
• تھذیب الکمال ۱/۳۵۱ • المحقق ۷/۴۹۰ • میزان الاعتدال ۱/۶۲۴
• تھذیب التھذیب ۳/۷۲ • المشتبہ ۶۲۸ • الکاشف ۱/۲۶۴
• خلاصۃ تھذیب الکمال ۹۷ • شذرات الذھب ۱/۱۷۵
• وقال الحافظ ابن حجر حیی بن ھانی - ابوقبیل المعافری ذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال کان یخطئ ووثقہ الفسوی والعجلی واحمد بن صالح وذکرہ الساجی فی الضعفاء وحکی عن ابن معین انہ ضعفہ . التھذیب ۳/۷۳
• وقال الحافظ . حیی بن ھانی صدوق یھم . التقریب ۸۷/ ۲۳۱

حیی بن ھانی التقریب ۲۳۱

اور جو البانی نے کہا ہے کہ ابوقبیل کا نام یحیی بن ھانی ہے اس میں تھوڑا سا کلام ہے اس پر مردود ہے کیونکہ اس کا نام حیی بن ھانی ہے (نہ کہ یحیی بن ھانی) جیسا کہ الجرح والتعدیل ۳/۳۷۵ وغیرہ مندرجہ بالا کتابوں میں مرقوم ہے (دوبارہ نام لکھنے کی ضرورت نہیں)
• حافظ ابن حجر فرماتے ہیں حیی بن ھانی ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے لیکن فرمایا ہے کہ وہ غلطیاں کیا کرتا تھا۔ فسوی عجلی احمد نے توثیق کی ہے۔ ساجی نے ضعفاء میں شمار کیا ہے۔ ابن معین سے نقل کیا گیا ہے کہ وہ اس کی تضعیف کیا کرتے تھے۔ تہذیب ۳/۷۳
• حافظ فرماتے ہیں حیی بن ھانی صدوق ہے وہم کا شکار ہے۔ التقریب ۸۷

• كذلك فيما ذكره الالبانى ... فيه يحيى بن صالح وهو وان كان ثقة لكن قال محمد سألت احمد عنه فقال رأيته فى جنازة ابى المغيرة فجعل ابى يضعفه وقال الحاكم ابو احمد ليس بالحافظ عندهم قال عبد الله بن احمد قال ابى لم اكتب عنه لأنى رأيته فى مسجد الجامع يسيئ الصلوة وقال الخليلى ثقة روى من الائمة روى عن مالك حديثا لا يتابع عليه وهو عن مالك عن الزهرى عن سالم عن ابيه كان النبى صلى الله عليه وسلم وابوبكر وعمر يمشون امام الجنازة قال الخليلى هذا منكر من حديث مالك

طالع التهذيب ١١/ ٢٢٩ الى ٢٣١

• اسی طرح البانی نے ذکر کیا ہے اس میں یحیی بن صالح ہے یہ اگرچہ ثقہ ہے لیکن محمد فرماتے ہیں میں نے اس کے بارے احمد سے پوچھا اس نے فرمایا کہ میں نے اس کو ابو المغیرہ کے جنازہ میں دیکھا تھا میرا والد اس کی تضعیف کرتا اور حاکم ابواحمد کے نزدیک یہ حافظ (الحدیث) نہیں تھے عبد اللہ بن احمد فرماتے ہیں کہ میرے والد فرماتے تھے کہ میں نے اس سے (حدیث) نہیں لکھی تھیں کیونکہ اس کو میں نے جامع مسجد میں دیکھا یہ بری نماز پڑھتا تھا اور خلیلی ثقہ کہتے ہیں امام مالکؒ نے اس سے حدیث روایت کی ہے جو تابع بھی نہیں بن سکتی۔ مالک زہری سے وہ سالم سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہم جنازہ سے آگے چلتے۔ خلیلی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث امام مالک کی منکر ہے۔ مطالعہ کریں تہذیب التہذیب ١١/ ٢٢٩ تا ٢٣١

ایھا الاخ الکریم انظر الی عدل الالبانی بان الحدیث الذی مشتمل علی الضعفاء و الوضاعین یقول فی حقہ سندہ حسن ورجالہ کلھم ثقات ۔ والحدیث الذی لیس فیہ ضعیف ولا وضاع بل وثقہ الائمۃ النقاد وثقۃ وحجۃ لکن لا یصلح بہ الاحتجاج لان ھذا الحدیث مخالف عن رأی الالبانی مع ان یزید بن خصیفۃ راوی الحدیث وثقہ یحیی بن معین وغیرہ من الائمۃ النقاد وقال الالبانی فی الاحادیث الضعیفۃ حسبک منھم یحیی بن معین فقد قال فیہ (ای فی زاذان) ثقۃ ثم رد علی ابن حبان والحاکم ابی احمد تحت رقم ۹۳۰ ۲/ ۳۳۳

والعجب علی تجاھلہ بان توثیق یحیی بن معین یکفی لزاذان ولا یکفی لیزید بن خصیفۃ لان روایتہ مخالفۃ عن رأیہ الکریم ۔ تدبر وخف من اللہ العلیم

اے میرے بھائی محترم البانی کا انصاف دیکھ لیں کہ جو حدیث ضعیف اور بناوٹی حدیث بنانے والے راویوں پر شامل ہے اس کے متعلق کہتے ہیں کہ اس کی سند حسن اور تمام راوی ثقہ ہیں اور وہ حدیث جس میں نہ راوی ضعیف ہے اور نہ بناوٹی حدیث بنانے والا موجود ہے بلکہ ائمہ نقاد نے توثیق فرمائی ہے اور ثقہ اور حجت ہے لیکن اس سے استدلال نہیں کر سکتے کیونکہ یہ البانی کے نظریہ سے مخالف ہے ۔ حالانکہ یزید بن خصیفہ جو حدیث کا راوی ہے یحیی بن معین وغیرہ ائمہ ناقدین نے توثیق کی ہے اور البانی احادیث ضعیفہ میں کہتے ہیں کہ ان میں سے تمہارے لئے یحیی بن معین کی توثیق کافی ہے جس نے زاذان کی توثیق کی ہے پھر البانی نے رد کرنے والوں پر جیسا ابن حبان اور حاکم ابو احمد ہے رد کیا ہے رقم الحدیث ۹۳۰ ۔ ۲/۳۳۳

البانی کے تجاہل پر تعجب ہے کہ یحیی بن معین کی توثیق زاذان کے لئے کافی ہے لیکن یزید بن خصیفہ کے لئے کافی نہیں کیونکہ اس کی روایت اس کے مبارک نظریے سے مخالف ہے ۔ فکر کر اللہ علیم سے خوف کر ۔

قال البانی تحت رقم ۱۲۷۹۔ قلت هٰذا اسناد جید رجاله كلهم ثقات۔ الاحاديث الصحيحة ۳/۲۸۴، والعجب على الالباني بانه ما ذكر توثيق سعد ابن الصلت لكن اثنى بان اسناده جيد۔

- وقال الالبانی تحت رقم ۱۲۰۶ قلت هٰذا اسناد صحيح رجاله كلهم رجال الصحيح الاحاديث الصحيحة ۳/۲۰۸

اقول ان فيه يونس بن ابی اسحاق ۔۔ وقال الحافظ ابن ابی حاتمؒ۔ انا عبد الله بن احمد بن محمد بن حنبل فيما كتب الى قال سألت ابی عن يونس بن ابی اسحاق فقال حديثه مضطرب وقال الحافظ سالت ابی عن يونس بن ابی اسحاق فقال كان صدوقا لا يحتج به۔

الجرح والتعديل ۹/۲۴۴

- قال الحافظ ابن الجوزیؒ يونس بن ابی اسحاق قال ابو حاتم الرازیؒ كان صدوقا الا انه لا يحتج به۔ الضعفاء والمتروكين ۳/۲۲۳

- البانی رقم ۱۲۷۹ کے تحت کہتے ہیں کہ یہ اسناد کھری ہے تمام راوی اس کے ثقہ ہیں۔ احادیث صحیحہ ۳/۲۸۴ البانی پر تعجب ہے کہ سعد بن صلت کی توثیق نہیں کی ہے لیکن فتوی لگاتے ہیں کہ اسناد کھری ہے
- البانی رقم ۱۲۰۶ کے تحت کہتے ہیں کہ اس کی اسناد صحیح ہے اور تمام راوی صحیح کے راوی ہیں الاحادیث الصحیحہ ۳/۲۰۸
- میں کہتا ہوں کہ اس میں یونس بن ابی اسحاق ہیں اور حافظ ابن ابی حاتم عبد اللہ بن احمد کا قول نقل کرتے ہیں کہ اس نے فرمایا ہے کہ میں نے اپنے باپ سے یونس بن ابی اسحاق کے بارے پوچھا تو فرمایا کہ اس کی حدیث مضطرب ہے اور حافظ ابن ابی حاتم کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد صاحب سے یونس بن ابی اسحاق کے بارے پوچھا تو اس نے فرمایا کہ سچا تھا اور اس سے حجت صحیح نہیں ہے۔ الجرح والتعدیل ۹/۲۴۴
- حافظ ابن جوزی فرماتے ہیں کہ یونس بن ابی اسحاق کے بارے میں ابو حاتم رازیؒ کا خیال ہے کہ وہ سچا ہے لیکن اس سے احتجاج درست نہیں۔

الضعفاء والمتروکین ۳/۲۲۳

قال الحافظ الذهبی - یونس بن ابی اسحاق - قال ابوحاتم لا یحتج به وقال النسائی لیس به بأس وقال ابن خراش فی حدیثه لین وقال ابن حزم فی محلاہ ضعفه یحیی القطان واحمد بن حنبل جدا طالع المغنی فی الضعفاء ۲/۷۶۶

• المیزان ۴/۴۸۲ و ۴۸۳ • الکاشف ۳/۲۶۴ • دیوان ۳۴۹

• قال الحافظ العسقلانیؒ - یونس بن ابی اسحاق - قال الاثرم سمعت احمد یضعف حدیث یونس عن ابیه .. قال عبد الله بن احمد عن ابیه حدیثه مضطرب قال ابوحاتم کان صدوقا لا یحتج بحدیثه وقال الساجی صدوق وضعفه بعضہم وقال ابواحمد ربما وهم فی روایته . التهذیب ۱۱/۴۳۴

• قال الحافظ العقیلیؒ - یونس بن ابی اسحاق - حدثنا عبد الله بن احمد قال سألت ابی عن عیسی بن یونس سأل عنه قلت فابوه یونس قال کذا وکذا قال ابی مرة اخری یونس بن ابی اسحاق حدیثه مضطرب ... قال احمد بن محمد بن هانی سمعت اباعبدالله وذکر یونس بن ابی اسحاق وضعف حدیثه عن ابیه . الضعفاء الکبیر ۴/۴۵۷ و ۴۵۸

حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں - - یونس بن ابی اسحاق ... ابوحاتم کہتے ہیں کہ اس سے حجت نہیں ہو سکتی . نسائی کہتے ہیں لا بأس بہ . ابن خراش فرماتے ہیں کہ اس میں نرمی ہے . ابن حزم محلی میں فرماتے ہیں کہ یحیی قطان اور احمد بن حنبل نے سخت ضعیف کہا ہے . مطالعہ کریں المغنی فی الضعفاء ۲/۷۶۶

• مطالعہ کریں میزان الاعتدال ۴/۴۸۲ و ۴۸۳ • الکاشف ۳/۲۶۴

• دیوان الضعفاء ۳۴۹

• حافظ عسقلانیؒ فرماتے ہیں یونس بن ابی اسحاق . اثرم کہتے ہیں کہ میں نے احمد سے سنا ہے کہ وہ یونس عن ابیہ کی حدیث ضعیف کہا کرتے تھے . عبداللہ بن احمد اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ یونس کی حدیث مضطرب ہے ابوحاتم کہتے ہیں کہ سچے تھے حجت نہیں . ساجی اسے سچا سمجھتے ہیں اور بعضوں نے تضعیف کی ہے ابواحمد کہتے ہیں کہ روایات میں بسا اوقات وہم کا شکار ہوتا تھا . تہذیب التہذیب ۱۱/۴۳۴

• حافظ عقیلیؒ فرماتے ہیں . عبداللہ بن احمد اپنے باپ سے اس کے متعلق مضطرب الحدیث نقل کرتے ہیں . احمد بن محمد بن ہانی کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ سے سنا ہے اور یونس بن ابی اسحاق کا ذکر کیا اور اسکی حدیث جو باپ سے روایت کرتے ہیں ضعیف کہا . الضعفاء الکبیر ۴/۴۵۷ و ۴۵۸

ایها الاخ الکریم فانظر الی عدل الالبانی یقول ھذا اسناد صحیح مع ان الامام یحیی القطان و احمد بن حنبل یضعفان یونس بن ابی اسحاق وقال الحافظ ابن ابی حاتم لا یحتج بحدیثه وقال بعضهم وحدیثه مضطرب وربما وھم وفیه لین و مع ھذا اسناده صحیح عند الالبانی وما ضعف احد من النقاد یزید بن خصیفة بل موثقة وحجة لکن روایته لیست بصحیحة لانها مخالفة عن رأی الالبانی ·

اعوذ باللہ من حسد رجل لیس له فیه ثانی

لانه یقول فی حق زاذان حسبانه منهم یحیی بن معین فقد قال فیه ثقة لکنه نسی فی قوله فی حق یزید بن خصیفة بانه قال فی حق یزید بن خصیفة ثقة حجة ·

وقال الحافظ الذهبیؒ قال احمد بن حنبلؒ یحیی بن معین اعلمنا بالرجال

- تذکرة الحفاظ ۲/۴۳۰

ولما وثقه یحیی بن معین وغیره من الائمة النقاد فبطل قول من یشیع الفساد -

---

اے میرے محترم بھائی البانی کا عدل اور انصاف دیکھو کہ کہتے ہیں کہ یہ اسناد صحیح ہے حالانکہ امام یحیی قطان اور امام احمد بن حنبل یونس بن ابی اسحاق کی تضعیف کرتے ہیں اور حافظ ابن ابی حاتم لا یحتج بحدیثہ کہتے ہیں - اور کوئی مضطرب الحدیث اور فیہ لین اور ربما وہم کہتے ہیں لیکن اس کے باوجود البانی کے نزدیک اسناد صحیح ہے - اور ائمہ نقاد کے کسی نے یزید بن خصیفہ کی تضعیف نہیں کی ہے بلکہ یہ ثقہ اور حجت ہے لیکن اس کی روایت اس لئے صحیح نہیں کہ البانی کے نظریہ سے مخالف ہے اللہ تعالی کے ساتھ ایسے آدمی کے حسد سے پناہ مانگتے ہیں جس میں اس کا ہمسر نہ ہو کیونکہ یہ زاذان کے متعلق کہتے ہیں کہ یحیی بن معین کی توثیق کافی ہے کہ اس نے اس کو ثقہ کہا ہے لیکن یہ بات یزید بن خصیفہ کے بارے بھول گیا کہ اس نے اس کے بارے ثقہ اور حجہ کہا ہے - حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں کہ احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ یحیی بن معین ہم سے تنقید رجال میں زیادہ عالم ہے "تذکرۃ الحفاظ ۲/۴۳۰"

تو جب یزید بن خصیفہ کی توثیق یحیی بن معین وغیرہ ائمہ نقاد نے کی ہے تو فساد پھیلانے والے کا قول باطل ہو گیا -

- قال الالبانی تحت رقم ٦٨ قلت هذا اسناد جید رجالهم کلهم ثقات غیر یحیی بن زکریا قال ابن ابی حاتم ٤/٣/١٤٥ سألت ابی قال لیس به باس اخرجه ابوالشیخ ١٩٠ ایضا ورجاله ثقات غیر ابی جناب الکلبی واسمه یحیی بن حیة قال فی التقریب ضعفوه لکثرة تدلیسه قلت وقد صرح ههنا بالتحدیث فانتفت شبهة تدلیسه۔ الاحادیث الصحیحة ١/١٠٧
- اقول والعجب کل العجب علی تجاهل الالبانی بانه نقل من التقریب الزام التدلیس وما طالع کتب التراجم والا ینقوه بهذا لانه ضعیف متروک لیس بالقوی ومنکر الحدیث واحادیثه مناکیر... اوطالع الکتب لکنه فی صدد تصحیح هذا الحدیث ولذا غمض عینیه۔

اعلم ایها الاخ الکریم قد قال الحافظ الامام البخاری۔ یحیی بن ابی حیة ابوجناب الکلبی کان یحیی القطان یضعفه۔ الضعفاء الصغیر ٢٧٩ نسخة ثانیة ٢٥٠
- قال الامام ابن سعد۔ ابوجناب الکلبی۔ کان ضعیفا فی الحدیث الطبقات الکبری ٦/٣٦٠

- البانی رقم ٦٨ کے تحت کہتے ہیں کہ یہ سند جید ہے اور اس کے راوی تمام ثقہ ہیں سوی یحیی بن زکریا کے۔ ابن ابی حاتم کہتے ہیں کہ میں نے والد صاحب سے پوچھا کہ لیس بہ باس، یہ روایت ابوالشیخ نے ١٩٠ میں ذکر کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں سوی ابوجناب کلبی کے اس کا نام یحیی بن حیۃ ہے۔ تقریب میں ہے کہ زیادہ تدلیس کی وجہ سے اس کو ضعیف کہا ہے۔ میں (البانی) کہتا ہوں کہ یہاں تحدیث کے ساتھ تصریح کی ہے تو تدلیس کا الزام ختم ہوگیا۔ احادیث صحیحہ ١/١٠٧
- میں (خان بادشاہ) کہتا ہوں کہ البانی کے تجاہل پر تعجب بر تعجب ہے کہ تقریب التہذیب سے تو تدلیس کا الزام نقل کرتے ہیں اور دیگر تراجم کے کتابیں نہیں دیکھتے ہیں ورنہ اس پر تلفظ نہ کرتا کیونکہ یہ راوی ضعیف، متروک لیس بالقوی منکر الحدیث احادیثہ منکرۃ وغیرہ سے نوازا ہے یا۔ اسماء الرجال کی کتابیں مطالعہ کی ہیں لیکن یہ اس حدیث کی تصحیح کے پیچھے لگا تھا اسی وجہ سے چشم پوشی کی ہے
- جان لو اے میرے بھائی! حافظ امام بخاری فرماتے ہیں کہ یحیی قطان نے یحیی بن حیہ کی تضعیف کی ہے الضعفاء الصغیر ٢٧٩ نسخہ دوم ٢٥٠
- ابن سعد ... ابوجناب کلبی ... حدیث میں ضعیف ہے الطبقات الکبری ٦/٣٦٠

قال الحافظ ابن عدی ۔ قال یحیی القطان لو استحللت ان اروی عن ابی جناب حدیثا لرویت فی تکبیر العید ... قال السعدی ابو جناب الکلبی یضعف حدیثه وقال عثمان ضعیف وقال النسائی کوفی ضعیف ... طالع الکامل ۷/ ۲۶۶۹، ۲۶۷۰

• وکذلک عده الحافظ الدارقطنی فی الضعفاء والمتروکین ۱۷۶

• قال الحافظ ابن ابی حاتم - یحیی بن ابی حیة ... قال ابو نعیم ثقة کان یدلس احادیثه مناکیر. قال ابن معین ابو جناب الکلبی ضعیف الحدیث قال ابن نمیر ابو جناب صدوق کان صاحب تدلیس افسد حدیثه بالتدلیس قال ابن ابی حاتم، سالت ابی عن ابی جناب الکلبی قلت هو احب الیک او یحیی البکاء فقال لا هذا ولا هذا قال لا تکتب منه شیئا لیس بالقوی۔

الجرح والتعدیل ۹/ ۱۳۸ و ۱۳۹

• قال الحافظ العقیلی ... حدثنا آدم قال سمعت البخاری یقول یحیی بن ابی حیة. کان یحیی القطان یضعفه ۔ طالع التفصیل فی الضعفاء الکبیر ٤/ ۳۹۹

حافظ ابن عدی فرماتے ہیں کہ یحیی قطان فرماتے ہیں کہ میں اگر ابوجناب سے روایت حلال سمجھتا تو میں اس سے تکبیرات عید میں اس سے روایت کرلیتا۔ سعدی فرماتے ہیں کہ ابوجناب الکلبی حدیث میں ضعیف ہے عثمان ضعیف کہتے ہیں۔ نسائی ضعیف کہتے ہیں مطالعہ کریں الکامل ٤/ ۲۶۶۹

• اور حافظ دارقطنی نے بھی اس کو ضعفاء اور متروکین میں شمار کیا ہے۔ ۱۷۶

• حافظ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں۔ یحیی بن ابی حیۃ۔ ابو نعیم ثقہ کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ مدلس تھے (استاد کا نام نہیں ذکر کرتے اس کے استاذ کا نام ذکر کر لیتے) اس کی احادیث منکر ہیں، ابن معین ضعیف الحدیث کہتے ہیں۔ ابن نمیر کہتے ہیں کہ ابوجناب صدوق تھے اور تدلیس والے تھے اور احادیث کو تدلیس سے برباد کیا (ابن ابی حاتم فرماتے ہیں) کہ میں نے والد صاحب سے اس کے بارے پوچھا کہ تجھ کو یہ محبوب ہے یا یحیی البکاء اس نے فرمایا ایک بھی نہیں اس سے کچھ نہ لکھ یہ قوی نہیں الجرح والتعدیل ۹/ ۱۳۸ و ۱۳۹

• حافظ عقیلی فرماتے ہیں کہ ہم کو آدم نے بیان کیا کہ میں نے امام بخاری سے سنا ہے۔ وہ فرماتے کہ یحیی قطان، یحیی ابن ابی حیۃ کی تضعیف کرتے تھے مطالعہ کریں الضعفاء الکبیر ٤/ ۳۹۹

• قال ابن الجوزیؒ ۔ قال ابونعیم کان یدلس احادیثہ مناکیر وقال عمرو ابن علی متروک الحدیث وقال یحیی وعثمان بن سعید والنسائی والدارقطنی ضعیف حافظ
طالع التفصیل فی الضعفاء والمتروکین ۳/۱۹۳ • وتہذیب الکمال للحافظ للمزی ۱۴۹۴ و ۱۴۹۵ ۔

• قال الحافظ الذہبیؒ ۔ یحیی بن ابی حیۃ قال ابوزرعۃ صدوق مدلس وقال النسائی والدارقطنی ضعیف وقال یحیی بن سعید القطان لا استحل ان اروی عنہ ۔
المغنی فی الضعفاء ۲/۷۳۴

• وقال الحافظ الذہبیؒ ۔ قال یحیی القطان لا استحل ان اروی عنہ ... الخ
قال الفلاس متروک ۔ ــ المیزان ۴/۳۷۱

• قال الحافظ العسقلانی ۔ یحیی بن ابی حیۃ ... قال ابن سعد ضعیف فی الحدیث وقال البخاری وابوحاتم کان یحیی القطان یضعفہ وقال عثمان الدارمی ضعیف وقال العجلی کوفی ضعیف الحدیث قال ابوزرعۃ صدوق غیر انہ کان یدلس قال ابن خراش کان

• حافظ ابن الجوزیؒ فرماتے ہیں کہ (یحیی بن ابی حیہ) تدلیس کر لیتے اس کی احادیث منکر ہیں عمرو بن علی متروک الحدیث کہتے ہیں ۔ یحیی اور عثمان سعید اور نسائی اور دارقطنی ضعیف کہتے ہیں ۔
مطالعہ کریں تفصیل الضعفاء والمتروکین ۳/۱۹۳ ، تہذیب الکمال حافظ مزی ۱۴۹۴ و ۱۴۹۵

• حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں ۔ یحیی بن ابی حیہ ۔ ابوزرعہ صدوق مدلس کہتے ہیں ۔ نسائی اور دارقطنی ضعیف کہتے ہیں ۔
۔ یحیی بن سعید قطان فرماتے ہیں کہ اس سے روایت کرنا میں جائز نہیں سمجھتا ۔ المغنی فی الضعفاء ۲/۷۳۴

• حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں ... یحیی قطان کے قول کے بعد کہتے ہیں کہ فلاس کہتے ہیں کہ متروک ہے ۔
میزان الاعتدال ۴/۳۷۱

• حافظ عسقلانیؒ فرماتے ہیں ۔ یحیی بن حبہ .... ابن سعد فرماتے ہیں کہ حدیثوں میں ضعیف ہے ۔ بخاری اور ابوحاتم فرماتے ہیں کہ یحیی قطان اس کی تضعیف کرتا تھا اور عثمان الدارمی ضعیف کہتے ہیں اور عجلی کوفی ضعیف الحدیث کہتے ہیں ابوزرعہ کہتے ہیں کہ صدوق ہے لیکن تدلیس کرتا تھا ۔ ابن خراش فرماتے ہیں

ο ο ο ο ο ο

صدوقا وكان يدلس وفي حديثه نكرة وقال عمرو بن علي متروك الحديث وقال ابراهيم الجوزجاني يضعف حديثه وقال يعقوب بن سفيان ضعيف وكان يدلس وقال ابن ابي حاتم عن ابيه ليس بالقوي وقال الآجري عن ابي داؤد ليس بشيء وقال النسائي ليس بالقوي قلت وقال الحافظ العسقلاني قلت وقال الساجي كوفي صدوق منكر الحديث وقال ابن عمار ضعيف وقال ابواحمد ليس بالقوي وقال ابن حبان في الضعفاء وكان يدلس عن الثقات ما سمع من الضعفاء فالزقت به تلك المناكير التي يرويها من المشاهير تحمل عليه احمد حملا شديدا ـ

طالع التفصيل في التهذيب ۱۱/۲۰۱ الی ۲۰۳

کہ یہ صدوق تھے اور تدلیس کیا کرتا تھا اور اس کی حدیث منکر ہیں اور عمرو بن علی متروک الحدیث کہتے ہیں اور ابراہیم جوزجانی اس کی حدیث ضعیف کرتے ہیں ۔ یعقوب بن سفیان ضعیف کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ تدلیس کرتا تھا ۔ ابن ابی حاتم اپنے والد سے لیس بالقوی نقل کرتے ہیں (پھر حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں) میں کہتا ہوں کہ ساجی کہتے ہیں کہ یہ صدوق منکر الحدیث ہیں ۔ ابن عمار ضعیف کہتے ہیں ۔ ابواحمد لیس بالقوی کہتے ہیں ۔ ابن حبان اس کو ضعفاء میں شمار کرتے ہیں کہ یہ تدلیس ثقہ سے کرتے تھے اور ضعفاء سے سن لیتے تو یہ منکر روایات ان روایتوں کے ساتھ مل گئیں جو مشاہیر سے نقل کیں تھیں تو اس پر احمد نے سخت گرفت کی ہے ۔

تفصیل کے لئے مطالعہ کریں تہذیب التہذیب ۱۱/۲۰۱ تا ۲۰۳

ایها الاخ الکریم! باللہ وآیاتہ هل هذا عدل الالبانی بان یحیی بن ابی حیة ضعیف الحدیث و متروک و منکر الحدیث ولیس بالقوی ومع ان الالبانی یصحح حدیثه ویعد فی الاحادیث الصحیحة واما یزید بن خصیفة فهو ثقة ثبت حجة ثقه ائمة النقاد وما ضعفه احد من ائمة النقاد لکن صاحب العناد یعد حدیثه فی الضعفاء. لعلک علمت من هذا التفصیل بان التوثیق والتضعیف بید الالبانی کما ذکرنا سابقا وهو یوثق احادیث الوضاعین والکذابین و یضعف احادیث الثقات کما لا یخفی علی من طالع احادیثه الصحیحة والضعیفة .. وان وقع لی الفراغ فاوضح انشاء اللہ تعالی بان مقصوده لیس الا الاختلاف من الائمة المجتهدین والمحدثین فمن یقول حدیث صحیح فهو یقول ضعیف ومن یقول ضعیف فهو یقول صحیح.
ویستضح لک من بعض الامثلة التی تجیئ فی هذا الکتاب انشاء اللہ تعالی

اے میرے بھائی آپ کو خدا تعالی کی قسم کیا یہ البانی کا عدل اور انصاف ہے کہ یحیی بن ابی حیة ضعیف الحدیث اور متروک اور منکر الحدیث اور لیس بالقوی ہے اس کے باوجود اس کی حدیث البانی صحیح میں شمار کرتے ہیں اور یزید بن خصیفہ ثقہ ثبت حجة ہیں ائمہ نقاد نے اس کی توثیق کی ہے لیکن عناد والے نے اس کی حدیث ضعیفوں میں شمار کئے ہیں شاید آپ کو اس تفصیل سے معلوم ہوگا کہ توثیق اور تضعیف البانی کے ہاتھ میں ہے جیسا کہ ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں یہ وضاعین اور کذابین کی احادیث کی توثیق کرتا ہے اور ثقات کی حدیثوں کی تضعیف کرتے ہیں جیسا کہ ان لوگوں پر پوشیدہ نہیں جنہوں نے اس کی احادیث صحیحہ اور ضعیفہ مطالعہ کیں ہوں۔ اگر مجھ کو فرصت مل گئی تو میں انشاء اللہ تعالی واضح کروں گا کہ اس کا مقصود سوا اس کے نہیں کہ ائمہ مجتہدین اور محدثین سے خلاف کریں پس جو کہیں کہ حدیث صحیح ہے البانی کہے گا ضعیف ہے اور جو کہے گا کہ ضعیف ہے تو یہ کہے گا کہ صحیح ہے۔ اور آپ کو بعض مثالوں سے واضح ہو جائے گا جو اس کتاب میں آجائیں گی انشاء اللہ تعالی

● واما قول الالبانی من شذوذ حدیثه بان محمد بن یوسف و ابن خصیفة اختلفا فی العدد فالاول قال عنه (۱۱) والآخر قال (۲۰) و الراجح قول الاول لانه اوثق منه فقد وصفه الحافظ ابن حجر بانه ثقة ثبت واقتصر فی الثانی علی ثقة (رسالة الالبانی ۵۰) فهو مردود علیه لان الحافظ ابن حجر وصفه علی ثقة و حجة وحکی عن یحیی بن معین ووصفه بثبت وحکی عن ابن سعد کما فی تهذیب التهذیب وکذٰلک وصفه الحافظ المزی فی تهذیب الکمال لعل الالبانی ما توجه الی کتب التراجم سوی التقریب ولذا رجح قول الاول وافتی بشذوذ روایة ابن خصیفة و لما کان ابن خصیفة موصوفًا بصفات ثلاثة .. ثقة ثبت حجة فهو اوثق من محمد بن یوسف ثبت علی قانونه شذوذ روایة محمد بن یوسف فهذا التفصیل حجة علی الالبانی بعد ان کان له لان ابن خصیفة موصوف بارفع العبارات کما یعلم من الکفایة ۲۲ للحافظ البغدادی تدریب

● اور البانی کا یہ قول کہ اس کی حدیث شاذ ہے کیونکہ محمد بن یوسف اور ابن خصیفہ کا عدد میں اختلاف ہے اور گیارہ رکعات کہتے ہیں اور دوسرا بیس رکعات اور اول کا قول راجح ہے، کیونکہ یہ زیادہ ثقہ ہے دوسرے سے اس لئے کہ حافظ ابن حجر اس کی صفت میں ثقہ اور ثبت ذکر کئے ہیں اور ثانی سے متعلق صرف ثقہ ذکر کیا ہے (البانی کا رسالہ ۵۰)

یہ قول اس پر مردود ہے اس لئے کہ حافظ ابن حجر نے اس کی دو صفات یحیٰی بن معین سے نقل کیں یعنی ثقہ اور حجہ۔ اور ابن سعد سے ثبت نقل کیا ہے جیسا کہ تہذیب التہذیب میں ہے اور حافظ مزی نے تہذیب الکمال میں ذکر کئے ہیں لیکن البانی نے تقریب التہذیب سے دوسری اسماء الرجال کی کتابوں کی طرف توجہ نہیں کی ہے اسی وجہ سے اول کے قول کو ترجیح دی ہے اور ابن خصیفہ کی روایت پر شاذ کا فتویٰ لگا یا، جبکہ ابن خصیفہ تین صفات سے موصوف ہیں ثقہ حجہ ثبت تو یہ محمد بن یوسف سے زیادہ ثقہ ہوئے تو البانی کے قانون کے مطابق محمد بن یوسف کی روایت شاذ ہوگی نہ کہ ابن خصیفہ کی۔ تو یہ تفصیل البانی پر حجت ہے نہ کہ البانی کے لئے مفید ہے کیونکہ ابن خصیفہ اعلیٰ عبارات تعدیل سے موصوف ہے جیسا کہ کفایہ ۲۲ حافظ بغدادی کی کتاب سے معلوم ہوتا ہے۔ تجربہ کر

• واما قول الالبانی من الاضطراب بان ابن خصیفة تارة یقول عشرین وتارة یقول احد وعشرین فهو حجة علیہ لان الالبانی یقول لروایة احد وعشرین قلت وسنده صحیح (رسالة ٥٠)

ولما کان سند احد وعشرین رکعة صحیحا فقد خالف الالبانی من الحدیث الصحیح لانه یصلی احدی عشرة رکعة ویقول بان الزیادة علیها بدعة منتهیة فلما ثبت الحدیث الصحیح بالزیادة علی احدی عشرة رکعة الی احد وعشرین رکعة فقوله قول مخترع فاین المفر۔

علاوہ انه لا یصح له الاستدلال من حدیث عائشة رضی عنها لانه وقع التعارض بین الحدیثین الصحیحین واذا تعارضا فتساقطا فلیس معه دلیل لاثبات احدی عشرة رکعة فاین المفر

• اور البانی کا قول کہ اس کی روایت میں اضطراب ہے کبھی بیس بولتا ہے اور کبھی ۲۱ بولتا ہے تو یہ البانی پر حجت ہے اس لیے کہ البانی کہتا ہے کہ ۲۱ کی روایت کی سند صحیح ہے (رسالہ ۵۰)

اور جبکہ ۲۱ کی روایت صحیح ہے تو البانی نے صحیح حدیث کا خلاف کیا ہے کیونکہ یہ تو گیارہ رکعات کے پیچھے لگا ہے اور کہتا ہے کہ گیارہ سے زائد بدعت قبیحہ ہے تو جبکہ صحیح حدیث سے گیارہ پر زائد ہونا تا ۲۱ تک ثابت ہوا تو البانی کا قول اس کا اپنا ایجاد کردہ ہے تو کہاں ہے بھاگنا۔

علاوہ اس کو حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا سے استدلال کرنا صحیح نہیں کیونکہ دونوں حدیثوں کے درمیان میں تعارض ہے ایک صحیح حدیث میں ۱۱ رکعات دوسری صحیح حدیث میں ۲۱ رکعات اور جبکہ دونوں کے درمیان تعارض آیا تو استدلال کرنا ان سے ساقط ہو گیا۔ تو اس کے پاس گیارہ تراویح کے لئے دلیل نہیں تو کہاں ہے بھاگنا۔

وكذلك اقول ان الالبانی یرید الاضطراب فی روایة ابن خصیفة مع ان الاضطراب واقع فی روایة محمد بن یوسف لان الامام مالك یروی عن محمد بن یوسف عن السائب ابن یزید انه قال امر عمر بن الخطاب ابی بن کعب وتمیما الداری ان یقوما للناس باحدی عشرة رکعة

- وروی ابوبکر بن شیبة ...... عن محمد بن یوسف ان السائب اخبره ان عمر جمع الناس علی ابی وتمیم فکانا یصلیان احدی عشرة رکعة ۔
- وروی سعید بن منصور .... عن محمد بن یوسف (انه قال) سمعت السائب بن یزید یقول کنا نقوم فی زمان عمر بن الخطاب باحدی عشرة رکعة ۔
- واخرج المروزی ..... عن محمد بن یوسف عن جده السائب بن یزید قال کنا نصلی فی زمن عمر بن الخطاب فی رمضان ثلاث عشرة رکعة ۔
- وروی عبد الرزاق من طریق داؤد بن قیس عن محمد بن یوسف عن السائب بن یزید

اور اسی طرح میں کہتا ہوں کہ البانی ابن خصیفہ کی روایت میں اضطراب ثابت کرتا ہے حالانکہ اضطراب تو محمد بن یوسف کی روایت میں ہے اس لئے کہ امام مالک محمد بن یوسف سے (۱) سائب بن یزید رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابی بن کعب اور تمیم داری کو امر کیا تھا کہ لوگوں کو گیارہ رکعت پڑھائیں ۔

- اور ابو بکر بن شیبہ ..... محمد بن یوسف سائب بن یزید سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے محمد بن یوسف کو خبر دی تھی کہ عمر نے لوگوں کو ابی بن کعب اور تمیم داری کو جمع کیا اور وہ گیارہ رکعات ان کو پڑھاتے تھے ۔
- اور سعید بن منصور نے .... محمد بن یوسف سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہیں میں نے سائب بن یزید سے سنا ہے اور وہ فرماتے تھے کہ ہم زمانہ عمر بن خطاب میں گیارہ رکعات پڑھتے تھے ۔
- اور مروزی نے ... محمد بن یوسف سے اس نے اپنے دادا سائب بن یزید سے روایت کی ہے کہ ہم زمانہ عمر بن خطاب میں ۱۳ رکعات پڑھتے تھے ۔
- اور عبد الرزاق نے طریقہ داؤد بن قیس محمد بن یوسف سے اس نے سائب بن یزید سے روایت کی ہے ۔

ان عمر جمع الناس فی رمضان علی ابی بن کعب ... وعلی تمیم الداری علی احدی وعشرین رکعة یقرأون بالمئین وینصرفون عند فروع الفجر

(هكذا صورته)

السائب بن یزید رضی اللہ عنہ

محمد بن یوسف

مالک	یحیی القطان	عبدالعزیز	ابن اسحاق	عبدالرزاق
عن محمد بن یوسف	عن محمد بن یوسف	عن محمد بن یوسف	عن محمد بن یوسف	عن محمد بن یوسف
عن السائب بن یزید	ان السائب اخبرہ	سمعت السائب	عن جدہ السائب بن یزید	عن السائب بن یزید
امر عمر بن الخطاب	ان عمر	یقول کنا نقوم	کنا نصلی	ان عمر جمع الناس فی
ان یقوما للناس	جمع الناس	فی زمان عمر	فی زمن عمر	رمضان علی
با (۱۱) رکعة	علی (۱۱) رکعة	با (۱۱) رکعة	۱۳ رکعة	۲۱ رکعة
موطا ۹۲	المصنف ۲/۳۹۱	فتح الباری ۴/۲۵۳	قیام اللیل ۲۰۰	المصنف رقم ۷۷۳۰

کہ عمر رضی اللہ عنہ نے رمضان میں لوگوں کو ابی بن کعب اور تمیم داری پر ۲۱ رکعات پر جمع کیا ہے اور کتنے سو آیات پڑھتے تھے اور طلوع فجر سے قبل واپس آتے تھے۔

نقشہ اس کا یہ ہے۔

سائب بن یزید رضی اللہ عنہما

محمد بن یوسف

مالک	یحیی	عبدالعزیز	ابن اسحاق	عبدالرزاق
محمد بن یوسف	محمد بن یوسف	محمد بن یوسف	محمد بن یوسف	محمد بن یوسف
سائب بن یزید	سائب بن یزید نے بتلایا ہے	میں نے سائب بن یزید سے سنا ہے	اپنے دادا سے سائب بن یزید سے	سائب بن یزید نقل کرتے ہیں
گیارہ رکعات پہ امر کیا تھا	کہ عمر نے لوگوں کو گیارہ پر جمع کیا تھا	کہ ہم زمانہ عمر میں گیارہ رکعات پڑھتے تھے	تیرہ رکعات نقل کرتے ہیں	کہ عمر رضی اللہ نے لوگوں کو رمضان میں ۲۱ رکعات پر جمع کیا تھا
موطا ۹۲	المصنف ابن ابی شیبہ ۲/۳۹۱	فتح الباری ۴/۲۵۳	قیام اللیل مروزی ۲۰۰	المصنف عبدالرزاق رقم ۷۷۳۰

فالائمة الثلاثة يروون عن محمد بن يوسف احدى عشرة ركعة مختلفين في الالفاظ والكيفية اشد الاختلاف

واما تلميذه الرابع فهو يروي عنه ثلاث عشرة ركعة

واما الخامس فهو يروي احد وعشرين ركعة

ثبت الاضطراب في حديث محمد بن يوسف واما رواية ابن خصيفة محفوظة من مثله لمن يروتدرب .... والتفصيل سيجيئ ان شاء الله تعالى فانتظر

واما قول الالباني بان محمد بن يوسف ابن اخت السائب بن يزيد فهو لاجل قرابته اعرف بروايته من غيره فهو قول باطل مردود عليه بوجوه اما اولا فانه اخترع قانونا جديدا بدون قائمة ونسنه ما قال به احد من ائمة النقاد بان القرب ايضا من المرجحات لتوثيق الحديث .

- تو پہلے تین ائمہ حدیث محمد بن یوسف سے گیارہ رکعات نقل کرتے ہیں لیکن الفاظ اور کیفیت میں شدید اختلاف ہے ۔
- اور چوتھا شاگرد تیرہ رکعات محمد بن یوسف سے نقل کرتے ہیں ۔
- پانچواں شاگرد اکیس رکعات نقل کرتے ہیں تو محمد بن یوسف کی حدیث میں اضطراب ثابت ہوگیا اور ابن خصیفہ کی روایت اس جیسے اضطراب سے محفوظ ہے ۔ فکر اور تجربہ کر ۔
- اور البانی کا یہ قول کہ محمد بن یوسف سائب بن یزید کا بھانجا ہے تو یہ قرابت کی وجہ سے اس کی روایت کو دوسروں سے زیادہ جانتے ہیں تو یہ اس پر چند وجوہ سے باطل اور مردود ہے ۔

اول اس لیے کہ اس نے اپنی طرف سے نیا قانون ایجاد کیا جو بے بنیاد ہے ۔

اس قانون پر کسی نے قول نہیں کیا ہے کہ قریب ہونا بھی حدیث کے لئے مرجحات سے ہے ۔

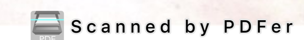


واما ثانیاً فان هذا القول مردود بالحدیث الصریح .. حیث قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیبلغ الشاهد الغائب فان الشاهد عسی ان یبلغ من هو اوعی منہ الخ ولما کان یمکن ان یکون الغائب اوعی من حاضر فکذا یمکن ان یکون البعید نسبا اعرف واحفظ من قریب فتدبر۔

اما ثالثا فان الحافظ ابن عبد البر قال ان ابن خصیفۃ ابن اخی السائب بن یزید کما مر مفصلا بحوالہ سیر اعلام النبلاء وتہذیب الکمال وتہذیب التہذیب فهو اقرب منہ فی النسب فلا حاجۃ الی اللهو واللعب فحصل المطلوب ۔

واما قولہ بانہ موافق لما روتہ عائشۃ رضی اللہ عنها بان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یزید فی رمضان ولا فی غیرہ علی احدی عشرۃ رکعۃ فهو مردود علیہ لان هذا الحدیث فی بیان التهجد والکلام بیننا وبینکم فی التراویح ۔

- دوم یہ قول صریح حدیث کی وجہ سے مردود ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ حاضر غائب کو پہنچائے بسا اوقات غائب حاضر سے حدیث کا زیادہ حافظ ہوگا الحدیث تو جب غائب حاضر سے زیادہ حافظ ہو سکتا تو اسی طرح ممکن ہے کہ نسب میں بعید زیادہ قریب سے حافظ ہوگا۔ فکر کر۔
- سوم حافظ ابن عبد البر فرماتے ہیں کہ ابن خصیفہ سائب بن یزید کا بھتیجا ہے جیسا کہ سیر اعلام النبلاء، اور تہذیب الکمال اور تہذیب کے حوالے سے گذر چکا ہے تو یہ نسب میں اس سے زیادہ قریب ہو گیا تو فضول باتوں کی ضرورت نہیں تو مطلوب ثابت ہو گیا
- اور یہ قول کہ اس کا قول اس حدیث کے موافق ہے جس میں عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں گیارہ رکعات سے زائد نہیں پڑھتے تھے تو یہ قول اس پر مردود ہے کیونکہ یہ حدیث تہجد کے بارے ہے اور ہمارے اور تمہارے درمیان گفتگو تراویح میں ہے ۔



لانه ورد فی هذا الحدیث لا یزید فی رمضان ولا فی غیرہ علی احدی عشرۃ رکعۃ فهل یقول الالبانی بالتراویح فی غیر شهر رمضان وان لم یکن قائلا فقد ثبت خلاف الالبانی عن الحدیث الصحیح. علاوہ ان هذا الحدیث یدل علی نفی الزیادۃ علی احدی عشرۃ رکعۃ مع ان عائشۃ رضی الله عنها تقول کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی من اللیل ثلاث عشرۃ رکعۃ فوقع التعارض بین الحدیثین کما سیجیئ انشاء الله تعالی متصرۃ فلا یصح منه الاستدلال فتدبر.

ایها الاخ الکریم انی قد وضحت لك بان یزید بن خصیفۃ ثقۃ ثبت حجۃ وثقه الائمۃ النقاد فلا یصح علیه جرح الالبانی ذی العناد... فالروایۃ المذکورۃ صحیحۃ بلا شك کما لا یخفی علی ذوی الابصار.

اس لئے کہ اس حدیث میں آتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعات سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے تو کیا البانی رمضان کے بغیر تراویح پڑھنے کے قائل ہیں۔ اگر قائل نہیں تو البانی کا خلاف صحیح حدیث سے ثابت ہوا۔

- علاوہ یہ حدیث دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ گیارہ سے زائد نہیں پڑھنا چاہیے اور اس کے باوجود عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ رکعات پڑھتے تھے تو اس حدیث سے استدلال صحیح نہیں تکرکر
- اے میرے محترم بھائی میں نے آپ پر واضح کیا کہ یزید بن خصیفہ ثقہ ثبت حجت ہے اور تنقید کرنے والے علماء نے اس کی توثیق کی ہے اور البانی عناد والے کی جرح اس پر صحیح نہیں... تو مندرجہ بالا روایت بلا شک و شبہ صحیح ہے جیسا کہ بصیرت والوں پر پوشیدہ نہیں۔

Scanned by PDFer

عن السائب بن يزيد رضی اللہ عنہما[1] قال کانوا یقومون علی عھد

[1] قال شیخ الاسلام الامام البخاریؒ ... عن السائب حج بی ابی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا ابن سبع سنین۔ التاریخ الکبیر ۴/۱۵۱

- ذکر الامام الحافظ الطبرانیؒ احادیث السائب بن یزید مما اسندھا فی معجمه الکبیر ۷/۱۷۲ الی ۱۸۱ من المجلد الرابع رقم ۶۶۴۱ الی ۶۶۶۵
وقال انه مات السائب بن یزید احدی وتسعین ویقال توفی سنة اثنتین وثمانین۔
- قال الحافظ ابن عساکرؒ السائب بن یزید له صحبة وذکر ابن سعد فی الطبقة الخامسة ممن قبض النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھم احداث الاسنان قال وقد رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وحفظ عنه وکانت ولادته فی اول السنة الثالثة من الھجرة۔ تھذیب تاریخ دمشق الکبیر ۶/۶۳ و ۶۴

(یزید بن خصیفہ) سائب بن یزید رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

[1] شیخ الاسلام امام بخاری فرماتے ہیں کہ سائب سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ مجھ پر اپنے والد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس حالت میں حج کیا کہ میں سات سال کا تھا۔ تاریخ کبیر ۴/۱۵۱

- حافظ طبرانیؒ ... سائب بن یزید کی مسند روایات معجم کبیر میں ۷/۱۷۲ تا ۱۸۱ مجلد رابع رقم ۶۶۴۱ ۶۶۶۵ ذکر کئے ہیں، فرماتے ہیں کہ سائب بن یزید کی وفات ۹۱ھ میں ہوئی اور کہا جاتا ہے کہ ۸۲ھ میں ہوئی۔
- حافظ ابن عساکر فرماتے ہیں کہ سائب بن یزید کے صحبت ہے اور ابن سعد نے پانچویں طبقہ میں اس کو ان لوگوں سے شمار کیا ہے جو جوان تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم رحلت فرما گئے اور اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ سے (حدیث) حفظ کی ہے اور اس کی ولادت تیسرے سال ہجری کی ابتداء میں ہوئی
تہذیب تاریخ دمشق الکبیر ۶/۶۳ و ۶۴

۰ ۰ ۰ ۰ ۰

- قال الحافظ الذهبیؒ ... السائب بن یزید ... قال السائب حج بی أبی مع النبی صلی الله علیه وسلم وانا ابن سبع سنین قلت له نصیب من صحبۃ ورِوایة . طالع التفصیل فی سیر اعلام النبلاء ۳/۴۳۷ و ۴۳۸
- قال الحافظ العسقلانیؒ هو اخر من مات بالمدینة من الصحابة رضی الله عنهم ــ تقریب التهذیب ۱۱۶/۲۶۳
- طالع التفصیل فی الکتب التالیة .
- طبقات ابن سعد ۲/۳۸۳ و ۴/۳۶۱ ● مشاهیر علماء الامصار ۲۹ رقم ۱٤۱ لابن حبان .
- اسد الغابة ۲/۲۵۷ ● الاصابة ۲/۱۲ ● الاستیعاب علی حاشیة الاصابة ۲/۱۰۶
- المعرفة والتاریخ ۱/۳۵۸ ● الجمع بین رجال الصحیحین ۱/۲۰۲ ● تاریخ خلیفة بن خیاط ۲۸۰
- تهذیب الاسماء واللغات ۱/۲۰۸ ● جمهرة انساب العرب ۴۲۸ ● تهذیب الکمال ٤/٤٦٤
- خلاصة تذهیب الکمال ۱۳۲ ● شذرات الذهب ۱/۹۹
- ثقات ابن حبان ۳/۱۷۱ و ۱۷۲ وقال مات سنة احدی وتسعین وهو ابن سبع وثمانین سنة
- طالع قصة عجیبة فی تاریخ الثقات ۱۷۶ للحافظ احمد بن عبد الله العجلی المتوفی سنة ۲٦۱ھ

- حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں - السائب بن یزید ... سائب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے مجھ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس حال میں حج کیا جبکہ سات سال کا تھا . میں کہتا ہوں کہ اس کو صحبت اور روایت دونوں سے حصہ ملا ہے . تفصیل سیر اعلام النبلاء ۳/۴۳۷ و ۴۳۸ میں مطالعہ کریں
- حافظ عسقلانیؒ فرماتے ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم میں یہ اخیری ہے جو مدینہ منورہ میں وفات پاگئے ہیں - مطالعہ کریں تقریب التہذیب ۱۱۶/۲۶۳

نوٹ: تفصیل مندرجہ بالا کتابوں میں مطالعہ کریں - دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں -



عمر رضی اللہ عنہ [1] فی شھر رمضان عشرین رکعۃ قال وکانوا یقرأون بالمئین

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابن الخطاب والذی نفسی بیدہ ما لقیک الشیطن سالکا فجا قط الا سلک فجا غیر فجک۔ صحیح البخاری ۱/۵۲۰

- عن ابی سعید الخدری قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول بینا انا نائم رأیت الناس عرضوا علی وعلیھم قمص فمنھا ما یبلغ الثدی ومنھا ما یبلغ دون ذلک وعرض علی عمر وعلیہ قمیص اجترہ قالوا فما اولتہ یا رسول اللہ قال الدین البخاری ۱/۵۲
- قال الحافظ علی المدینی۔ قضاۃ الامۃ اربعۃ، عمر وعلی وزید وابوموسی الاشعری رضی اللہ عنھم علل الحدیث ۱۴ وطالع ۴۰

مہینہ رمضان میں زمانہ عمرؓ میں بیس رکعات پڑھا کرتے تھے اور کئی سو آیات پڑھا کرتے تھے۔

---

[1] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اے خطاب کے بیٹے۔ مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ جب تم سے شیطان کسی رستہ میں چلتے ہوئے ملتا ہے تو وہ تمہارے راستہ کو چھوڑ کر کسی اور راہ پر چلنے لگتا ہے صحیح بخاری ۱/۵۲۰

- ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں سو رہا تھا کیا دیکھتا ہوں کہ لوگوں کو میرے سامنے لایا جا رہا ہے اور سب لوگ کرتے پہنے ہوئے تھے جن میں بعض کے کرتے تو سینے تک پہنچتے تھے اور بعض کے اس سے نیچے پھر میرے سامنے عمرؓ کو لایا گیا کہ جو اتنا لمبا کرتا پہنے ہوئے تھے کہ زمین پر گھسیٹتے ہوئے چلتے تھے لوگوں (صحابہ) نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ نے اس کی کیا تعبیر کی فرمایا دین (بخاری ۱/۵۲۱)
- حافظ علی المدینی فرماتے ہیں امت کے قاضی چار ہیں عمر، علی، زید، ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہم علل الحدیث ۴۱

• قال الحافظ الذهبیؒ - امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی الله عنه . الفاروق وزیر رسول الله صلی الله علیه وسلم ومن اید الله به الاسلام وفتح به الامصار وهو الصادق المحدث الملهم الذی جاء عن المصطفیٰ صلی الله علیه وسلم انه قال لوکان بعدی نبی لکان عمر الذی

• حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں، امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ الفاروق وزیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اسلام کی تائید کی ہے اور اس نے شہروں کو فتح کیا اور یہ سچا صاحب الہام وہ شخص ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ اس نے فرمایا ہے اگر میرے بعد نبی ہوتا تو عمرؓ ہوتے

فرّ منه الشيطن واعلیٰ به الایمان واعلن الاذان ..... عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله جعل الحق علی لسان عمر وقلبه فیا اخی ان احببت ان تعرف هذا الامام حق المعرفة فعلیك بکتابی نعم السمر فی سیرة عمر فانه فارق بین المسلم والرافضی فوالله ما یبغض من عمر الا جاهل ناقص او رافضی فاجر. استشهد امیر المؤمنین عمر فی اواخر ذی الحجة من سنة ثلاث وعشرین وعاش نحوا من ستین سنة فمنهم من یقول عاش خمسین سنة والارجح انه عاش ثلاثا وستین سنة رضی الله عنه .. تذکرة الحفاظ ۱/۵ الی ۸

(طالع مناقب امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله عنه فی الکتب التالیة)

- الکتاب المصنف فی الاحادیث والآثار ۲/ ۲۱ للحافظ ابن ابی شیبة .
- تاریخ خلیفة بن خیاط ۱۵۲ • المعرفة والتاریخ ۱/ ۴۵۵

یہ وہ شخص ہے کہ جس سے شیطان بھاگتا تھا اور اس کے ساتھ ایمان بلند کیا اور اذان بر سرِ عام کی۔ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حق کو اللہ تعالیٰ نے عمرؓ کی زبان اور دل پر بنایا ہے اے میرے بھائی اگر اس امام کی معرفت چاہتے ہیں جیسا کہ حقیقت ہے تو میری کتاب نعم السمر فی سیرۃ عمر کا مطالعہ آپ پر لازمی ہے کیونکہ یہ مسلمان اور رافضی میں فرق بتلا دیتا ہے۔ خدا کی قسم کہ عمرؓ سے اعراض نہیں کرے گا مگر جاہل حق قائل ہونے والا آدمی یا رافضی فاجر اعراض کرے گا امیر المؤمنین شہید ہو گئے ہیں ذی الحجہ کی آخر سن ۲۳ھ میں اور زندہ رہے ساٹھ سال اور بعض پچاس کہتے ہیں اور صحیح بات یہ ہے کہ زندہ رہے ۶۳ سال رضی اللہ عنہ۔ تذکرۃ الحفاظ ۱/ ۵ تا ۸

مطالعہ کریں مناقب امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ مندرجہ ذیل کتابوں میں

- الکتاب المصنف فی الاحادیث والآثار ۴/ ۲۱
- تاریخ خلیفہ بن خیاط ۱۵۲ • المعرفۃ والتاریخ ۱/ ۴۵۵

• المعجم الكبير للحافظ الطبرانی ۱/۱۹ و ۳۹۹ رقم ۵۰ و ۱۰۷

• مشاہیر علماء الامصار ۵ • الطبقات الکبریٰ لابن سعد ۳/۲۶۷

• اخبار القضاۃ ۱/۱۰۵ للامام وکیع محمد بن خلف المتوفی سنۃ ۳۰۶ھ • مروج الذہب ۳/۳۱۲ و ۳۲۳

• اسد الغابۃ ۴/۱۴۵ فی نسخۃ اخری ۴/۵۲ • الجمع بین رجال الصحیحین ۱/۳۳۸

• الاصابۃ ۲/۵۱۸ • المعارف لابن قتیبۃ ۷۷ • الاستیعاب ۲/۴۵۸ ، صفۃ الصفوۃ ۱/۲۸۰ الی ۲۹۳

• تاریخ الاسلام وطبقات المشاہیر والاعلام ۳/۱۴۳ للحافظ الذہبی

• الفقیہ والمتفقہ ۲/۱۳۹ للحافظ البغدادی • دقائق التفسیر ۳/۳۶ للشیخ الاسلام ابن تیمیۃ

• المستدرک ۳/۸۱ الی ۹۵ • نہایۃ البدایۃ ۱/۱۰ للحافظ ابن کثیر

• المختصر فی اخبار البشر ۱/۱۵۹ للحافظ ابن کثیر • تفسیر ابن کثیر ۱/۴۲۰ و ۲/۱۰۵ و ۲۷۸ و ۴/۱۱۲ • الکامل فی التاریخ ۲/۲۶ الی ۳۴

• مقدمۃ ابن خلدون ۱۹۲ ، ۳۶۱ ، ۴۰۱ ، ۵۸۰ ، ۸۷۶

• الالمام ۶/۳۹ للامام محمد بن القاسم المتوفی سنۃ ۷۷۵ھ

• ریاض الصالحین ۲۵۲ • الریاض المستطابۃ ۱۴۹ للامام یحییٰ بن ابی بکر المتوفی سنۃ ۸۹۳ھ

• حلیۃ الاولیاء ۱/۳۸ الی ۵۵

• ثقات العجلی ۳۵۶ رقم ۱۲۲۵ • ثقات ابن حبان ۲/۱۹۰ الی ۲۴۱

نوٹ: برائے مناقب امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
مندرجہ بالا کتابیں مطالعہ کریں
دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔



وکانوا یتوکئون علی عصیتھم فی عھد عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ [1]

---

[1] روی الامام البخاری ...... (وفیہ) قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من یحفر بیر رومۃ فلہ الجنۃ فحفرھا عثمان وقال من جھز جیش العسرۃ فلہ الجنۃ فجھزہ عثمان

- عن ابی موسی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل حائطا وامرنی بحفظ باب الحائط فجاء رجل یستاذن فقال ائذن لہ وبشرہ بالجنۃ فاذا ابوبکر ثم جاء اخر یستاذن فقال ائذن لہ وبشرہ بالجنۃ فاذا عمر ثم جاء اخر یستاذن فسکت ھنیھۃ ثم قال ائذن لہ وبشرلہ بالجنۃ علی بلوی ستصیبہ فاذا عثمان بن عفان . صحیح البخاری ۱/۵۲۲
- قال الحافظ الذھبی: امیرالمؤمنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ذوالنورین ومن تستحی منہ الملائکۃ ومن جمع الامۃ علی مصحف واحد ومن افتح نوابہ اقلیم خراسان واقلیم المغرب وکان من السابقین الصادقین القائمین

اور عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اپنی لاٹھیوں پر تکیہ لگایا کرتے تھے [1]
ابن عفان

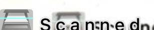
---

[1] امام بخاری فرماتے ہیں ـ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے چاہ رومہ کھدوایا اس کے لئے جنت ہے اور اس کو حضرت عثمان نے کھدوایا اور جس نے جیش عسرت کا سامان درست کیا اس کے لئے جنت ہے اور اس کا تمام سامان حضرت عثمان نے تیار کیا تھا ـ

- ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی باغ میں تشریف لے گئے اور مجھ کو دروازہ کی حفاظت کا حکم دیا پھر ایک شخص نے اندر آنے کی اجازت طلب کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو اجازت دے دو اور اس کو جنت کی بشارت بھی دیدو اور دروازہ کھول کر میں نے دیکھا) تو وہ ابوبکر تھے پھر ایک اور شخص نے اندر آنے کی اجازت مانگی تو آپ نے فرمایا اس کو بھی آنے کی اجازت دو اور اس کو بھی جنت کی بشارت دو (دروازہ کھول کر میں نے دیکھا) تو وہ حضرت عمر تھے پھر ایک اور شخص نے اجازت مانگی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑی دیر خاموش رہے پھر فرمایا اس کو آنے کی اجازت دو اور اس کو جنت کی بشارت دو اس مصیبت پر جو اس کو پہنچے گی (دیکھا تو وہ عثمان تھے صحیح البخاری ۱/۵۲۲
- حافظ ذہبی فرماتے ہیں ـ امیرالمؤمنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ذوالنورین جس سے فرشتے حیا کرتے تھے اور جس نے امت کو قرآن پر جمع کیا اور جس نے خراسان اور مغرب کی ولایات فتح کیں ہیں اور یہ سابقین صادقین قائمین

الصائمين المنفقين في سبيل الله وممن شهد رسول الله صلى الله عليه وسلم بالجنة وزوجه بابنتيه رقية وام كلثوم رضي الله عنهم اجمعين ۔

عاملین اور اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کرنے والوں سے تھے ۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جنت کی بشارت دی تھی اور دو لڑکیاں حضرت رقیہؓ اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا (اول کی وفات کے بعد) دی تھی رضی اللہ عنہم اجمعین ۔




هاجت رؤوس الفتنة والشر واحاطوا به وحاصروه ليخلع نفسه من الخلافة وقاتلوه قاتلهم الله فصبر وكف نفسه وعبيده حتى ذبح صبرا فى داره والمصحف بين يديه وزوجته نائلة عنده وتسور عليه اربعة انفس قتله سودان بن حمران (قاتله الله) يوم الجمعة ثامن عشر ذى الحجة سنة خمس وثلاثين وكانت خلافته اثنتى عشرة سنة وعاش بضعا وثمانين سنة ۔ تذكرة الحفاظ ۱/۸و۹ • طالع مناقب امير المؤمنين عثمان بن عفان رضى الله عنهم

• معرفة القراء الكبار ۱/۲٤ للحافظ الذهبى • تاريخ خليفه بن خياط ۱۵۶ • الاستيعاب ۳/۶۹
• المعرفة والتاريخ ۱/۲۷۱ • الجرح والتعديل ۶/۱۶۰ • المستدرك ۳/۹۵ الى ۱۰۷
• المعجم الكبير ۱/۳۰ و ۸۹ للطبرانى • غريب الحديث لابن قتيبة ۲/۶۳
• تاريخ الاسلام ۳/۷۷ للحافظ الذهبى • الكامل لابن الاثير ۳/۹۱ الى ۹۸
• اسد الغابة ۳/۳۷۶ • مروج الذهب ۲/۳٤۰ و ۳٤۱ • الاصابة ۲/٤۶۲
• رياض المستطابة ۱۵۹ • تفسير ابن كثير ٤/٤۷ • جامع الاصول ۸/۶۳۲
• البداية والنهاية ۵/٤ • المختصر فى اخبار البشر ۱/۱۶۶ • تتمة المختصر ۱/۲۸۸ لابن الوردى • نهاية البداية والنهاية ۱/۱۱ • شذرات الذهب ۱/٤۰
• المعارف ۸۲ لابن قتيبة • الكنى والاسماء للدولابى ۸ • تهذيب الكمال ۹۱۵ الى ۹۱۷ للمزى • حلية الاولياء ۱/۵۵ الى ۶۱ • ثقات العجلى ۳۲۸
• ثقات ابن حبان ۲/۲٤۲ الى ۲۶۶

اور فتنہ اور فساد بر پا ہو گیا اور اس پر احاطہ کیا اور اس کو بند کیا تاکہ خلافت چھوڑ دیں، اور آپ کے ساتھ قتال کیا اور اس نے اپنے آپ کو اور غلاموں کو روکا یہاں تک کہ آپ صبر کرتے ہوئے ذبح ہو گئے اور قرآن کریم آپ کے ہاتھ میں تھا اور آپ کی بیوی حضرت نائلہ آپ کے پاس بیٹھی تھیں اور چار آدمی دیوار سے اندر چلے گئے تھے اور آپ کو سودان بن حمران (اللہ تعالیٰ اس کو قتل کریں) نے بروز جمعہ ۱۸ ذی الحجہ ۳۵ھ میں قتل کیا اور آپ کی خلافت بارہ سال تھی۔ تذکرۃ الحفاظ ۱/۸و۹

نوٹ: مناقب حضرت امیر المؤمنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے لئے مندرجہ بالا کتابیں مطالعہ کریں۔ دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

من شدة القيام [1]

---

[1] السنن الکبری ۲/۴۹۶ • قیام اللیل للمروزی ۲۰۰ • عمدة القاری ۷/۱۷۸
• المہذب فی اختصار السنن الکبیر ۲/۴۶۱ • الحاوی للفتاوی ۱/۳۵۰
• وقال الامام النووی واحتج اصحابنا بما رواہ البیهقی وغیرہ بالاسناد الصحیح عن السائب بن یزید ..... طالع المجموع شرح المهذب ۴/۳۳ • شرح روض الطالب من اسنی المطالب ۱/۲۰۰ • شرح المنهج ۱/۴۸۹ فتح القدیر لابن الهمام ۱/۴۰۷
• مرقات المفاتیح ۲/۱۷۴ و ۱۷۵ • ارشاد الساری ۳/۴۲۶
• تحفة الاخیار فی احیاء سنة الابرار ۱۹۶ مجموع الرسائل الثمانیة
• وقال محقق سیر اعلام النبلاء هذا اسناد صحیح رجاله کلهم عدول ثقات حاشیة ۱ علی ۱/۴۰۱

زیادہ کھڑے ہونے کی وجہ سے [1]

(نوٹ) اس روایت کے لئے مندرجہ بالا کتابیں مطالعہ کریں دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

والثانی منها ماروی الامام مالکؒ [1]

---

[1] قال شیخ الاسلام البخاری ... قال الشافعیؒ اذ ذکر العلماء فمالک النجم التاریخ الکبیر ۷/ ۳۱۰

• قال ... حدثنی عبداللہ بن سفیان قال مالک امام التاریخ الصغیر ۱/ ۲۲۰

• قال الحافظ الذہبیؒ مالک ..... الامام ھو شیخ الاسلام حجۃ الامۃ امام دار الھجرۃ ابوعبداللہ مالک بن انس ... عن ابن عیینۃ قال مالک عالم الحجاز وھو حجۃ زمانہ وقال الشافعی وصدق وبرّ اذا ذکر العلماء فمالک النجم۔ (ثم قال الذہبی) قلت قد کان لھذا العمری علم وفقہ جید وفضل وکان قوالا بالحق امارا بالمعروف منعزلا عن الناس

ضابع التفصیل فی سیر اعلام النبلاء ۵/ ۴۸ الی ۵۸ • تذکرۃ الحفاظ ۱/ ۲۰۷

• الکاشف ۳/ ۹۹

دوسری دلیل ان میں سے (بیس تراویح کی اثبات کے لئے) وہ ہے جو امام مالکؒ نے روایت کی ہے

---

[1] شیخ الاسلام امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ امام شافعیؒ نے فرمایا ہے کہ جب علماء کا ذکر کیا جائے تو مالک ستارہ ہے تاریخ کبیر ۷/ ۳۱۰

• فرماتے ہیں .. عبداللہ بن سفیان نے کہا ہے کہ مالک امام ہے تاریخ صغیر ۱/ ۲۲۰

• حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں۔ مالک شیخ الاسلام حجۃ الامت امام دار الہجرہ ابوعبداللہ مالک بن انس ہے۔ ابن عیینہ سے روایت ہے کہ اس نے فرمایا ہے مالکؒ حجاز کا عالم اپنے زمانہ کا حجت ہے امام شافعیؒ نے سچ فرمایا ہے کہ جب علماء کا ذکر کیا جائے تو مالکؒ ستارہ ہے (پھر ذہبیؒ فرماتے ہیں) میں کہتا ہوں مجھے اپنی عمر خالق کی قسم کہ اس کا علم اور فقہ جید ہے اور حق بیان کرنے والا تھا۔ لوگوں سے گوشہ نشین تھے امر بالمعروف کہنے تھے۔ تفصیل دیکھیں سیر اعلام النبلاء ۵/ ۴۸ تا ۵۸۔ تذکرۃ الحفاظ ۱/ ۲۰۷ • کاشف ۳/ ۹۹

• قال الحافظ ابن الجوزیؒ ۔ من الطبقة السادسة من اهل المدينة مالك ابن انس ... عن حنبل بن اسحاق قال سالت ابا عبد الله عن مالك فقال مالك سيد من سادات اهل العلم وهو امام في العلم والفقه ثم قال ومن مثل مالكؒ متبع لآثار من تقدم مع عقل وادب مسانيد مالك اشهر من ان تذكر وهو النجم الثاقب في اهل النقل.

صفة الصفوة ۲/۱۷۷ الى ۱۸۱ • طالع تهذيب الكمال ۱۲۹۶ الحافظ المزی

• حافظ ابن جوزیؒ فرماتے ہیں چھٹے طبقہ اہل مدینہ سے مالکؒ بن انس ہے۔ حنبل بن اسحاق کہتے ہیں کہ میں نے ابو عبد اللہ سے مالکؒ کے متعلق پوچھا تو اُس نے فرمایا کہ مالکؒ علماء کے سرداروں سے ہیں علم اور فقہ میں وہ امام ہیں۔ اور مالکؒ جیسے عقل اور ادب سے ساتھ آثار کے متبع ہیں، اور مالکؒ کے مسند روایات مشہور ہیں۔ اور نقل میں چمکتا ہوا ستارہ ہے

صفۃ الصفوۃ ۲/۱۷۷ تا ۱۸۱ • مطالعہ کریں تہذیب الکمال ۱۲۹۶

وقال الحافظ ابن کثیرؒ - الامام مالك هو اشهرهم هو احد الائمة الاربعة اصحاب المذاهب المتبوعة قال سفیان بن عیینة ما کان اشد انتقاده للرجال وقال یحیی بن معین کل من روی عنه مالك فهو ثقة - .. البداية والنهاية ۱۰/۱۷۴

• قال الحافظ العسقلانیؒ .. مالك بن انس احد اعلام الاسلام امام دار الهجرة .. قال ابن سعد عن مصعب بن الزبیری الی احفظ الناس لموت مالك مات فی صفر تسع و سبعین و مائة و مالك کان ثقة مامونا ثبت ورعا فقیها عالما حجة - قلت وقال حرملة عن الشافعیؒ - اك حجه الله تعالی علی خلقه بعد التابعین -

طالع التهذیب ۱۰/۵ الی ۹ • طالع التفصیل فی الکتب التالیة

• انساب العرب لابن حزم ۱/۴۳۵ • طبقات الفقهاء لابی اسحق الشیرازی ۵۳
• تاریخ خلیفة ۴۵۰ • الانساب ۱/۲۸۰ للسمعانی • مشاهیر علماء الامصار ۱۴۰
• معارف ابن قتیبة ۴۹۸ • الکامل ۵/۱۰۱ لابن الاثیر • تهذیب الاسماء و اللغات ۲/۷۵ • اللباب ۱/۶۹ • الفهرست للندیم ۲۵۱ • مفتاح السعادة ۲/۲۴ • وفیات الاعیان ۴/۱۳۵ • علل ابن المدینی ۲۴ و ۵۱
• غایة النهایة فی طبقات القراء ۲/۳۵ • حلیة الاولیاء ۶/۳۱۶
• ترتیب المدارك ۱/۱۰۲ • الرسالة المستطرفة ۱۳ • مروج الذهب ۳/۲۵۰
• النجوم الزاهرة ۲/۹۶ • مقدمة ابن خلدون ۷۹۲ • ارشاد الساری ۱/۷
• الامصار ذوات الاثار للذهبیؒ ۱۵۵ • کشف الظنون ۲/۱۹۰۷

• حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں امام مالک ان میں سے مشہور چار مذاہب متبوعہ میں سے ایک امام ہے۔ سفیان بن عیینہ کہتے ہیں کہ یہ ناقد الرجال تھے یحیی بن معین کہتے ہیں کہ جس سے مالک روایت کریں وہ ثقہ ہیں البدایہ والنہایہ ۱۰/۱۷۴

• حافظ عسقلانی فرماتے ہیں مالک بن انس ائمہ اسلام اور دار الہجرت کا ایک امام ہے۔ ابن سعد مصعب بن الزبیری سے نقل کرتے ہیں کہ انکی وفات صفر ۱۷۹ھ میں ہوئی اور مالک ثقہ ثبت پرہیزگار فقیہ عالم حجۃ تھے (حافظ فرماتے ہیں) کہ حرملہ نے امام شافعیؒ سے نقل کیا ہے کہ مالک تابعین کے بعد اللہ تعالی کی مخلوق پر حجت ہیں مطالعہ کریں تہذیب التہذیب ۱۰/۵ تا ۹

نوٹ۔ تفصیل مندرجہ بالا کتابوں میں مطالعہ کریں۔ دوبارہ نقل کرنے کی ضرورت نہیں -

عن يزيد بن رومان انه قال كان الناس يقومون في زمان

- قال الحافظ ابن ابي حاتم - يزيد بن رومان - روى عن سالم بن عبد الله وعروة بن الزبير، وعنه مالك بن انس - ذكره ابي عن اسحاق بن منصور عن يحيى بن معين قال يزيد بن رومان ثقة الجرح والتعديل ۹/۲۶۰
- قال الحافظ ابن حبان - يزيد بن رومان - من قراء اهل المدينة مات سنة ثلاثين و مائة - مشاهير علماء الامصار ۱۳۵ رقم ۱۰۶۷
- وذكره في الثقات ۷/۶۱۵
- قال الحافظ الذهبي - يزيد بن رومان - وهو ثقة ثبت حديثه في الكتب الستة وهو احد شيوخ نافع في القراءة وثقه ابن معين وغيره وكان فقيها قارئا محدثا قال ابن سعد كان عالما ثقة كثير الحديث

امام مالکؒ، یزید بن رومان سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ لوگ زمانہ

- حافظ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں یزید بن رومان سالم بن عبداللہ اور عروہ بن الزبیر سے روایت کرتے ہیں اور اس سے مالک بن انس روایت کرتے ہیں۔ ابو حاتم بواسطہ اسحاق بن منصور یحییٰ بن معین کا قول نقل کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ یزید بن رومان ثقہ ہیں الجرح والتعدیل ۹/۲۶۰
- حافظ ابن حبان فرماتے ہیں کہ یزید بن رومان اہل مدینہ کے قاریوں سے ہیں سنہ ۱۳۰ھ میں وفات پا گئے ہیں۔ مشاہیر علماء الامصار ۱۳۵ رقم ۱۰۶۷
- حافظ ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے۔ ثقات ابن حبان ۷/۶۰۵
- حافظ ذہبی فرماتے ہیں۔ یزید بن رومان۔ ثقہ اور ثبت ہیں کتب ستہ میں اسکی حدیثیں ہیں اور قراءۃ میں نافع کے شیوخ سے ہیں اور ابن معین وغیرہ نے توثیق کی ہے۔ ابن سعد کہتے ہیں کہ یہ عالم کثیر الحدیث اور ثقہ ہے۔

معرفة القراء الكبار على الطبقات

والاعصار ۱/۷٦

• وقال الحافظ الذهبی یزید بن رومان ثقة ۔ الکاشف ۳/۲٤۲ ۔ صالح العبر ۱/۱۳۲

• قال الامام شمس الدین محمد بن محمد الجزری المتوفی ۸۳۳ھ یزید بن رومان ثقة ثبت فقیه قارئ محدث ..... وحدیثه فی الکتب الستة وقال ابن معین ثقة ۔ غایة النهایة فی طبقات القراء ۲/۳۸۱

معرفة القراء الکبار ۱/۷٦

حافظ ذہبی فرماتے ہیں کہ

یزید بن رومان ثقہ ہیں الکاشف ۳/۲٤۲

• عبر ۱/۱۳۲ مطالعہ کریں ۔

• امام شمس الدین محمد بن محمد الجزری متوفی ۸۳۳ھ فرماتے ہیں کہ

یزید بن رومان ثقہ اور ثبت فقیہ قاری ہیں۔ اس کی حدیثیں کتب ستہ میں موجود ہیں۔

• ابن معین کہتے ہیں کہ یہ ثقہ ہیں ۔ غایة النہایہ ۲/۳۸۱

- قال الحافظ العسقلانیؒ: یزید بن رومان ثقة من الخامسة - تقریب التهذیب ۳۸۲
- قال الحافظ العسقلانی: قال النسائی ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات قال ابن سعد عن الواقدی وغیره مات سنة ثلاثین ومائة وکان عالما کثیر الحدیث ثقة قلت وقال اسحاق بن منصور عن ابن معین ثقة - تهذیب ۱۱/۳۲۵
- قال الحافظ الخزرجی: یزید بن رومان - قال ابن سعد کان عالما ثقة کثیر الحدیث
  خلاصة تهذیب الکمال ۴۳
- قال الامام ابن خلکان: یزید بن رومان - قال یحیی بن معین ثقة وفیات الاعیان ۶/۲۷۷
- قال الحافظ المزیؒ: یزید بن رومان - قال النسائی ثقة وذکره ابن حبان فی الثقات -
  طالع التفصیل فی تهذیب الکمال ۱۵۳۲ • والتاریخ الکبیر ۸/۳۳۱
- مرآة الجنان ۱/۲۷۳ • الجمع بین رجال الصحیحین ۲/۵۷۳
- الکامل لابن الاثیر ۴/۳۱۶ • شذرات الذهب ۱/۱۷۸

- حافظ عسقلانیؒ فرماتے ہیں: یزید بن رومان ثقہ ہیں پانچویں طبقہ کا ہے۔ تقریب التہذیب ۳۸۲
- اور حافظؒ فرماتے ہیں: نسائی نے ثقہ کہا ہے ابن حبان نے ثقات میں شمار کیا ہے۔ ابن سعد نے واقدی سے سن وفات ۱۳۰ بتایا ہے اور کہا ہے کہ عالم کثیر الحدیث اور ثقہ تھے۔ میں کہتا ہوں کہ اسحاق بن منصور نے ابن معین سے ثقہ نقل کیا ہے۔ تہذیب التہذیب ۱۱/۳۲۵
- حافظ خزرجیؒ فرماتے ہیں: یزید بن رومان ابن سعد نے عالم ثقہ کثیر الحدیث کہا ہے۔
  خلاصہ تہذیب الکمال ۴۳
- امام ابن خلکان فرماتے ہیں یزید بن رومان: یحیی بن معین کہتے ہیں ثقہ ہیں وفیات الاعیان ۶/۲۷۷
- حافظ مزیؒ فرماتے ہیں یزید بن رومان... نسائی ثقہ کہتے ہیں ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے
  تفصیل مطالعہ کریں تہذیب الکمال ۱۵۳۲ • التاریخ الکامل ۸/۳۳۱
- مرآۃ الجنان ۱/۲۷۳ • الجمع بین رجال الصحیحین ۲/۵۷۳ • الکامل لابن الاثیر ۴/۳۱۶
- شذرات الذہب ۱/۱۷۸

Scanned by PDFer

عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بثلاث وعشرین رکعۃ [1]

---

[1] الموطا ۴۰/۹۲ ، طالع السنن الکبری ۲/۴۹۶

- قیام اللیل ۲۰۰ للمروزی • عمدۃ القاری ۷/۱۷۸ • معرفۃ القراء الکبار ۱/۷۷
- نمایۃ النہایۃ ۲/۳۸۱ • وفیات الاعیان ۲/۲۷۷ • فتح الباری ۴/۲۵۳
- نیل الاوطار ۳/۵۶ • جامع الاصول ۶/۱۲۳ • ارشاد الساری ۳/۴۲۶
- تنویر الحوالک ۱/۱۳۸ • مصفیٰ مع مسوی ۱۷۷ لشاہ ولی اللہ دہلوی
- تحریرات حدیث ۸۹/۱۴۰ لشیخ شیخنا شیخ التفسیر حسین علیؒ
- کشف المغطا شرح المؤطا ۹۸ • فتح القدیر لابن الہمام ۱/۴۰۷
- المجموع شرح المہذب ۴/۳۴ • شرح روض الطالب ۱/۲۰۰
- مغنی المحتاج ۱/۲۲۶ • المغنی مع الشرح الکبیر ۱/۷۹۹
- الکافی ۱/۱۹۸ لابن قدامۃ • المبدع شرح المقنع ۲/۱۷
- مطالب اولی النہی ۱/۵۶۳ • مرقات المفاتیح ۲/۱۷۵
- ہامش المقنع ۱/۱۸۷ • فتاویٰ رشیدیہ ۹۹ للامام الجنجوہیؒ
- تحفۃ الاخیار فی احیاء سنۃ سید الابرار ۱۹۱ مع الرسائل الثمانی للامام عبدالحیؒ
- شرح منتہی الارادات ۱/۲۲۳
- شرح السنۃ ۴/۱۲۰ للامام البغویؒ ۔

عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ میں ۲۳ رکعات پڑھاکرتے تھے [1]

(نوٹ) یہ روایت مندرجہ بالا کتابوں میں ملاحظہ فرمائیں ۔ دوبارہ حوالجات لکھنے کی ضرورت نہیں

• اعلم يا أخي وفقني الله وإياك لما يحب ويرضى انه قد تجاهل الالباني و
افترى على الائمة الاعلام حيث قال ومثل هذه الرواية يزيد بن رومان
قال كان الناس يقومون في زمان عمر بن الخطاب في رمضان بثلاث وعشرين
ركعة رواه مالك ١/١٣٨ وعنه الفريابي وكذا البيهقي في السنن ٢/٤٩٦
وفي المعرفة وفيه ضعفه بقوله يزيد بن رومان لم يدرك عمر وكذا ضعفه النووي في
المجموع ٤/٣٣ رواه البيهقي ولكنه مرسل فان يزيد بن رومان لم يدرك عمرؓ وكذا
ضعفه العيني بقوله في عمدة القاري شرح صحيح البخاري ٥/٣٥٧ سنده منقطع فهذه
الرواية ضعيفة لانقطاعها بين ابن رومان وعمر فلا حجة فيها سيما وهي مخالفة
للرواية الصحيحة عن عمر في امره بالاحدى عشرة ركعة (رسالة ٥٣ و٥٤)
• أقول قوله باطل مردود لانه افترى على الائمة الاعلام لان الامام البيهقي ذكر اولاً
رواية السائب بن يزيدؓ بالاسناد الصحيح ثم ذكر رواية يزيد بن رومان ثم بين التوفيق

جان لو کے میرے بھائی مجھ اللہ تعالیٰ مجھے اور تجھ کو اس چیز کی توفیق عطا فرمائے جس پر وہ راضی ہوتا ہے کہ آپ نے جہالت
کا ارتکاب کر کے بڑے بڑے علماء کرام پر افترا کیا ہے ۔ ایسا کہا ہے کہ اس روایت جیسے یزید بن رومان کی روایت بھی
(ضعیف) ہے کہ لوگ زمان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ میں ۲۳ رکعات تراویح پڑھا کرتے تھے مالک ۱/۱۳۸
میں روایت کی ہے اس سے فریابی نے اور بیہقی نے سنن کبریٰ ۲/۴۹۶ اور معرفہ میں اس کو ضعیف بتایا ہے
اس کے ساتھ یزید بن رومان نے عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے ۔ اسی طرح سے نووی نے مجموع
۴/۳۳ میں کہ بیہقی نے اس کو روایت کی ہے لیکن مرسل ہے اس لئے کہ یزید بن رومان عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ
نہیں پایا اسی طرح عینی نے شرح بخاری ۵/۳۵۷ میں ضعیف کہا ہے کہ اس کی سند منقطع ہے تو یہ روایت
ضعیف ہے اس لئے کہ درمیان یزید بن رومان اور عمر رضی اللہ تعالیٰ انقطاع ہے تو اس روایت کو بطور حجت
پیش نہیں کر سکتے اور خاص کر یہ اس گیارہ رکعات کی روایت سے بھی معارض جس میں ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ
نے گیارہ رکعات کا امر کیا ہے (رسالۃ الالبانی ۵۳ و ۵۴)
• میں کہتا ہوں کہ البانی کا قول باطل اور مردود ہے کیونکہ اس نے بڑے بڑے علماء پر افترا کیا ہے اس لئے کہ امام
بیہقی نے اولا سائب بن یزید کی صحیح روایت ذکر کی ہے پھر یزید بن رومان کی روایت ذکر کی ہے پھر

بين الروايتين والرواية التى ذكرفيها احدى عشرة ركعة وقال و
يمكن الجمع بين الروايتين فانهم كانوا يقومون باحدى عشرة ركعة
ثم كانوا يقومون بعشرين ركعة ... وان كانت هذه الرواية ضعيفة عند
البيهقى فاى حاجة الى التطبيق بل ينبغى له ان يصرح بتضعيف هذه الرواية
بانها ضعيفة لكنه ماقال و ماضعف هذه الرواية سبحنك هذا بهتان
عظيم واما كون هذه الرواية منقطعة فليس هذا مستلزما لضعفها
بقانون الالبانى لانه يقول فى الاحاديث الصحيحة تحت رقم ١٨٣ واسناده
صحيح رجاله كلهم ثقات وهوان كان موقوفا فهو فى حكم المرفوع لانه لا يقال
من قبل الرأى ٣٠٧/١

- ويقول تحت رقم ١٣٩٠ - وكونه موقوفا لا يضر لانه لا يقال لمجرد الرأى ٣٧٩/٣

ان دونوں روایتوں کے درمیان اور گیارہ رکعات کی روایت کے درمیان تطبیق ذکر کی ہے، کہ ان کے درمیان میں جمع ممکن ہے کہ ابتدا دور میں گیارہ رکعات پڑھا کرتے تھے پھر بیس رکعات۔ اگر یہ روایت بیہقی کے نزدیک ضعیف ہوتی تو تطبیق کی کیا ضرورت تھی بلکہ ضعف پہ تصریح کر لیتے لیکن اس نے روایت کی تضعیف نہیں کی۔ پاک ہے تیرے لئے (اے رب) یہ کتنا بڑا بہتان ہے۔

- اور یہ جو کہا ہے کہ منقطع ہے یہ تو البانی کے قانون کے مطابق بھی ضعف کو مستلزم نہیں کیونکہ یہ احادیث صحیحہ رقم ۱۸۳ کے تحت ذکر کرتے ہیں کہ اس کی سند صحیح ہے اور راوی تمام ثقہ ہیں اگرچہ یہ موقوف ہے لیکن یہ مرفوع کے حکم میں ہے کیونکہ یہ عقل سے نہیں کہا جاتا ہے۔
- اور رقم ۱۳۹۰ کے ماتحت لکھتے ہیں کہ اس روایت کا موقوف ہونا نقصان دہ نہیں کیونکہ یہ بمجرد رائے سے نہیں کہا جاتا ہے۔ ۳۷۹/۳

ويقول في حاشية المشكوٰة تحت رقم ۱۲۲ وسنده حسن موقوف ولكنه في حكم المرفوع لانه لا يقال من قبل الرأى ۱/۴۴

ويقول تحت رقم ۴۶ - ورجاله ثقات الا انه منقطع بين عمرو وجده ابن عمرو وهو وان كان موقوفا فله حكم المرفوع اذ انه لا يقال بمجرد الرأى . الاحاديث الصحيحة ۱/۹۵

نحن ايضا نقول بان رواية يزيد بن رومان وان كانت منقطعة لكنها في حكم المرفوع لان مثله لا يقال بمجرد الرأى فهذه الرواية صحيحة بقانون الالباني ايضا بلا ريب وارتياب فماذا حليه بانه لا يعمل هٰهنا على قانونه فتدبر

- اور حاشیہ مشکوٰۃ رقم ۱۲۲ کے تحت کہتے ہیں کہ اس کی سند حسن موقوف ہے لیکن مرفوع کے حکم میں ہے کیونکہ یہ رائی اور فکر سے نہیں کہا جاتا ہے ۱/۴۴
- اور رقم ۴۶ کے تحت لکھتے ہیں کہ اس کے راوی ثقہ ہیں اگرچہ درمیان عمرو اور اس کے دادے ابن عمرو کے درمیان انقطاع ہے یہ اگرچہ موقوف ہے سو اس کا حکم مرفوع جیسے ہے کیونکہ اس جیسے عقل اور فکر سے نہیں کہا جا سکتا ہے۔ احادیث صحیحہ البانی ۱/۹۵

تو ہم بھی کہتے ہیں کہ یزید بن رومان کی روایت اگرچہ منقطع ہے لیکن مرفوع کے حکم میں ہے کیونکہ اس جیسے عقل اور فکر سے نہیں کہا جا سکتا ہے تو یہ روایت البانی کے قانون کے مطابق بلاشک اور شبہ صحیح ہے تو اس پر کیا ہوا کہ اپنے قانون پر یہاں عمل نہیں کرتے ، فکر کر -

وانا اذکر من بعض من الامثلة حتی تعلم بان الالبانی یعتق نفسه من الناقدین ولیس لتوثیقه وتضعیفه زمام... لانه یضعف هذه الروایة بانها مرسلة مع انه یذکر کثیرا من المراسیل فی الاحادیث الصحیحة حیث قال الالبانی

- تحت رقم ۱۰۹ ثم وجدت له شاهدا مرسلا قویا وقال هذا سند صحیح مرسل ۱۷/۳
- وقال تحت رقم ۱۰۱۳ ورجاله ثقات لکنه منقطع ۱۱/۳ الصحیحة ۔
- وقال تحت رقم ۱۴۲۴..... واسناده صحیح الا ان الحفاظ قالوا ان الصواب فی اوله الارسال الصحیحة ۲۲۲/۳
- وقال تحت رقم ۱۰۸۷ ولا شك ان روایتهم المرسلة اقوی من روایة الذین اسندوه فالصواب القول بصحته مسندا ومرسلا ۔ الصحیحة ۷۷/۳
- وقال تحت رقم ۵۹۵ هذا سند مرسل صحیح رجاله ثقات رجال الشیخین الصحیحة ۱۴۵/۳
- وقال تحت رقم ۶۱۶ اسناده صحیح مرسل ۱۷۸/۲

اور میں بعض مثالوں کو ذکر کرتا ہوں تاکہ آپ کو یقینی طور پر معلوم ہو جائے کہ البانی اپنے آپ کو ناقد رجال سے شمار کرتے ہیں اور اس کی توثیق اور تضعیف کے لئے لگام نہیں کیونکہ یہ اس روایت کو اس لئے ضعیف سمجھتا ہے کہ یہ مرسل ہے حالانکہ اس نے بہت سی مرسل روایات احادیث صحیحہ میں شمار کیں ہیں ۔

- البانی رقم ۱۰۹ کے تحت کہتا ہے کہ اس کے لئے میں نے مرسل شاہد قوی پایا ہے اور کہتے ہیں کہ یہ سند صحیح مرسل ہے احادیث صحیحہ ۱۷/۳
- اور رقم ۱۰۱۳ کے تحت کہتے ہیں کہ اس کے راوی ثقہ ہیں لیکن منقطع ہے ۱۱/۳ الصحیحۃ
- اور رقم ۱۴۲۴ کے تحت لکھتے ہیں اسناد اس کی صحیح ہے مگر حدیث کے حفاظ کہتے ہیں کہ صحیح اول روایت میں ارسال ہے ۔ الصحیحہ ۲۲۲/۳
- اور رقم ۱۰۸۷ کے تحت کہتے ہیں کوئی شک نہیں کہ ان کی روایت مرسلہ قوی ہے اس روایت سے جو انہوں نے مسند ذکر کی ہے صحیح بات یہ ہے کہ مرسل اور مسند دونوں صحیح ہیں الصحیحہ ۷۷/۳
- اور رقم ۵۹۵ کے تحت لکھتے ہیں کہ یہ سند مرسل صحیح ہے اور راوی تمام ثقہ ہیں شیخین (بخاری و مسلم) کے راوی ہیں الصحیحہ ۱۴۵/۳
- اور رقم ۶۱۶ کے تحت لکھتے ہیں کہ اس کی اسناد مرسل صحیح ہے ۱۷۸/۲

- وقال تحت رقم ٦١٦ قلت هذا اسناد مرسل ایضا صحیح رجال کلهم ثقات ۲/ ۱۷۹
- وقال تحت رقم ٦٣٣ وهذا اسناد مرسل قوی ۲/ ۲۱٤
- وقال تحت رقم ٨٣٢ ثم شاهد مرسل قوی ۲/ ۳۷۰
- وقال تحت رقم ١١٩٩ ثم مرسل صحیح الاسناد ۳/ ۱۹٦
- وقال تحت رقم ١٢٢٦ ثم رواه من طریق اخر عن سالم بن الجعد مرسلا نحوه وسنده حسن ۳/ ۲۲۷
- وقال تحت رقم ١٣٥١ هذا اسناد مرسل حسن ۳/ ۳۳٦
- وقال تحت رقم ١٣٩٠ قال الترمذی حسن غریب وقال الالبانی اسناده صحیح لان شعبة ممن سمع
- من ابی اسحق قبل اختلاطه وکونه موقوفا لایضر لانه لایقال لمجرد الرای ۳/ ۳۷۹
- وقال تحت رقم ١٣٩٤ شاهد قوی مرسل ۳/ ۳۸۲
- وقال تحت رقم ١٤٢٢ وهذا اسناد حسن الا انه منقطع بین سلیمان وابن عمر لکن الحدیث بمجموع الطرق
- حسن ۳/ ٤١٩

- اور رقم ٦١٦ کے تحت لکھتے ہیں کہ اس کی اسناد مرسل بھی صحیح ہے تمام راوی ثقہ ہیں الصحیحہ ۲/ ۱۷۹
- اور رقم ٦٣٣ کے تحت لکھتے ہیں کہ یہ اسناد مرسل قوی ہے ۲/ ۲۱۴
- اور رقم ٨٣٢ کے تحت لکھتے ہیں کہ یہ شاہد مرسل قوی ہے ۲/ ۳۷۰
- اور رقم ١١٩٩ کے تحت لکھتے ہیں کہ یہ مرسل صحیح الاسناد ہے ۳/ ۱۹٦
- اور رقم ١٢٢٦ کے تحت لکھتے ہیں کہ دوسرے طریقہ سے بھی مرسل روایت کی ہے تو اس کی سند حسن ہے ۳/ ۲۲۷
- اور رقم ١٣٥١ کے تحت لکھتے ہیں کہ یہ اسناد مرسل حسن ہے ۳/ ۳۳٦
- اور رقم ١٣٩٠ کے تحت لکھتے ہیں کہ ترمذی نے حسن غریب کہا ہے البانی لکھتے ہیں کہ اسناد اس کی صحیح ہے کیونکہ شعبہ نے اختلاط سے پہلے ابو اسحق سے سنا ہے اور اس کا موقوف ہونا نقصان دہ نہیں کیونکہ اس طرح عقل سے نہیں کہا جا سکتا۔ ۳/ ۳۷۹
- اور رقم ١٣٩٤ کے تحت لکھتے ہیں کہ یہ شاہد مرسل قوی ہے ۳/ ۳۸۲
- اور رقم ١٤٢٢ کے تحت کہتے ہیں کہ یہ اسناد حسن ہے مگر سلیمان اور ابن عمر کے درمیان انقطاع ہے لیکن حدیث مجموعہ طریقہ سے حسن ہے ۳/ ۴۱۹

• وقال تحت رقم ١٤٩١ ولبعضهم شاهد مرسل باسناد صحيح وهذا اسناد مرسل صحيح ٣/٤٧٩

• وقال تحت رقم ١٠٤٠ قلت وهذا اسناد مرسل صحيح ٣/٣٣

• وقال تحت رقم ٢٣٨ قلت وهذا سند مرسل صحيح ١/٤٢٣

• ايها الاخ الكريم لقد علمت مما سبق بان الالبانی عدّ كثيرا من المراسيل والمنقطعة فی الاحاديث الصحيحة فقول احد بانها منقطعة او مرسلة ليس مستلزمًا لضعفها سيما ذكر الامام البيهقی رواية صحيحة لاثبات التراويح العشرين ثم ذكر هذه الرواية وبين التوفيق بين الروايتين ورواية احدى عشرة ركعة فقول الالبانی بان الامام البيهقی ضعفها بهتان عظيم .

• كذا افترى على العينی ... لانه قال ان عددها عشرون ركعة وبه قال الشافعی

• اور رقم ۱۴۹۱ کے تحت لکھتے ہیں بعض کے لئے شاہد مرسل صحیح اسناد کے ساتھ ہے اور یہ اسناد مرسل صحیح ہے ۳/۴۷۹

• اور رقم ۱۰۴۰ کے تحت لکھتے ہیں کہ یہ اسناد مرسل صحیح ہے ۳/۳۳

• اور رقم ۲۳۸ کے تحت لکھتے ہیں کہ یہ سند مرسل صحیح ہے ۱/۴۲۳

• اے میرے محترم بھائی کہ سابقہ بیان سے آپ کو معلوم ہوگا کہ البانی نے بہت سی مرسل اور منقطع روایات کو احادیث صحیحہ میں شمار کیں ہیں تو کسی کا یہ کہنا کہ یہ روایت منقطع یا مرسل ہے تو یہ روایت کے ضعیف ہونے کے لئے مستلزم نہیں اسی وجہ سے امام بیہقیؒ نے بیس تراویح کے اثبات کیلئے صحیح روایت پیش کی ہے پھر یہی روایت بھی ذکر کی ہے پھر ان دونوں روایتوں اور گیارہ رکعات والی روایت کے درمیان تطبیق بیان کی ہے تو البانی کا یہ کہنا کہ بیہقیؒ نے اس کو ضعیف کہا ہے بہتان عظیم ہے ۔

• اور اسی طرح عینی پر افترا باندھا ہے کیونکہ اس نے فرمایا ہے کہ تراویح بیس رکعات ہیں اور اسی پر



واحمد ونقله القاضي عياض عن جمهور العلماء (ثم قال) واحتج اصحابنا و الشافعية والحنابلة بما رواه البيهقي باسناد صحيح عن السائب بن يزيد الصحابي قال كانوا يقومون على عهد عمر رضي الله عنه بعشرين ركعة وعلى عهد عثمان وعلي رضي الله عنهم مثله وفي المغني عن علي انه امر رجلا ان يصلي بهم في رمضان بعشرين ركعة وهذا كالاجماع فان قلت في الموطا عن يزيد بن رومان قال كان الناس في زمان عمر يقومون بثلاث وعشرين ركعة قلت قال البيهقي والثلاث هو الوتر (ثم قال العيني) يزيد لم يدرك عمر فيكون منقطعا ثم اجاب عن قول الامام مالك رحمه الله يقول بست وثلاثين فيقول العيني وما كان عليه اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم احق واولى ان يتبع عمدة القاري ۷/ ۱۷۸

شافعیؒ اور احمدؒ نے قول کیا ہے اور قاضی عیاضؒ نے جمہور علماء سے یہ نقل کیا ہے (پھر فرماتے ہیں) ہمارے اصحاب اور شوافع اور حنابلہ نے اس روایت سے استدلال کیا ہے جو بیہقی نے صحیح اسناد سے سائب بن یزید صحابی سے روایت کی ہے۔ کہ صحابہ کرام زمانہ عمر رضی اللہ عنہ میں بیس رکعات پڑھتے تھے اور زمانہ عثمان اور علی رضی اللہ عنہم میں بھی اسی طرح بیس تراویح پڑھتے تھے اور مغنی میں علی رضی اللہ عنہ کی روایت ذکر کی ہے کہ آپ نے ایک آدمی کو حکم کیا کہ لوگوں کو مہینہ رمضان میں بیس رکعات پڑھاویں اور یہ اجماع جیسے ہے اور آپ اعتراض کریں کہ مؤطا میں یزید ابن رومان کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ لوگ زمانہ عمرؓ میں ۲۳ رکعات پڑھا کرتے تھے میں کہتا ہوں کہ تین ان میں سے وتر ہیں پھر عینی فرماتے ہیں کہ یزید نے عمرؓ کا زمانہ نہیں پایا تو یہ روایت منقطع ہو گئی پھر امام مالکؒ کا قول (۳۶ رکعات) سے جواب دیا ہے تو عینیؒ فرماتے ہیں۔
کہ جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ ہیں اس کی اتباع کرنا بہتر ہے
عمدۃ القاری ۷/ ۱۷۸

فان الامام العینی اثبت التراویح عشرین رکعة من روایة صحیحة ثم ذکر روایة یزید بن رومان وقال فی التطبیق بان الثلاث منها وتر ثم ذکر بان هذه الروایة منقطعة فما قال بانها ضعیفة والا فای حاجة الی التطبیق بین هذه الروایة وروایة السائب بن یزید وان کانت هذه الروایة ضعیفة کما یقول الالبانی فاللازم ان یقول العینی بان هذه الروایة ضعیفة فلا حاجة الی التطبیق و قد ذکرنا قبل هذا بان الانقطاع لیس مستلزما لضعف الروایة ... والعجب کل العجب علی الالبانی بانه ینقل عن هذه العلماء کلاما بحیث یفهم منه بانهم رد علی هذه الروایة کانهم قائلون بثمان رکعات کلا وحاشا انهم صرحوا بثبوت عشرین رکعة من الروایة الصحیحة فینبغی له التحرز عن مثل هذه التلبیسات فتدبر

پس امام عینی نے صحیح روایت سے بیس تراویح ثابت کیں ہیں پھر یزید بن رومان کی روایت ذکر کی ہے اور تطبیق میں فرمایا ہے کہ تین اس میں سے وتر ہیں پھر ذکر کیا ہے کہ یہ روایت منقطع ہے اور یہ نہیں کہا کہ ضعیف ہے اگر اس کے نزدیک یہ ضعیف ہوتی تو اس روایت اور سائب بن یزید کی روایت کے درمیان تطبیق کرنے کی کیا ضرورت تھی اگر یہ روایت عینی کے نزدیک ضعیف ہوتی جیسا کہ البانی کہتے ہیں تو پھر عینی کو چاہیئے تھا کہ کہدیتے کہ یہ روایت ضعیف ہے تو تطبیق کی ضرورت نہیں اور ہم نے پہلے ذکر کیا ہے کہ کسی روایت کا منقطع ہونا ضعف کے لئے مستلزم نہیں اور تعجب پر تعجب ہے البانی پر کہ یہ ان علماء کرام کے اقوال ایسے طریقہ سے ذکر کرتے ہیں جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ حضرات آٹھ رکعات تراویح کے قائل ہیں۔ ہرگز اس طرح نہیں بلکہ ان حضرات نے تصریحات فرمائی ہیں کہ صحیح روایت سے بیس رکعات تراویح ثابت ہیں۔
اور البانی کو ایسی تلبیسات سے احتراز کرنا چاہیئے۔

ذلك النزي على النووي بانه ضعفه لانه يقول في المجموع شرح المهذب
٤/٣٣ مذهبنا انها عشرون ركعة بعشر تسليمات . هذا مذهبنا وبه قال
ابو حنيفة واصحابه واحمد و داود وغيرهم ونقله القاضي عياض عن جمهور
العلماء .... (ثم ذكر مذهب الامام مالك وقال) واحتج اصحابنا بما رواه البيهقي وغيره
بالاسناد الصحيح عن السائب بن يزيد قال كانوا يقومون على عهد عمر بن الخطاب
في شهر رمضان بعشرين ركعة .. ثم ذكر رواية يزيد بن رومان وقال ورواه البيهقي
لكنه مرسل فقد مر بان كون المرسل ليس دليلا لضعف هذه الرواية سيما ان الامام
النووي استدل بالرواية الصحيحة ثم ذكر هذه الرواية فاثبت التراويح العشرين
كيف يوقع الالباني في الاذهان بان هذه الرواية ضعيفة عند هذه العلماء الكرام حتى
يفهم من كلامه بانهم قائلون بما يقول به الالباني سبحانك هذا بهتان عظيم .

اور اسی طرح نووی پر افترا کیا ہے کہ اس نے اس روایت کو ضعیف بتایا ہے کیونکہ مجموع شرح مہذب ۴/۳۳ میں فرماتے
ہیں کہ دس سلام کے ساتھ بیس رکعات تراویح کا ہمارا مذہب ہے اور اسی پر امام ابو حنیفہؒ اور آپ کے اصحاب اور
احمد اور داؤد وغیرہ نے قول کیا ہے اور قاضی عیاضؒ نے جمہور علماء سے نقل کیا ہے (پھر مذہب امام مالکؒ کا ذکر کرتے
ہیں اور فرماتے ہیں) ہمارے حضرات استدلال اس روایت سے کرتے ہیں جو بیہقی وغیرہ نے صحیح اسناد کے ساتھ
سائب بن یزید سے روایت کی ہے کہ وہ مہینہ رمضان میں زمانہ عمرؓ میں بیس تراویح پڑھتے تھے پھر یزید بن
رومان کی روایت ذکر کی ہے اور فرمایا ہے کہ یہ بیہقی نے روایت کی ہے لیکن مرسل ہے اور پہلے گذر چکا ہے کہ اس
کا مرسل ہونا ضعف کے لئے مستلزم نہیں خاص کر کہ امام نوویؒ نے صحیح روایت سے استدلال کیا ہے پھر اس روایت
کو ذکر کیا ہے تو بیس تراویح کو امام نوویؒ نے ثابت کیا ہے تو البانی کس طرح لوگوں کے ذہنوں میں ڈال دیتے ہیں
کہ ان علماء کے نزدیک یہ روایت ضعیف ہے اور اس کے کلام سے معلوم ہوتا ہے
کہ یہ حضرات بھی آٹھ تراویح کے قائل ہیں جیسا کہ البانی قائل ہیں
پاکی تیرے لئے اے اللہ! یہ بڑا بہتان ہے ۔

فبعد اللتي واللتيا اقول بان هذه الرواية صحيحة بلا شك وارتياب ولذا قال الامام النيموي اسناده مرسل قوى اثار السنن ۲/۵۵ والاحتجاج بها صحيح مع كونها مرسلة بوجوه۔

اما اولاً فانها من مراسيل مالك ... وقد قال الحافظ ابن ابي حاتم۔۔ حدثنا صالح بن احمد (نا) على بن المديني وسفيان بن سعيد يقول مرسلات ابن عيينة شباء الريح ثم قال اى والله وسفيان بن سعيد قلت مرسلات مالك بن انس قال هي احب الى ثم قال ليس في القوم اصح حديثا من مالك كتاب المراسيل ۷ • طالع الجرح والتعديل ۱/۲۴

• واما ثانياً فان المرسل حجة عند الائمة الثلاثة كما قال الامام النووی ومذهب مالكؒ وابی حنيفةؒ واحمد واكثر الفقهاء انه يحتج به

• بڑی بات اور چھوٹی کے بعد میں (خان بادشاہ) کہتا ہوں کہ یہ روایت بلاشک وشبہ صحیح ہے اور یہ اگرچہ مرسل ہے اس سے استدلال کرنا چند وجوہ سے صحیح ہے

• وجہ اول یہ ہے کہ یہ امام مالک کی مرسل ہے حافظ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں ہم کو صالح بن احمد نے بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم کو علی بن المدینی اور سفیان بن سعید نے خبر دی ہے وہ کہتے ہیں کہ مرسلات ابن عیینہ ہوا کے مشابہ ہیں پھر فرمایا اے واللہ۔ سفیان بن سعید کہتے ہیں کہ مرسلات مالک بن انس مجھے زیادہ محبوب ہیں۔ پھر فرمایا کہ قوم میں مالکؒ جیسے صحیح احادیث نہیں کتاب المراسیل ۷

• مطالعہ کریں الجرح والتعدیل ۱/۲۴

• وجہ دوم یہ ہے کہ

مرسل تین ائمہ مجتہدین کے نزدیک حجت ہے جیسا کہ امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ مالک ابو حنیفہ احمد اور اکثر فقہاء کہتے ہیں کہ اس سے استدلال صحیح ہے



طالع مقدمة

النووی ۱/۴۳ علی حاشیۃ ارشاد الساری

• ولذا قال الحافظ ابن جریر اجمع التابعون باسرہم علی قبول المرسل ولم یات عنہم انکار ولا عن احد من الائمۃ بعدہم الی رأس المائتین

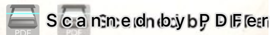
طالع تدریب الراوی ۱/۱۶۳ • ما تمس الیہ الحاجۃ ۶۳

مقدمہ نووی ۱/۴۳ بر حاشیہ ارشاد الساری

اسی وجہ سے حافظ ابن جریر فرماتے ہیں کہ تابعین نے اس پر اجماع کیا ہے کہ مرسل قبول ہے اور دوسو ہجری تک کسی امام سے انکار ثابت نہیں۔

مطالعہ کریں تدریب الراوی ۱/۱۶۳

• ما تمس الیہ الحاجۃ ۶۳



- وقال العلامة عبد الحق الدهلوي: عند ابي حنيفة ومالك المرسل مقبول مطلقا وهم يقولون انما ارسله لكمال الوثوق (مقدمة المشكوٰة ۳)
- اقول وقد قال الامام الترمذي في مواضع للحديث المرسل والموقوف بانه صحيح او حسن حيث قال كأن رواية الثوري عن عمرو بن يحيى عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم اثبت واصح كما في سنن الترمذي ۴۳/۱ المطبعة الباكستانية مع ان هذا الحديث مرسل
- وقال عن جابر موقوفا وهذا اصح من الحديث المرفوع سنن الترمذي ۱۲۳/۱
- وقال حديث ابي هريرة هذا موقوف اصح سنن الترمذي ۸۳/۱
- وقال هذا مرسل اصح ۱۲۰/۱ ● طالع سنن الترمذي ۴۲/۱، ۴۸، ۸۳،

- علامہ عبدالحق دہلویؒ فرماتے ہیں کہ مرسل ابوحنیفہؒ اور مالکؒ کے نزدیک مطلقاً مقبول ہے اور یہ فرماتے ہیں کہ اس نے ارسال اس لئے کیا ہے کہ ان کو صحیح ہونے کا یقین تھا مقدمہ مشکوٰۃ ۳
- میں کہتا ہوں کہ امام ترمذی نے بہت سی جگہوں میں مرسل اور موقوف حدیث کو کہا ہے کہ یہ صحیح اور حسن ہے۔ جیساکہ فرماتے ہیں کہ روایت ثوری عمرو بن یحییٰ سے اور اس کے اپنے باپ سے اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اثبت اور اصح ہے جیساکہ سنن ترمذی ۴۳/۱ میں ہے طبع پاکستانی حالانکہ یہ مرسل حدیث ہے
- اور فرماتے ہیں کہ حدیث ابی ہریرہ موقوف اصح ہے سنن ترمذی ۸۳/۱ ۔
- اور فرمایا ہے کہ یہ مرسل اصح ہے ۱۲۰/۱ مطالعہ کریں سنن ترمذی ۴۲/۱ و ۴۸ و ۸۳

٨٤ ، ٨٧ ، ١٤٤ و ٦٨/٢ ، ٧٦ ، ١١٥ ،
١٤٠ ، ١٤٤ ، ١٥٠ ، ١٦٥

بل صرح الالباني (الذي يرد على هذه الرواية لاجل الارسال) بصحة المراسيل الكثيرة . تدبر

• اما ثالثاً فان هذه الرواية عند الامام الشافعي ايضا مقبولة يحتج بها لان الامام النووي يقول ومذهب الشافعي انه اذا انضم الى المرسل ما يعضده يحتج به وذلك بان يروى ايضاً .

---

٨٤ ، ٨٦ ، ١٤٤ ، ٦٨/٢ ، ٧٦ ، ١١٥ ، ١٤٠ ، ١٤٤ ،
١٥٠ ، ١٦٥

• بلکہ البانی جو اس روایت کی تردید ارسال کی وجہ سے کرتا ہے اس نے خود بہت سی مرسل روایات کے صحیح ہونے کی تصریح کی ہے ۔ فکر کر

• وجہ سوم یہ ہے کہ یہ روایت امام شافعیؒ کے نزدیک بھی مقبول ہے اور اس سے استدلال کرنا صحیح ہے اس لئے کہ امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ امام شافعیؒ کا مذہب یہ ہے کہ مرسل کے ساتھ جب دوسری روایت جو اس کی مؤید ہو ملادیں تو اس سے استدلال کرنا صحیح ہے ۔

مسنداً او مرسلاً من جهة اخرى او بعمل الصحابة او اكثر العلماء ، النووی ۳۰۱
٤٤ على ارشاد السارى
ولا شك بان هذا الحديث معضد بعمل الخلفاء الراشدين المهديين و
الصحابة رضى الله عنهم والائمة المجتهدين والمحدثين وفقهاء المذاهب
الاربعة المتبوعة فلاشك بان الاحتجاج به صحيح بالاتفاق فالاعراض
منه ينشئ النفاق۔
واما قول الالبانی بانه مخالف عن حديثه احدى عشرة ركعة فهو
مردود عليه وتقدم عليه الكلام وسيجئ انشاء الله تعالى مفصلة فانتظر
والمطابق معه ما قيل ۔

يا ناطح الجبل العالى ليكلمه
اشفق على الرأس لا تشفق على الجبل

وهو يصحح بنفسه الكريم الاحاديث المرسلة ويذكرها فى الاحاديث الصحيحة و
ههنا يرد على هذه الرواية لاجل الارسال الهذا علم الرجال

کہ یہ اس طرح کہ دوسری روایت مسند یا مرسل دوسرے طریقہ سے روایت کی ہے یا عمل صحابہ یا اکثر علماء کے
عمل کے ساتھ اس کی تائید ہو سکتی ہو (تو اس سے استدلال ہو سکتا ہے) النووی ۳۰۱۔ ۳۰۲
اور اس میں شک نہیں کہ یہ حدیث خلفاء راشدین جو ہدایت یافتہ ہیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عمل اور ائمہ مجتہدین
اور محدثین اور چار مذاہب متبوعہ کے فقہاء کے عمل سے مؤید ہے ۔ تو اس میں شک نہیں کہ استدلال کرنا اس
سے صحیح ہے بالاتفاق اور اس سے اعراض کرنا نفاق کا ذریعہ ہے۔
اور البانی کا یہ قول کہ یہ گیارہ رکعات والی حدیث کے مخالف ہے تو اس پر مردود ہے ۔ جیسا کہ اس
پر کچھ تفصیل گذر چکی ہے اور کچھ انشاء اللہ تعالیٰ آجائے گی انتظار کر ۔
اس کے مطابق وہ شعر ہے جو کہا گیا ہے " اے بلند پہاڑ کے ساتھ ٹکر مارنے والے تاکہ وہ زخمی کرے
اپنے سر پر خوف کر (ایسا نہ ہو کہ پھٹ جائے) پہاڑ پر خوف نہ کر ۔
البانی خود نفس کریم کے ساتھ مرسل احادیث کو صحیح کرتے ہیں اور احادیث صحیحہ میں ان کو ذکر کرتے ہیں اور اس روایت
کی تردید ارسال کی وجہ سے کرتے ہیں ۔ یہ مردوں کا علم ہوتا ہے ۔

والثالث منها ما روی الامام ابوبکر ابن ابی شیبۃ ؒ [ا]

ا قال الحافظ ابن ابی حاتم ... عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبۃ ... سئل ابی عنہ فقال کوفی ثقۃ الجرح والتعدیل ۵/۱۶۰

- قال الحافظ الذہبی ... ابن ابی شیبۃ عبد اللہ بن محمد ... الامام العلم سید الحفاظ وصاحب الکتب الکبار والمسند والمصنف والتفسیر قال احمد بن عبد اللہ العجلی کان ابوبکر ثقۃ حافظا للحدیث وقال عمرو بن علی الفلاس ما رأیت احدا احفظ من ابی بکر بن ابی شیبۃ قدم علینا مع علی ابن المدینی فسرد للشیبانی اربعمائۃ حدیث حفظا وقام
طالع التفصیل فی سیر اعلام النبلاء ۱۱/۱۲۲ الی ۱۲۸
- وقال الحافظ الذہبی ... ابوبکر بن ابی شیبۃ الحافظ عدیم النظیر الثبت النحریر صاحب المسند وقال العجلی ثقۃ وقال الفلاس ما رأیت احفظ من ابی بکر بن ابی شیبۃ قال الخطیب کان ابوبکر متقنا حافظا قال البخاری مات فی المحرم سنۃ خمس و ثلاثین ومائتین رحمہ اللہ تعالیٰ۔
وقع لی من عوالیہ احادیث عدۃ طالع تذکرۃ الحافظ ۲/۴۳۲ و۴۳۳ • المیزان ۲/۴۹۰

بیس تراویح کے اثبات کیلئے ان میں تیسری دلیل وہ ہے جو امام ابوبکر بن ابی شیبہؒ نے روایت کی ہے [ا]

ا حافظ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں۔ میرے والد سے اس کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا یہ کوفی ثقہ ہے
الجرح والتعدیل ۵/۱۶۰

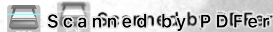
- حافظ ذہبی فرماتے ہیں۔ ابن ابی شیبہ امام علم سید الحفاظ بڑے کتابوں والے اور مسند اور مصنف اور صاحب تفسیر تھے۔ احمد بن عبد اللہ عجلی فرماتے ہیں، ابوبکر ثقہ حافظ الحدیث ہیں۔ عمرو بن علی الفلاس کہتے ہیں۔ میں نے ابوبکر بن ابی شیبہ سے زیادہ حافظ نہیں دیکھا ہے۔ علی بن مدینی کے ساتھ ہمارے پاس آیا تو زبانی چار سو احادیث سنائیں۔ تفصیل سیر اعلام النبلاء ۱۱/۱۲۲ تا ۱۲۸ مطالعہ کریں۔
- حافظ ذہبی فرماتے ہیں ابوبکر بن ابی شیبہ حافظ جس کی نظیر نہیں تھی ثبت عالم صاحب المسند تھے۔ عجلی ثقہ کہتے ہیں اور فلاس کہتے ہیں کہ میں نے ابوبکر بن ابی شیبہ سے زیادہ حافظ کوئی نہیں دیکھا ہے۔ خطیب بغدادی فرماتے ہیں کہ ابوبکر متقن اور حافظ تھے۔ بخاریؒ فرماتے ہیں کہ محرم ۲۳۵ھ میں وفات پا گئے ہیں رحمہ اللہ تعالیٰ۔
مطالعہ کریں تذکرۃ الحفاظ ۲/۴۳۲ و ۴۳۳ • المیزان ۲/۴۹۰

قال الحافظ البغدادی ـ عبد الله بن محمد ـ عن ابی عبید القاسم قال انتهی الحدیث الی اربعة الی ابی بکر بن ابی شیبة ، احمد بن حنبل ، یحیی بن معین ، علی بن المدینی ، فابوبکر اسردهم له واحمد افقههم فیه ، یحیی اجمعهم له ، وعلی اعلمهم به طالع التفصیل فی تاریخ بغداد ۱۰/۶۶ الی ۷۱

• قال الحافظ ابن کثیرؒ ابوبکر بن ابی شیبة احد الاعلام وائمة الاسلام وصاحب المصنف الذی لم یصنف احد مثله قط لا قبله ولا بعده .
البدایة والنهایة ۱۰/۳۱۵

• قال الحافظ العسقلانیؒ عبد الله بن محمد . قال العجلی ثقة وکان حافظا للحدیث وقال ابوحاتم وابن خراش ثقة وقال ابن حبان فی الثقات کان متقنا حافظا دینا ممن کتب وجمع وصنف وذاکر وکان احفظ اهل زمانه

• حافظ بغدادی فرماتے ہیں ۔ عبداللہ بن محمد ... ابوعبید قاسم فرماتے ہیں کہ حدیث چار آدمیوں کو منتہی ہے۔
• ابوبکر بن ابی شیبہ • احمد بن حنبل • یحیی بن معین • علی بن المدینی ، ابوبکر ان میں سے زیادہ اچھی طرح لگاتار احادیث بیان کرتے
احمد ان میں سے فقیہ تھے اور یحیی احادیث کا جامع تھے اور علی ان کے بڑے عالم تھے تفصیل تاریخ بغداد ۱۰/۶۶ تا ۷۱ دیکھ لیجئے گا۔
• حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں ابوبکر بن ابی شیبہ احد الاعلام ائمۃ الاسلام اور صاحب المصنف تھے اس جیسے اسلام میں کسی نے ایسی تصنیف نہیں کی نہ اس سے پہلے اور نہ بعد۔ البدایۃ والنہایہ ۱۰/۳۱۵
• حافظ عسقلانی فرماتے ہیں ۔ عبداللہ بن محمد، عجلی ثقہ اور حافظ الحدیث کہتے ہیں ۔ اور ابوحاتم اور ابن خراش ثقہ کہتے ہیں اور ابن حبان ثقات سے میں شمار کرتے ہیں • اور کہتے ہیں کہ یہ متقن اور حافظ تھے اور اپنے زمانہ کے



وقال ابن قانع ثقة ثبت وفی الزهرة روی عنه البخاری ثلاثین حدیثا ومسلم الفا وخمسمائة واربعین حدیثا طالع التهذیب ۶/۲ الی ٤

• طالع التقریب ۱۸۷ • التاریخ الصغیر ۲/۳۶۵ • کتاب الجمع بین رجال الصحیحین ۱/۲۵۹ • تہذیب الکمال ۲ ۷۳۲ و ۷۳۳ • خلاصۃ تذہیب الکمال ۲۱۲ • شذرات الذہب ۲/۸۵ • الرسالۃ المستطرفۃ ۱۳ • ثقات العجلی ۲۷۶ رقم ۸۰۷ ۸ • العبر للذہبی ۱/۳۳۱

کے بڑے حافظ (الحدیث) تھے۔

ابن قانع ثقہ ثبت کہتے ہیں اور زہرۃ میں ہے کہ بخاری نے اس سے ۳۰ حدیثیں روایت کی ہیں اور مسلم نے اس سے ۱۵۴۰ حدیثیں روایت کی ہیں۔

مطالعہ کریں تہذیب التہذیب ۶/۲ تا ۴

(نوٹ) مندرجہ کتابیں دیکھ لیں۔ دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

قال حدثنا وكيع ؎

؎ قال الحافظ ابن ابی حاتم: وكيع بن الجراح . نا ابی قال سألت علی بن المدينی من اوثق اصحاب الثوری قال وكيع من الثقات ، نا ابی نا احمد بن ابی الحواری قال ذكرت ليحيی بن معين وكيعا فقال وكيع عندنا ثبت طالع الجرح والتعديل ۱/۲۱۹ الی ۲۲

• قال الامام ابن سعد ، وكيع بن الجراح . مات بفيد فی المحرم سنة سبع و تسعين و مائة وكان ثقة مامونا عالماً رفيعاً كثير الحديث حجة الطبقات الكبری ۶/۳۹۴

• قال الامام ابن حبان . وكيع بن الجراح . من الحفاظ المتقنين واهل الفضل فی الدين ممن رحل وجمع وصنف وحفظ وحدث وذاكر مشاهير علماء الامصار ۱۷۳ رقم ۱۳۷۴

• قال الحافظ الذهبی . وكيع بن الجراح . الامام الحافظ محدث العراق - وكان من بحور العلم وائمة الحفظ . قال عبد الله بن احمد بن حنبل سمعت ابی يقول كان وكيع حافظا مارأيت مثله قال احمد العجلی كوفی ثقة عابد صالح اديب من حفاظ الحديث وكان مفتيا . قال ابن المدينی اوثق اصحاب سفيان الثوری ، ابن مهدی والقطان ووكيع .

ابوبکر بن شیبہ فرماتے ہیں کہ ہم کو وکیع نے بیان کیا ہے ؎

• حافظ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں کہ میرے والد نے علی بن المدینی سے پوچھا کہ ثوری کے اصحاب میں سے زیادہ ثقہ کون ہے ۔ اس نے فرمایا کہ وکیع ثقات میں سے ہیں اور وکیع کے متعلق یحیی بن معین ثبت فرمایا ہے مطالعہ کریں الجرح والتعدیل ۱/۲۱۹ ۔

• امام ابن سعد فرماتے ہیں کہ وکیع بن الجراح مقام فید میں محرم ۱۹۷ھ میں وفات پا گئے ہیں اور یہ ثقہ مامون عالم کثیر الحدیث حجت تھے ۔ الطبقات الکبری ۶/۳۹۴

• ابن حبان فرماتے ہیں ۔ وکیع بن الجراح حفاظ متقنین میں سے تھے اور جو دین میں بہترین ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے سفر کئے ہیں اور احادیث جمع کیں ہیں اور تصنیف کیں ہیں مشاہیر علماء الامصار ۱۷۳ رقم ۱۳۷۴

• حافظ ذہبی فرماتے ہیں ۔ وکیع بن الجراح ۔ امام حافظ محدث العراق تھے اور علم کا سمندر اور حفظ کے ائمہ میں سے تھے ۔ امام عجلی کوفی کہتے ہیں کہ کوفی ثقہ عابد ادیب اور حفاظ الحدیث میں سے تھے اور مفتی تھے ۔
ابن مدینی فرماتے ہیں ۔ سفیان ثوری کے اصحاب میں سے زیادہ ثقہ ابن مہدی ، قطان اور وکیع تھے ۔ مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ۹/۱۴۰ تا ۱۶۸

۰ ۰ ۰ ۰ ۰ ۰

- طالع التفصيل فی سیر اعلام النبلاء ۹/۱۴۰ الی ۱۶۸
- طالع توثیقه فی الکتب التالیة
- تذکرة الحفاظ ۱/۳۰۶ الی ۳۰۹ • میزان الاعتدال ۴/۳۳۵ و ۳۳۶
- دول الاسلام ۱/۱۲۴ • الکاشف ۳/۲۰۸ • تاریخ بغداد ۱۳/۴۶۶
- تاریخ خلیفة ۴۶۷ • التاریخ الکبیر ۸/۱۷۹ • التاریخ الصغیر ۲/۷۴
- الکامل لابن عدی ۱/۱۱۷ • تهذیب الکمال ۱۴۶۳ الی ۱۴۶۶
- تهذیب الاسماء واللغات ۲/۱۴۴ • النجوم الزاهرة ۲/۱۵۳ • التهذیب ۱۱/۱۲۳
- التقریب ۳۶۹ • معجم البلدان ۴/۹۴ • الفهرست للندیم ۲۸۳
- حلیة الاولیاء لابی نعیم ۸/۳۶۸ إلی ۳۸۰ • الانساب للسمعانی ۲/۱۸۰
- اللباب لابن الاثیر ۲/۴۰ • الجواهر المضیة ۲/۲۸۰
- طبقات الحنابلة ۱/۳۹۱ • المعارف لابن قتیبة ۲۲۱ وفی نسخة اخری ۵۰۷
- مفتاح السعادة ۲/۶۸ • خلاصة تهذیب الکمال ۴۱۵
- کتاب الجمع بین رجال الصحیحین ۲/۵۴۶ • المعرفة والتاریخ ۱/۱۷۵ و ۱۷۶ و ۱۸۴
- شذرات الذهب ۱/۳۴۹ • تاریخ التراث العربی ۱/۲۷۵ • ثقات العجلی ۴۶۴
- العبر للذهبی ۱/۲۵۳ • البدایة والنهایة ۱۰/۲۴۰ • الاعلام للزرکلی ۹/۱۳۵

نوٹ) حضرت وکیع بن جراح کی توثیق مندرجہ بالا کتابوں میں بتفصیل ملاحظہ کریں۔ دوبارہ ذکر کرنے کی ضرورت نہیں

عن مالك بن انس [1] عن يحيى بن سعيد [2]

---

[1] مرّ ذكره فتذكر

[2] قال الحافظ ابن ابی حاتم - انا عبد الله بن احمد ... فيما كتب الیّ قال قال ابی - يحيى بن سعيد الانصاری ثقة - انا ابوبكر بن ابی خيثمة فيما كتب الیّ قال سمعت يحيى بن معين يقول يحيى بن سعيد ثقة قال علی بن المدينی لم يكن بالمدينة بعد كبار التابعين اعلم من ابن شهاب و يحيى بن سعيد الانصاری انا عبد الرحمن قال سألت ابی عن يحيى بن سعيد الانصاری فقال ثقة ... قال سمعت ابازرعة يقول يحيى بن سعيد الانصاری من الثقات الجرح والتعديل ٩/١٤٩

- قال الامام ابن حبان ... يحيى بن سعيد الانصاری كان من فقهاء اهل المدينة و متقنيهم مات بالعراق سنة ثلاث واربعين ومائة مشاهير علماء الامصار ٨٠

(وکیع روایت کرتے ہیں) مالک بن انس سے [1] اور وہ یحییٰ بن سعید سے [2] روایت کرتے ہیں کہ

---

[1] اس کا ذکر گذر چکا ہے اس کو یاد کر۔

[2] حافظ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں ... کہ عبداللہ بن احمد نے ہم کو خبر دی ہے کہ اس کے باپ نے فرمایا ہے یحییٰ بن سعید الانصاری ثقہ ہیں ... اور یحییٰ بن معین بھی ثقہ کہتے ہیں۔ علی بن المدینی کہتے ہیں کہ مدینہ میں بڑے بڑے تابعین کے بعد، ابن شہاب اور یحییٰ بن سعید انصاری سے کوئی نہیں تھے۔ ابو حاتم ثقہ کہا ہے۔ ابوزرعہ کہتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید انصاری ثقات میں سے ہیں الجرح والتعدیل ٩/١٤٩

- امام ابن حبان کہتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید انصاری اہل مدینہ کے فقہاء اور متقنین سے ہیں عراق میں ۱۴۳ھ وفات پاگئے ہیں۔ مشاهیر علماء الامصار ۸۰

• قال الحافظ الذهبیؒ - یحیی بن سعید - شیخ الاسلام ابوسعید الانصاری البخاری المدنی قاضی المدینة قال ابوحاتم ثقة قال العجلی ثقة تذکرۃ الحفاظ ۱/۱۳۷

• قال الحافظ الذہبیؒ - یحیی بن سعید - قال یحیی القطان سمعت سفیان بن سعید یقول کان یحیی بن سعید الانصاری اجل عند اہل المدینة من الزہری

قال النسائی یحیی بن سعید

• حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں کہ یحیی بن سعید - شیخ الاسلام ابوسعید انصاری مدینہ کا قاضی تھے - ابوحاتم اور عجلی ثقہ کہتے ہیں - تذکرۃ الحفاظ ۱/۱۳۷

• حافظ ذہبی فرماتے ہیں -

یحیی بن سعید - یحیی قطان کہتے ہیں کہ سفیان بن سعید سے میں نے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ یحیی بن سعید انصاری مدینہ والوں کے نزدیک زہری سے بھی بڑے تھے - نسائی کہتے ہیں کہ

ه ه ه ه ه ه ه

ثقة ثبت . طالع التفصيل فی سیر اعلام النبلاء ٥/٤٦٨ الی ٤٨٢

- قال الحافظ العجلی - یحیی بن سعید - الانصاری تابعی ثقة وقد ولی القضاء وکان رجلا صالحا وجده قیس بن فهد من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وسمع یحیی من انس بن مالک تاریخ الثقات ٤٧٢ رقم ١٨٠٦
- طالع الکتب التالیة
- تهذیب التهذیب ١١/٢٢١ • تقریب التهذیب ٣٨٦ • التاریخ الصغیر ٢/٨٤
- التاریخ الکبیر ٨/٢٧٥ • تاریخ خلیفه ٤٢٠ • تهذیب الاسماء واللغات ٢/١٥٣
- المعارف لابن قتیبة ٢١١ • المعرفة والتاریخ ١/٦٤٨ • تهذیب الکمال ١٥٠٠ الی ١٥٠٢
- خلاصة تذهیب الکمال ٤٢٤ • ثقات ابن حبان ٥/٥٢١ • طبقات خلیفه ٢٧٠ العبر للذهبی ١/١٥١ • طبقات الفقهاء للشیرازی ٦٥

یحیی بن سعید ثقہ ہیں ۔ تفصیل سیر اعلام ٥/٤٦٨ تا ٤٨٢ مطالعہ کریں ۔

- حافظ عجلی فرماتے ہیں کہ

یحیی بن سعید انصاری تابعی ثقہ ہیں اور نیک آدمی تھا اور اس کا دادا قیس بن فہد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے تھے اور یحیی نے انس بن مالک سے (حدیث) سنی ہے ۔

تاریخ الثقات ٤٧٢ رقم ١٨٠٦

(نوٹ) مندرجہ بالا کتابیں کا مطالعہ کریں ۔ دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں ۔

ان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ [1] امر رجلا ان یصلی بھم عشرین رکعۃ [2]

---

[1] مر ذکرہ فتذکر -

[2] المصنف ۲/۳۹۳ ٭ کشف المغطا ۹۸ ٭ وقال المحقق النیموی اسنادہ مرسل قوی آثار السنن ۲/۵۵

تنبیہ) قال الالبانی - ھذا منقطع ایضا قال العلامۃ المبارکفوری فی التحفۃ ۲/۸۵ قال النیموی فی آثار السنن رجالہ ثقات لکن یحیی بن سعید الانصاری لم یدرک عمر انتھی. قلت الامر کما قال النیموی فھذا الاثر منقطع لا یصلح للاحتجاج ومع ھذا فھو مخالف لما ثبت بسند صحیح عن عمر رضی اللہ عنہ انہ امر ابی بن کعب و تمیما الداری ان یقوما للناس باحدی عشرۃ رکعۃ اخرجہ مالک فی الموطا و ایضا ھو مخالف لما ثبت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالحدیث الصحیح (رسالۃ الالبانی ۵۴ و ۵۵)

اقول … ان ما قال الالبانی فھو باطل مردود لانہ لما کان رجالہ ثقات فالحدیث صحیح بناء علی قانونہ لانہ یقول تحت رقم ۱۴۲۲ وھذا اسناد حسن الا انہ منقطع ثم ذکر لنا بیسل حدیثا ضعیفا فیقول مثلہ یستشھد بہ فالحدیث بہ صحیح -

---

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے [1] ایک شخص کو حکم دیا کہ ان کو بیس تراویح پڑھائیں [2]

---

[1] عمر رضی اللہ عنہ کا ترجمہ گذر چکا ہے

[2] المصنف ۲/۳۹۳ ٭ کشف المغطا ۹۸ ٭ محقق نیموی فرماتے ہیں کہ اس کی اسناد مرسل قوی ہے آثار السنن ۲/۵۵

تنبیہ) البانی کہتے ہیں کہ یہ بھی منقطع ہے علامہ مبارکپوری تحفہ ۲/۸۵ میں کہتے ہیں کہ نیموی آثار السنن میں کہتے ہیں کہ اس کے آدمی ثقہ ہیں لیکن یحیی بن سعید نے عمرؓ کا زمانہ نہیں پایا انتہی (البانی کہتے ہیں) کہ میں کہتا ہوں کہ بات اس طرح ہے جیسا کہ نیموی کہتے ہیں تو یہ اثر منقطع ہے استدلال اس سے نہیں ہو سکتا اور یہ اس صحیح روایت سے بھی مخالف ہے کہ جس میں آتا ہے کہ عمرؓ نے ابی بن کعب اور تمیم داری کو گیارہ رکعات سے امر فرمایا تھا جیسا کہ امام مالکؒ نے مؤطا میں ذکر کیا ہے اور اسی طرح یہ اس سے بھی مخالف ہے جو صحیح حدیث سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے رسالہ البانی ۵۴ و ۵۵

میں کہتا ہوں کہ البانی نے جو کہا ہے یہ باطل و مردود ہے کیونکہ راوی تمام ثقہ ہیں تو حدیث البانی کے قانون کے مطابق صحیح ہو گئی اس لئے کہ وہ رقم ۱۴۲۲ کے تحت لکھتے ہیں کہ یہ اسناد حسن ہے مگر ہے منقطع پھر تائید کیلئے ضعیف روایت پیش کی ہے پھر کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ استشہاد صحیح ہے پس حدیث صحیح …

ولما كان حديثه المنقطع يصير صحيحا بتاييد الحديث الضعيف فما ذا على الالباني بانه لا يتفوه بصحة هذا الحديث مع وجود تاييده بالروايات الصحيحة.
والعجب عليه بانه يصحح للاحاديث المرسلة والمنقطعة لانه يذكرهما في الاحاديث الصحيحة لكن لما جاء الحديث المنقطع على خلاف هواه فيرده ويقول لا يصلح للاحتجاج فيا للعجب -

- وما قال بانه مخالف عن الامر باحدى عشرة ركعة فقد مر جوابه فتذكر عدو ان العدد الاكثر لا ينافي الاقل فتدبر -
- وما قال بانه مخالف عن الحديث الصحيح الثابت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - فهذا دعوى بلا دليل لانه ماثبت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بانه صلى التراويح ثماني ركعات او صلى عشرين ركعة واما الحديث الصحيح الذى يستدل منه الالباني وغيره فلا يصح منه الاستدلال كما سيجيئ انشاء الله تعالى مفصلا ولا تعلق لهذا الحديث بالتراويح فتدبر .

اور جبکہ حدیث منقطع البانی کا ضعیف حدیث کی تائید کی وجہ سے صحیح بن جاتی ہے تو البانی پر کیا ہو گیا کہ اس حدیث کی صحت پر تلفظ نہیں کرتا باوجودیکہ اس کی تائید میں صحیح روایت موجود ہے۔
اور تعجب ہے البانی پر کہ یہ مرسل اور منقطع روایات کی تصحیح کرتا ہے اور احادیث صحیحہ میں ذکر کرتے ہیں لیکن جب حدیث منقطع اس کی خواہش کے خلاف آجائے تو پھر تردید کرتا ہے کہ یہ احتجاج کے لئے صحیح نہیں۔

- اور وہ جو کہا ہے کہ یہ گیارہ رکعت پڑھا مروالی روایت سے مخالف ہے تو اس کا جواب گذر چکا ہے۔ اس کو یاد کر۔ علاوہ عدد اکثر عدد اقل کا منافی نہیں تو اعتراض وارد نہ ہوا)
- اور جو کہا ہے کہ یہ اس صحیح حدیث کے مخالف ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے تو یہ دعوی بلا دلیل ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی صحیح حدیث ثابت نہیں جس میں وارد ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ تراویح یا بیس تراویح پڑھائی ہیں۔
- اور وہ حدیث صحیح جس سے البانی وغیرہ استدلال کرتے ہیں تو اس سے استدلال کرنا صحیح نہیں۔ جیسا کہ انشاء اللہ تعالی مفصل آجائے گی اور اس حدیث کا تعلق تراویح کے ساتھ نہیں تو سمجھ کر۔

• والرابع منها ما قال الحافظ سليمان بن الاشعث ابو داؤد السجستاني[1]

---

[1] قال الامام ابو عبيد عبيد الله بن عبد العزيز الاندلسي المتوفى ٤٨٧ھ
سجز.. موضع من سجستان - وربما قالوا في النسب الى سجستان سجزى
معجم ما استعجم ٢/ ٧٢٤
• قال الامام السمعاني السجستاني بكسر السين المهملة والجيم وسكون السين الاخرى بعدها تاء منقوطة بنقطتين من فوق هذه النسبة الى سجستان وهي احد البلاد المعروفة بكابل كان بها ومنها جماعة كثيرة من العلماء والمحدثين وممن سكن البصرة من اهل سجستان ابو داود سليمان بن الاشعث صاحب كتاب السنن احد ائمة الدنيا فقها وعلما وحفظا ونسكا وورعا جمع وصنف وذب عن السنن وقمع من خالفها - توفي بالبصرة في شوال سنة خمس وسبعين ومائتين الانساب ٧/ ٨٤ • طالع معجم البلدان ٣/ ١٩٠

اثبات تراویح سے ان میں سے چہارم دلیل یہ ہے جو حافظ سلیمان بن اشعث ابو داؤد سجستانی نے روایت کی ہے۔

---

[1] اور امام ابو عبید عبید اللہ بن عبد العزیز اندلسی متوفی ۴۸۷ھ فرماتے ہیں۔ سجز۔ یہ سجستان سے ایک جگہ ہے۔ اور بسا اوقات سجستان ... میں سجزی بھی کہتے ہیں معجم ما استعجم ۲/ ۷۲۴
• امام سمعانی ... سجستانی - سین بغیر نقطہ کے کسرہ کے ساتھ بعد کسرہ جیم کے اور سین کے سکون کے ساتھ اور اس کے پیچھے دو نقطے تاء کے ساتھ نسبت سجستان کی طرف اور یہ کابل کے مشہور گاؤں سے ایک گاؤں ہے اور وہاں علماء اور محدثین کی جماعت تھی اور اہل کابل بصرہ میں رہائش کرنے والوں میں سے ایک ابو داؤد سلیمان بن الاشعث ہے کتاب السنن کا مؤلف ہے اور علم اور فقاہت اور حفظ اور عبادت اور زہادت میں ائمہ دنیا سے ایک امام تھے۔ اور احادیث جمع کیں ہیں۔ اور سنتوں سے دفاع کیا کرتے تھے اور مخالفین کی بیخ کنی کی ہے۔
مطالعہ کریں الانساب ۷/ ۸۴ • مطالعہ کریں معجم البلدان ۳/ ۱۹۰

• قال الحافظ ابن ابی حاتمؒ ... سلیمان بن الاشعث۔ هو ثقة الجرح والتعدیل ٤/١/١٠١و١٠٢

• قال الحافظ البغدادی ... سلیمان بن الاشعث - قال احمد بن محمد الهروی۔ سلیمان بن الاشعث کان احد حفاظ الاسلام لحدیث رسول الله صلی الله علیه وسلم وعلمه وعلله وسنده فی أعلی درجة النسك والعفاف والصلاح والورع من فرسان الحدیث. تاریخ بغداد ٩/٥٥ إلی ٥٩

• قال الحافظ ابن عساکر۔ سلیمان بن الاشعث قال ابن ابی حاتم ابوداود ثقة وقال ابوعبد الله الحافظ کان ابوداؤد امام اهل الحدیث فی عصره بلا مدافعة وقال ابن ماکولا هو امام مشهور قال ابوبکر الخلال ابوداود هو الامام المقدم فی زمانه ثم نقل کلام الهروی

• حافظ ابن ابی حاتمؒ فرماتے ہیں سلیمان بن الاشعث ۔ یہ ثقہ ہیں۔ الجرح والتعدیل ٤/١/١٠١و١٠٢

• حافظ بغدادیؒ فرماتے ہیں ۔سلیمان بن الاشعث ، احمد بن محمد ہروی فرماتے ہیں کہ سلیمان بن الاشعث حفاظ اسلام میں سے ایک حافظ تھے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث اور اس کا علم اور علل اور سند ، کما اعلیٰ درجہ میں تقویٰ اور زہادت کے ساتھ حدیث کے شاہسواروں سے تھے ۔

تاریخ بغداد ٩/٥٥ تا ٥٩

• حافظ ابن عساکر فرماتے ہیں سلیمان بن الاشعث .. ابن ابی حاتمؒ کہتے ہیں ، کہ ابوداود ثقہ تھے اور ابوعبداللہ حافظ فرماتے ہیں کہ ابوداود اپنے زمانہ کے اہل حدیث میں بے نظیر امام تھے اور ابن ماکولا فرماتے ہیں ۔کہ یہ امام مشہور تھے ۔

اور ابوبکر خلال فرماتے ہیں کہ یہ امام اور اپنے زمانہ کے مقدم تھے (پھر کلام ہروی نقل کیا ہے)

طالع التفصیل فی تاریخ تہذیب دمشق الکبیر

۲۴۷،۲۴۶/۶

- قال الحافظ ابن الجوزیؒ ... سلیمان بن الاشعث ۔ وکان ابراہیم الحربی یقول الین الحدیث لابی داود کما الین الحدید لداود (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کان عالما حافظا عارفا بعلل الحدیث ذ اعفاف وورع وکان یشبہ باحمد بن حنبل

طالع المنتظم ۵/۹۷ و ۹۸

مطالعہ کریں، تاریخ تہذیب دمشق الکبیر ۶/۲۴۶ اور ۲۴۷

- حافظ ابن الجوزیؒ فرماتے ہیں کہ سلیمان بن الاشعث ۔ کہ جیسا حضرت داود علیہ السلام کو لوہا نرم تھا اسی طرح ابو داود کو حدیث نرم تھی اور یہ عالم حافظ علل الحدیث کے جاننے والے تھے اور زاہد اور نیک صالح آدمی تھے اور (امام) احمد بن حنبلؒ کے ساتھ مشابہت رکھتے تھے ۔

المنتظم ۵/۹۷ و ۹۸

0 0 0 0 0 0 0

- قال الحافظ الذهبی۔ ابوداود۔ سلیمان بن الاشعث۔ الامام شیخ السنۃ مقدم الحفاظ ابوداود الازدی السجستانی محدث البصرۃ (ثم نقل کلام احمد و حاجۃ الی الاعادۃ)

قال علان بن عبد الصمد سمعت اباداود وکان من فرسان الحدیث قال ابوحاتم ابن حبان ابوداود احد ائمۃ الدنیا فقہاً وعلماً وحفظاً ونسکاً وورعاً واتقاناً جمع وصنف وذب عن السنن قال ابوعبد اللہ الحاکم ابوداود امام اہل الحدیث فی عصرہ بلا مدافعۃ سمع بمصر والحجاز والشام والعراقین وخراسان

طالع سیر اعلام النبلاء ۱۳/۲۰۳ الی ۲۲۱

- طالع طبقات الحنابلۃ ۱/۱۵۹ الی ۱۶۲ • وفیات الاعیان ۲/۴۰۴ و ۴۰۵
- تذکرۃ الحفاظ ۲/۵۹۱ الی ۵۹۳ • تہذیب الکمال ۵۳۰ و ۵۳۱ للحافظ المزی
- خلاصۃ تذھیب الکمال ۱۵۰ • شذرات الذھب ۲/۱۶۷ و ۱۶۸

- حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں۔ ابوداود یسلیمان بن الاشعث امام شیخ السُنّۃ مقدم الحفاظ ابوداود ازدی سجستانی بصرہ کے مُحدِّث تھے (پھر کلام احمد نقل کیا ہے دوبارہ اعادہ کی ضرورت نہیں) علان بن عبدالصمد کہتے ہیں کہ میں نے ابوداود سے (حدیث) سُنی ہیں، اور یہ حدیث کے شہسواروں سے تھے اور ابو حاتم بن حبان کہتے ہیں کہ ابوداود ائمہ دُنیا کے ایک امام تھے۔ فقہ اور حفظ اور عبادت اور زہادت اور اتقان میں جمع کیا ہے اور سنن سے دفع کیا ہے۔ اور ابوعبداللہ حاکم کہتے ہیں کہ ابوداود اپنے زمانہ میں اہل حدیث کے امام تھے مصر اور حجاز اور شام اور عراق اور خراسان میں احادیث سُنی ہیں۔

- مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ۱۳/۲۰۳ تا ۲۲۱
- مطالعہ کریں طبقات الحنابلہ ۱/۱۵۹ تا ۱۶۲ • وفیات الاعیان ۲/۴۰۴ و ۴۰۵

نوٹ۔ مندرجہ بالا حوالجات دیکھ لیں۔ دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

حدثنا شجاع بن مخلد [1]

---

[1] قال الحافظ ابن ابی حاتم ؒ... شجاع بن مخلد ... قال عبد الله بن احمد بن حنبل سألت یحیی بن معین عن شجاع بن مخلد قال اعرفه لیس به بأس نعم الشیخ او نعم الرجل وهو ثقة قال ابو زرعة هو ثقة ... الجرح والتعدیل ٤/ ٣٧٩

- قال الحافظ المزی ؒ ... شجاع بن مخلد - قال عبد الله بن احمد بن حنبل سألت یحیی بن معین فقال اعرفه لیس به بأس نعم الشیخ او نعم الرجل ثقة قال صالح بن محمد البغدادی صدوق ذکره ابن حبان فی کتاب الثقات ...١٢ص ٣٠ ٥٧ تهذیب الکمال
- قال الحافظ الذهبی - شجاع بن مخلد - احد الثقات وثقه ابن معین روی عنه مسلم وجماعة . میزان الاعتدال ٢/ ٢٦٥

ابوداود فرماتے ہیں کہ ہم کو شجاع بن مخلد [1] نے بیان کیا ہے

---

[1] حافظ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں شجاع بن مخلد - عبداللہ بن احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ یحیی بن معین سے شجاع ابن مخلد کے متعلق پوچھا . فرمایا - میں اس کو جانتا ہوں اچھا شیخ ہے یا فرمایا اچھا آدمی ہے اور وہ ثقہ ہیں ابوزرعہ ثقہ فرماتے ہیں الجرح والتعدیل ٤/ ٣٧٩

- حافظ مزی فرماتے ہیں شجاع بن مخلد - عبداللہ بن احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ میں نے یحیی بن معین سے اس کے بارے پوچھا فرمایا اچھا شیخ ہے یا اچھا آدمی ہے اور ثقہ ہیں اور صالح بن محمد بغدادی فرماتے ہیں کہ یہ سچا ہے . ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے . تهذیب الکمال ١٢ ٥ و ٣ ٥٧
- حافظ ذہبی فرماتے ہیں - شجاع بن مخلد . ثقات میں ایک ثقہ ہیں اور ابن معین نے اس کی توثیق کی ہے . اور مسلم اور جماعت (محدثین) نے اس سے روایت کی ہے .

میزان الاعتدال ٢/ ٢٦٥



- قال الحافظ الذهبی - شجاع بن مخلد حجة خیر.. الکاشف ۲/۵
- قال الحافظ العسقلانی ... شجاع بن مخلد .. قال ابن معین اعرفه لیس به بأس نعم الشیخ ثقة وذکره ابن حبان فی الثقات وقال الحسین بن فهم ثقة ثبت توفی فی صفر سنة خمس وثلاثین ومائتین

- حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں۔ شجاع بن مخلد حجت ہے الکاشف ۲/۵
- حافظ عسقلانیؒ فرماتے ہیں۔ ابن معین کی توثیق نقل کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے اور
- حسین بن فہم فرماتے ہیں کہ ثقہ ثبت ہیں اور صفر ۲۳۵ھ میں وفات پاگئے ہیں۔

وفيها ارخه مطين قلت وابن قانع وقال ثقة ثبت وقال ابوزرعة ثقة
وقال احمد ثقة - طالع التهذيب ٤١٢/٤

- قال الحافظ ابو الفضل محمد بن طاهرؒ - شجاع بن مخلد مات سنة خمس ثلاثين ومائتين روى عنه مسلم . الجمع بين رجال الصحيحين ٢١٣/١
- ثقات ابن حبان ٣١٣/٨
- قال الحافظ ابن شاهين - شجاع بن مخلد اعرفه ليس به بأس نعم الشئ او نعم الرجل ثقة تاريخ اسماء الثقات ١٧٠ رقم ٥٣٥

اور مطین نے یہی تاریخ وفات بتائی ہے - میں کہتا ہوں کہ ابن قانع بھی ثقہ ثبت فرماتے ہیں - اور ابوزرعہ ثقہ کہتے ہیں اور احمد نے بھی فرمایا ہے کہ ثقہ ہے
مطالعہ کریں تہذیب التہذیب ۳۱۲/۴

- اور حافظ ابوالفضل محمد بن طاہرؒ فرماتے ہیں کہ شجاع بن مخلد ۲۳۵ھ میں وفات پا گئے ہیں اور مسلمؒ نے اس سے روایت کی ہے - الجمع بین رجال الصحیحین ۲۱۳/۱
- حافظ ابن شاہین فرماتے ہیں - شجاع بن مخلد کو میں جانتا ہوں اچھا آدمی ہے ثقہ ہیں .
تاریخ اسماء الثقات ۱۷۰ رقم ۵۳۵

اخبرنا هشیم[1]

[1] قال الحافظ ابن ابی حاتم: هیثم بن بشیر۔ سألت ابی عن هیثم بن بشیر فقال ثقة۔ الجرح والتعدیل ۹/۱۱۵ و ۱۱۶

- قال الحافظ ابن حبان: هشیم بن بشیر متقنی الواسطیین وجلة مشائخها ممن کثرت عنایته بالآثار وجمعه للاخبار حتی حفظ وصنف وذاکر وحدث ونشر وبث و مات سنة ثلاث وثمانین ومائة۔ مشاهیر علماء الامصار ۱۷۷

- قال الحافظ المزی هشیم بن بشیر۔ قال احمد بن سنان القطان سمعت عبد الرحمن ابن مهدی یقول حفظ هشیم عندی اثبت من حفظ ابی عوانة وکتاب ابی عوانة اثبت عندی من کتاب هشیم۔ وقال محمد بن عبد الله الموصلی اذا اختلف ابو عوانة وهشیم فالقول قول هشیم لم یعد علیه خطأ قال ابن اسحٰق الحلاب عن ابراهیم الحربی کان حفاظ الحدیث اربعة۔ هشیم شیخهم۔

طالع التفصیل فی تهذیب الکمال ۱۴۴٦ الی ۱۴۴۸

شجاع بن مخلد فرماتے ہیں کہ ہم کو ہشیم نے خبر دی ہے[1]

[1] حافظ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں۔ ھیثم بن بشیر۔ میں نے اپنے باپ سے ہشیم بن بشیر کے بارے پوچھا اس نے فرمایا کہ ثقہ ہیں۔ الجرح والتعدیل ۹/۱۱۵ و ۱۱۶

- حافظ ابن حبانؒ فرماتے ہیں۔ ہشیم بن بشیر واسطیین کا متقن اور بڑے شیوخ سے ہیں جو آثار اور اخبار کا اہتمام کرتے تھے یہاں تک کہ اس نے حفظ کیا اور تصنیف کی اور لوگوں میں پھیلائیں اور اس کی وفات ۱۸۳ھ میں ہوئی۔ مشاہیر علماء الامصار ۱۷۷

- حافظ مزیؒ فرماتے ہیں۔ ہشیم بن بشیر۔ احمد بن سنان قطان فرماتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے سنا ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ ہشیم کا حفظ میرے نزدیک ابوعوانہ کے حفظ سے بھی زیادہ ثابت ہے۔ اور ابوعوانہ کی کتاب ہشیم کی کتاب سے زیادہ ثابت ہے اور محمد بن عبداللہ موصلی فرماتے ہیں کہ جب ابوعوانہ اور ہشیم کے درمیان اختلاف ہوجائے تو قول قول ہشیم کا ہے اس کو غلطی نہیں لگتی اور ابن اسحاق حلاب ابراہیم حربی سے نقل کرتے ہیں کہ احادیث کے حفاظ چار ہیں۔ ہشیم ان کا شیخ ہے۔ تفصیل مطالعہ کریں تہذیب الکمال ۱۴۴٦ تا ۱۴۴۸

قال الحافظ الذهبي - هشيم بن بشير - الامام شيخ الاسلام محدث بغداد وحافظها وسئل ابوحاتم عن هشيم. فقال لا يسئل عنه في صدقه وامانته وصلاحه وقال عبد الله بن المبارك من غير الدهر حفظه فلو يغير حفظ هشيم. طالع سير اعلام النبلاء ٦/ ٢٨٧ إلى ٢٩٤

- طالع التفصيل في تذكرة الحفاظ ١/ ٢٤٨ و ٢٤٩ • ميزان الاعتدال ٤/ ٣٠٦ الى ٣٠٨
- تاريخ بغداد ١٤/ ٨٥ • التاريخ الكبير ٨/ ٢٤٢ • التاريخ الصغير ٢/ ٢٣٠
- المعرفة والتاريخ ١/ ١٧٤ • الفهرست للنديم ٢٨٤ • الكامل لابن الاثير ٦/ ١٩٥
- تهذيب التهذيب ١١/ ٥٩ إلى ٦٤ • الجمع بين رجال الصحيحين ٢/ ٥٥٦
- تاريخ الطبرى ١/ ٨٧ و ٣/ ٢١٦
- ثقات ابن شاهين ٣٤٥ المعارف لابن قتيبة ٢٢١

- حافظ ذہبی فرماتے ہیں۔ هشیم بن بشیر.. امام شیخ الاسلام محدث اور حافظ بغداد تھے اور ابوحاتم سے هشیم کے بارے پوچھا گیا اس نے فرمایا کہ اس جیسے کے بارے صدق اور امانت اور صلاح میں نہیں پوچھا جا سکتا ہے اور عبداللہ بن مبارکؒ فرماتے ہیں کہ زمانہ نے لوگوں کے حافظے تبدیل کئے ہیں اور هشیم کے حافظے میں تبدیلی نہیں کی۔

مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ٦/ ٢٨٧ تا ٢٩٤

- مطالعہ کریں تفصیل مندرجہ بالا کتابوں میں۔

دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

Scanned by PDFer

اخبرنا یونس بن عبید [1]

---

[1] قال الحافظ ابن ابی حاتم - یونس بن عبید - قال احمد بن حنبل - یونس بن عبید ثقة قال یحیی بن معین - یونس بن عبید ثقة - الجرح والتعدیل ۲۴۲/۹

- قال الحافظ ابن حبان - یونس بن عبید ممن یرجع الی العبادة والورع والفضل والزهد والحفظ والاتقان والصلابة فی السنة - مشاهیر علماء الامصار ۱۵۰
- قال الامام ابن سعد - یونس بن عبید - وکان ثقة کثیر الحدیث الطبقات الکبری ۲۶۰/۷
- قال الحافظ المزی - یونس بن عبید - ذکره محمد بن سعد فی الطبقة الرابعة من اهل البصرة وقال کان ثقة کثیر الحدیث وقال ابوطالب عن احمد بن حنبل واسحق بن منصور عن یحیی بن معین وابو عبد الرحمن النسائی ثقة وقال ابوحاتم ثقة - تهذیب الکمال ۱۵۶۸ الی ۱۵۷۰
- قال الحافظ الذهبی یونس بن عبید - الامام القدوة الحجة رأی انس بن مالک وحدث عن الحسن وابن سیرین ۔۔۔۔ قال ابن سعد ثقة کثیر الحدیث وقال احمد وابن معین والناس ثقة - طالع سیر اعلام النبلاء ۲۸۸/۶ الی ۲۹۶

ہشیم فرماتے ہیں کہ ہم کو یونس بن عبید نے خبر دی ہے۔

---

[1] حافظ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں - یونس بن عبید - احمد بن حنبل فرماتے ہیں - یونس بن عبید ثقہ ہیں - یحیی بن معین بھی ثقہ کہتے ہیں الجرح والتعدیل ۲۴۲/۹

- حافظ ابن حبان فرماتے ہیں - یونس بن عبید ان لوگوں میں سے ہیں جن کی طرف عبادت اور پرہیزگاری اور فضل اور زہد اور حفظ اور اتقان اور سنت میں مضبوط ہونے میں رجوع کیا جاتی ہے - مشاهیر علماء الامصار ۱۵۰
- حافظ ابن سعد فرماتے ہیں - یونس بن عبید - ثقہ کثیر الحدیث تھے - طبقات کبری ۲۶۰/۷
- حافظ مزی فرماتے ہیں - یونس بن عبید - محمد بن سعد نے بصرہ کے چوتھے طبقہ میں سے شمار کیا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ ثقہ کثیر الحدیث تھے اور ابوطالب - احمد بن حنبل اور اسحاق بن منصور - یحیی بن معین سے اور ابو عبد الرحمن نسائی کہتے ہیں کہ یہ ثقہ ہیں اور ابوحاتم ثقہ کہتے ہیں تہذیب الکمال ۱۵۶۸ تا ۱۵۷۰
- حافظ ذہبی فرماتے ہیں - یونس بن عبید - امام قدوۃ حجت ہیں انس بن مالک کو دیکھا ہے اور حسن اور ابن سیرین سے روایت کی ہے اور ابن سعد ثقہ کثیر الحدیث کہتے ہیں اور احمد اور ابن معین اور دیگر لوگ ثقہ کہتے ہیں مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ۲۸۸/۶ تا ۲۹۶

• قال الحافظ العسقلانیؒ یونس بن عبید۔ قال ابن سعد ثقة وقال احمد وابن معین والنسائی ثقة وقال ابن حبان فی الثقات کان من سادات اھل زمانه علما وفضلا وحفظا واتقانا وسنة وبغضا لاھل البدع مع التقشف الشدید والفقه فی الدین والحفظ الکثیر طالع التھذیب ۱۱/۴۴۲ الی ۴۴۵

• طالع التاریخ الصغیر ۲/۴۹ • حلیة الاولیاء ۳/۱۵ الی ۲۷

• الکامل لابن الاثیر ۴/۳۵۹ • تذکرة الحفاظ ۱/۱۴۵ • خلاصة تذھیب الکمال ۴۴۱

• شذرات الذھب ۱/۲۰۷

• حافظ عسقلانیؒ فرماتے ہیں۔ یونس بن عبید۔۔ ابن سعد کہتے ہیں کہ ثقہ ہیں، احمد، ابن معین، نسائی کہتے ہیں کہ ثقہ ہیں اور ابن حبانؒ ثقات میں کہتے ہیں کہ یہ اپنے زمانہ کے بزرگوں میں سے علم اور فضل اور حفظ اور اتقان میں ایک تھے۔ مبتدعین کے ساتھ سخت بغض رکھتے تھے۔

مطالعہ کریں تہذیب التہذیب ۱۱/۴۴۲ تا ۴۴۵

• مطالعہ کریں مندرجہ بالا کتابیں دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

عن الحسن [1] ان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

[1] قال الحافظ ابن ابی حاتم - الحسن بن ابی الحسن ... عن بکر بن عبد اللہ قال من سرہ ان ینظر الی افقہ من رأینا ما رأینا الذی ھو افقہ منہ فلینظر الی الحسن قال ابو قتادۃ العدوی علیکم بھذا الشیخ یعنی الحسن بن ابی الحسن فخذوہ عنہ واللہ ما رأیت رجلا اشبہ رأیا بعمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ وقال قتادۃ - کان من اعلم الناس بالحلال والحرام. الجرح والتعدیل ۴۲/۳ • طالع المراسیل لابن ابی حاتم ۴۶ و ۶۵

- قال الحافظ البخاری .. عن مالک بن دینار قال لقیت معبد الجھنی فقال لقیت الفقھاء والناس لم ار مثل الحسن ... التاریخ الصغیر ۲۰۴/۱
- قال الحافظ ابن حبان ... الحسن بن ابی الحسن - رأی الحسن عشرین ومائۃ من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان من علماء التابعین بالقرآن والفقہ والادب وکان من عباد اھل البصرۃ وزھادھم -
مشاہیر علماء الامصار ۸۸ رقم ۶۴۲

(یونس بن عبید) حسن [1] سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

---

[1] حافظ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں - الحسن بن ابی الحسن ، بکر بن عبد اللہ کہتے ہیں ، جو شخص ان میں سے زیادہ فقیہ دیکھتے ہیں جو ہم نے دیکھے ہیں تو حسن کو دیکھ لیں ۔ ابو قتادہ کہتے ہیں کہ تم پر لازم ہے یہ شیخ یعنی حسن بن ابی الحسن اس سے اخذ کرو .. خدا کی قسم کہ میں نے عمر بن خطاب کے ساتھ زیادہ مشابہ اس سے کوئی نہیں دیکھا ہے - قتادہ کہتے ہیں کہ یہ لوگوں سے زیادہ حلال اور حرام کو جاننے والے تھے الجرح والتعدیل ۴۲/۳ • مراسیل ابن ابی حاتم ۴۶ و ۶۵ بھی مطالعہ کریں -

- حافظ امام بخاری فرماتے ہیں کہ مالک بن دینار سے روایت ہے کہ میں معبد جہنی کے ساتھ ملا تو اس نے فرمایا کہ میں فقہاء کے ساتھ ملا ہوں اور حسن جیسے میں نے نہیں دیکھے ہیں تاریخ صغیر ۲۰۴/۱
- حافظ ابن حبان فرماتے ہیں الحسن بن ابی الحسن کہ حسن نے ایک سو بیس [120] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم دیکھے ہیں اور یہ علماء تابعین سے تھے قرآن اور فقہ اور ادب کے عالم تھے ۔ اور بصرہ کے عبادت گذاروں سے تھے -
مشاہیر علماء الامصار ۸۸ رقم ۶۴۲

- قال الحافظ المزی۔ الحسن بن ابی الحسن۔ قال بلال (بن ابی بردہ) سمعت ابی یقول واللہ لقد ادرکت اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم فما رأیت احدا اشبہ باصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم من ھذا الشیخ۔ قال ابوعوانۃ عن قتادۃ ماجلست فقیہا قط الا ورأیت فضل الحسن علیہ۔ طالع التفصیل فی تہذیب الکمال ۲۵۵ ولنسخۃ اخری ۶/۹۵ الی ۱۲۶
- قال الحافظ الذہبی۔ الحسن بن ابی الحسن۔ سید اھل زمانہ علما وعملا۔ معرفۃ القراء ۶۵/۱
- وقال الحافظ الذہبی۔ الحسن کبیر الشان رفیع الذکر رأسا فی العلم والعمل الکاشف ۱۶۰/۱
- طالع التفصیل فی سیر اعلام النبلاء ۵۶۳/۴ الی ۵۸۸
- تذکرۃ الحفاظ ۷۱/۱ • میزان الاعتدال ۵۲۷/۱
- وتضمینات الحافظ ابن حجر، ثقات العجلی ۱۱۳ رقم ۲۷۵

- حافظ مزیؒ فرماتے ہیں۔ الحسن بن ابی الحسن۔ بلال بن ابی بردہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ سے سنا ہے کہ وہ فرماتے تھے۔ خدا کی قسم میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ دیکھے ہیں اور میں نے کوئی زیادہ مشابہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے ساتھ اس شیخ سے نہیں دیکھا ہے اور ابو عوانہ قتادہ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں کبھی کسی فقیہ کے ساتھ نہیں بیٹھا ہوں مگر حسن کی فضیلت اس پر دیکھی ہے
مطالعہ کریں تہذیب الکمال ۲۵۵، اور نسخہ دوم ۶/۹۵ تا ۱۲۶
- حافظ ذہبی فرماتے ہیں الحسن بن ابی الحسن۔ اپنے زمانے والوں کے علم اور عمل میں سردار تھے معرفۃ القراء ۶۵/۱
- حافظ ذہبی فرماتے ہیں۔ الحسن۔ علم اور عمل میں رئیس کبیر الشان رفیع الذکر تھے الکاشف ۱۶۰/۱
مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ۴/۵۶۳ تا ۵۸۸
- تذکرۃ الحفاظ ۷۱/۱ • میزان الاعتدال ۵۲۷/۱
- تضمینات حافظ ابن حجر۔ ثقات عجلی ۱۱۳ رقم ۲۷۵

٥ ٥ ٥ ٥ ٥ ٥

- طالع التفصيل فی الکتب التالیة ۔
- الطبقات الکبریٰ لابن سعد ۷/۱۵۶ الی ۱۷۸ • التاریخ الکبیر ۲/۲۸۹ • المعرفۃ و التاریخ ۲/۳۲
- علل ابن المدینی ۱۶۰ الی ۱۷۵ • البدایۃ والنہایۃ ۹/۲۶۶
- وفیات الاعیان ۲/۶۹ • تہذیب الاسماء واللغات ۱/۱۶۱ • حلیۃ الاولیاء ۲/۱۳۱
- تہذیب التہذیب ۲/۲۶۳ • الفہرست للندیم ۲۰۲ • التقریب ۶۹ • غایۃ النہایۃ ۱/۲۳۵
- تتمۃ المختصر ۱/۲۷۶ لابن الوردی • جمہرۃ انساب العرب لابن حزم ۳۶۰
- خلاصۃ تذہیب الکمال ۷۷ • النجوم الزاہرۃ ۱/۲۶۷ • الکامل ۴/۲۰۵
- المعارف لابن قتیبۃ ۱۹٤ • الامصار ذوات الآثار ۱۷۸ للذہبی
- مفتاح السعادۃ ۲/۲۱ • اخبار القضاۃ ۲/۳ للحافظ وکیع ۔
- تاریخ خلیفہ ۳٤۰ • طبقات الفقہاء للشیرازی ۹۱
- الکنیٰ ٤۳ لمسلم • شذرات الذہب ۱/۱۳۶

الوصیٰ) مندرجہ بالا کتابوں میں تفصیل مطالعہ کریں
دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں

جمیع الناس علی ابی بن کعب رضی اللہ عنہ لہ

لہ عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابی ان اللہ امرنی ان اقرأ علیک۔ لم یکن الذین کفروا ... قال وسمانی قال نعم فبکی رواہ البخاری ۱/۵۳۷ الباکستانیۃ النسخۃ الثانیۃ رقم ۴۹۵۹ • صحیح مسلم رقم ۷۹۹ • سنن الترمذی رقم ۳۷۹۵

• مسند احمد ۳/۱۳۱ • مسند عبدالرزاق ۴/۴۹۸ و ۵۰۰ رقم ۲۰۴۱۱

• سیر اعلام النبلاء ۱/۳۹۰ • الاستیعاب ۱/۴۹ علی ھامش الاصابۃ

• قال الحافظ الذھبی۔ ابی بن کعب ابوالمنذر رضی اللہ عنہ اقرأ الامۃ عرض القرآن علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخذ عنہ القراءۃ ابن عباس و ابوھریرۃ وعبداللہ بن السائب رضی اللہ عنہم شھد بدرا والمشاھد کلھا ومناقبہ کثیرۃ۔

(کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے) لوگوں کو ابی بن کعب رضی اللہ عنہ پر جمع کیا لہ

لہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی کو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے امر فرمایا ہے کہ آپ پر تلاوت کروں۔ لم یکن الذین کفروا۔ اس نے عرض کی کہ میرا نام لیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں۔ تو وہ رونے لگا۔

بخاری نے روایت کی ہے ۱/۵۳۷ طبع پاکستانی • نسخہ دوم رقم ۴۹۵۹

• صحیح مسلم رقم ۷۹۹ • سنن الترمذی رقم ۳۷۹۵ • مسند احمد ۳/۱۳۱

• مسند عبدالرزاق ۴/۴۹۸ و ۵۰۰ رقم ۲۰۴۱۱ • سیر اعلام النبلاء ۱/۳۹۰

• الاستیعاب ۱/۴۹ بر ھامش اصابہ

• حافظ ذہبی فرماتے ہیں۔ ابی بن کعب ابوالمنذر رضی اللہ عنہ، امت کا زیادہ قاری ... علیہ وسلم پر قرآن پیش کیا ہے اور اس سے ابن عباس، ابوہریرہ، عبداللہ بن ... قراءت اخذ کی ہے اور بدر اور تمام مشاہد میں شریک ہوئے تھے اور ...

Scanned by PDFer

طالع معرفة القراء الكبار ۱/۲۸
الی ۳۲

• وقال الحافظ الذهبی۔ ابی بن کعب شهد بدرًا وجمع القرآن فی حیاة النبی صلی الله علیه وسلم وعرض علی النبی صلی الله علیه وسلم وحفظ عنه علما مبارکا وکان راسًا فی العلم والعمل رضی الله عنه طالع سیر اعلام النبلاء ۱/۳۸۹ الی ٤٠٣

مطالعہ کریں معرفۃ القراء الکبار ۱/۲۸ تا ۳۲

• اور حافظ ذہبی فرماتے ہیں ابی بن کعبؓ بدر میں حاضر تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں قرآن کو جمع کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیا اور آپ سے علم مبارک حفظ کیا اور علم وعمل میں رئیس تھے
مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ۱/۳۸۹ تا ۴۰۳

وقال الحافظ ابونعیم۔ عن عبد اللہ بن رباح عن ابی بن کعب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اباالمنذر ای ایۃ من کتاب اللہ معک اعظم قلت اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم فضرب صدری وقال لیھنک العلم ابا المنذر۔ طالع حلیۃ الاولیاء ۱/۲۵۰ الی ۲۵۶ • تفسیر ابن کثیر ۱/۳۴ • القرطبی ۳/۲۶۸

• قال الامام ابن سعد۔ ابی بن کعب شھد بدرا واحدا والخندق والمشاھد کلھا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ الطبقات الکبری ۳/۴۹۸ الی ۵۰۲

• قال الحافظ ابن عبد البرؒ۔ ابی بن کعبؓ شھد بدرا وکان احد فقھاء الصحابۃ واقرأھم لکتاب اللہ عزوجل

الاستیعاب علی ھامش الاصابۃ ۱/۴۷ الی ۵۲

• حافظ ابونعیم فرماتے ہیں۔ عبد اللہ بن رباح ابی بن کعبؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابا المنذر آپ کے پاس کتاب اللہ سے کونسی بڑی آیت ہے۔ تو میں نے عرض کیا اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم۔ تو سینہ پر مارا اور فرمایا، تجھے یہ علم مبارک ہو لے ابوالمنذر۔ مطالعہ کریں حلیۃ الاولیاء ۱/۲۵۰ تا ۲۵۶ • تفسیر ابن کثیر ۱/۳۴ • القرطبی ۳/۲۶۸

• امام ابن سعدؒ فرماتے ہیں۔ ابی بن کعبؓ بدر اور اُحد اور خندق اور تمام جنگوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے۔ طبقات کبریٰ ۳/۴۹۸ تا ۵۰۲

• حافظ ابن عبد البرؒ فرماتے ہیں۔ ابی بن کعبؓ بدر کو حاضر ہوئے تھے اور صحابہ کے فقہاء میں سے ایک فقیہ تھے۔ اور کتاب اللہ کے زیادہ قاری تھے۔ استیعاب ۱/۴۷ تا ۵۲

• وقال الامام عز الدين ابن الاثيرؒ۔ ابي بن كعب له كنيتان ابو المنذر كناه رسول الله صلى الله عليه وسلم وابو الطفيل كناه بها عمر رضى الله عنه بابنه الطفيل وشهد العقبة وبدرا وكان عمر يقول ابي سيد المسلمين. اسد الغابة ١/١٦١

• وقال الحافظ ابن عساكر۔ ابي بن كعبؓ شهد مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بدرا والعقبة وغيرهما من المشاهد واثبت الاقاويل عندنا انه مات سنة ثلاثين طالع التفصيل فى تهذيب تاريخ دمشق الكبير ٢/٣٢٥ الى ٣٣٤

• امام عزالدین ابن اثیر فرماتے ہیں ابی بن کعبؓ کے دو نام کنیت کے ہیں ابوالمنذر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا تھا۔

ابوالطفیل عمرؓ نے رکھا تھا۔ عقبہ اور بدر میں حاضر تھے اور عمرؓ فرماتے ہیں کہ ابی سید المسلمین ہیں۔

اسد الغابۃ ۱/۱۶۱

• حافظ ابن عساکرؒ فرماتے ہیں۔ ابی بن کعبؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدر اور عقبہ وغیرہ جہادوں میں شامل تھے اور ہمارے نزدیک صحیح قول یہ ہے کہ ۳۰ھ میں وفات پاگئے تھے۔

تہذیب تاریخ دمشق الکبیر ۲/۳۲۵ تا ۳۳۴

o o o o o o

وذكره الحافظ ابن المديني في قضاة اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم طالع علل الحديث
طالع التفصيل في الكتب التالية -
تذكرة الحفاظ ١/١٦ • دول الاسلام ١/١٦ • الكاشف ١/٥٢ • المعين في
طبقات المحدثين ١٩ كلها للحافظ الذهبيؒ • مسند احمد ٥/١١٣ • الاصابة ١/١٩
تاريخ خليفه ١٦٧ • مشاهير علماء الامصار ١٣ • التاريخ الكبير ٢/٣٦ المعرفة ١/٣١١
تتمة المختصر لابن الوردى ١/٢٢٦ • الجرح والتعديل ٢/٢٩٠ • التهذيب ١/١٦٧.
تهذيب الاسماء واللغات ١/١٠٨ • كنز العمال ١٣/١٦١ • مجمع الزوائد ٩/٣١١
تهذيب الكمال ٦٩ و ٧٠ • ونسخة ثانية ٢/٢٦٢ • خلاصة تذهيب الكمال ٢٤
عدة الصابرين ١٢١ لابن القيم • شذرات الذهب ١/٣٢ • رياض الصالحين ١٢٧
غاية النهاية ١/١٣١ • صفة الصفوة ١/١٨٨ • المعتصر من المختصر من
مشكل الآثار ٢/٢٧٠

• اور حافظ ابن مدینیؒ نے ابی بن کعب کو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قضاۃ میں شمار کیا ہے۔

علل الحدیث ۱۴۶

نوٹ: مندرجہ بالا کتابوں میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ
کے مناقب مطالعہ کریں۔

فكان يصلى لهم عشرين ركعة [1]

[1] ابو داود مع شرحه بذل المجهود ٧/ ٢٥٢ • طالع سير اعلام النبلاء ١/ ٤٠٠
• مختصر سنن ابی داود ٢/ ١٢٦ للحافظ المنذری
• قال الحافظ المروزیؒ - زيد بن وهب ... كان عبد الله بن مسعود يصلی بنا فی شهر رمضان فينصرف وعليه ليل - قال الاعمش كان يصلی عشرين ركعة ويوتر بثلاث
طالع قيام الليل ٢٠٠

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ان کو بیس تراویح پڑھایا کرتے تھے [1]

[1] ابو داود مع شرح بذل المجهود ٧/ ٢٥٢ • مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ١/ ٤٠٠
• مختصر سنن ابی داود ٢/ ١٢٦ - حافظ المنذریؒ
• حافظ مروزی فرماتے ہیں .. زید بن وهب - کہتے ہیں کہ ہم کو عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مہینہ رمضان میں نماز پڑھاتے تھے اور جب واپس جاتے تو ابھی رات ہوتی -
حضرت اعمش کہتے ہیں کہ وہ بیس تراویح اور تین رکعات وتر پڑھاتے تھے قیام اللیل ٢٠٠

والخامس منها ما روى الحافظ ابن ابی شیبۃ[1] له حدثنا حمید بن عبد الرحمن[2]

[1] مر ذکرہ فی الدلیل الثالث

[2] قال الحافظ ابن حبان - حمید بن عبد الرحمٰن - من المتقنین - مشاهیر علماء الامصار ۳/۱۷۳ رقم ۱۳۶۲

قال الحافظ ابن ابی حاتم - حمید بن عبد الرحمٰن - عن یحیی بن معین قال حمید بن عبد الرحمن ثقة - طالع الجرح والتعدیل ۳/۲۳۵

قال الحافظ المزی حمید بن عبد الرحمن - قال ابوبکر الاثرم اثنی ابو عبد الله احمد بن حنبل علی حمید الرواسی ووصفه بخیر وقال اسحٰق بن منصور عن یحیی بن معین ثقة وذکرہ ابو حاتم ابن حبان فی کتاب الثقات - طالع تهذیب الکمال ۳/۳۷۵ الی ۳۷۸ نسخة ثانیة ۳۳۷

قال الحافظ الذهبی - حمید بن عبد الرحمٰن اثنی علیه احمد ووثقه یحیی بن معین وقال ابوبکر بن شیبة قل من رأیت مثله

طالع تذکرۃ الحفاظ ۱/۲۸۸ ر ۲۸۹ ٥ الکنی للدولابی ۲/۴۷

ترویح کے اثبات کے لئے پانچویں دلیل وہ ہے جو حافظ ابن ابی شیبہ[1] نے روایت کی ہے فرماتے ہیں کہ ہم کو حمید بن عبد الرحمٰن[2] نے بیان کیا ہے۔

---

[1] اس کی تفصیل تیسری دلیل میں گذر چکی ہے۔

[2] حافظ ابن حبان فرماتے ہیں۔ حمید بن عبد الرحمٰن متقنین سے ہیں مشاہیر علماء الامصار ۳/۱۱ رقم ۱۳۶۲

حافظ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں۔ حمید بن عبد الرحمٰن۔ یحیی بن معین کہتے ہیں کہ حمید بن عبد الرحمٰن ثقہ ہیں۔ مطالعہ کریں الجرح والتعدیل ۳/۲۳۵

حافظ مزی فرماتے ہیں۔ حمید بن عبد الرحمٰن ... ابوبکر اثرم فرماتے ہیں کہ ابو عبد اللہ احمد بن حنبل، حمید رواسی کی بھلائی سے تعریف فرماتے تھے اور اسحاق بن منصور یحیی بن معین سے ثقہ نقل کرتے ہیں اور ابو حاتم ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے۔ مطالعہ کریں تہذیب الکمال ۳/۳۷۵ تا ۳۷۸ نسخہ دوم ۳۳۷

حافظ ذہبی فرماتے ہیں۔ حمید بن عبد الرحمٰن کی صفت احمد بیان کرتے تھے اور یحیی بن معین نے توثیق فرمائی ہے اور ابوبکر بن ابی شیبہ فرماتے ہیں کہ بہت کم ہیں نے اس جیسے آدمی دیکھے ہیں۔ مطالعہ کریں تذکرۃ الحفاظ ۱/۲۸۸ و ٥ الکنی للدولابی ۲/۴۷

قال الحافظ العسقلانیؒ۔ حمید بن عبد الرحمن ... قال الاثرم اثنی علیه احمد و وصفه بخیر وقال ابن معین ثقة ثبت عاقل ناسك. طالع التهذيب ٣/٤٦

طالع التفصيل فى الكتب التالية

- التاريخ الكبير ٢/٣٤٦ • التاريخ الصغير ٢/٢٤٦ • طبقات ابن سعد ٦/٢٩٨
- الكاشف ١/١٩٢ • الكامل لابن الاثير ٥/١٢٢ • شذرات الذهب ١/٢٤٧
- جمهرة لابن حزم ٣٣ • خلاصة تذهيب الكمال ٩٤ • علل الامام احمد ١/١٦ و ٨٥
- ثقات ابن حبان ٦/١٩٤ • العبر ١/٢٣٨ • تضمينات حافظ ابن حجر
- ثقات العجلى ١٣٤
- احال محقق تهذيب الكمال على تاريخ يحيى برواية الدورى ٢/١٢٦
- تاريخ الدارمى رقم ٢٤٣
- اسماء الدارقطنى الترجمة ١٨٦ • رجال صحيح مسلم لابن منجويه الورقة ٤١
- رجال البخارى للباجى الورقة ٤٥ • الجمع لابن القيسرانى ١/٨٩
- تاريخ الاسلام الورقة ٦٩ • تذهيب التهذيب ١ الورقة ١٧٩
- اكمال مغلطاى ١/ الورقة ٢٩٧ • نهاية السول الورقة ٧٨

حافظ عسقلانیؒ فرماتے ہیں کہ اثرم کہتے ہیں کہ اس کی صفت احمدؒ نے کی ہے اور ابن معین ثقہ ثبت عاقل عابد کہتے ہیں ۔ مطالعہ کریں تہذیب التہذیب ٣/٤٦

نوٹ) تفصیل مندرجہ بالا کتابوں میں مطالعہ کریں

دوبارہ اعادہ کی ضرورت نہیں ۔

لہ قال الامام ابن حبان - الحسن بن صالح - کان من المتقنين واهل الفضل فی الدين
مشاهير علماء الامصار ١٧٠ رقم ١٣٥١

• قال الحافظ ابن عدیؒ - الحسن بن صالح - ثنا ابن ابی مريم سمعت يحيیٰ بن معين يقول الحسن ثقة مستقيم الحديث - روی عثمان بن سعيد قلت ليحيیٰ بن معين نحلی احب اليک او الحسن بن صالح فقال کلاهما مامونان ثقتان روی عباس عن يحيیٰ قال يکتب رأی الحسن ابن صالح ورأی الاوزاعی وهولاء ثقات طالع التفصيل فی الکامل ٢/ ٧٢٢ و ٧٣٠

• قال الحافظ ابن ابی حاتم ..... عن ابن ابی خيثمة فيما کتب الی قال سمعت يحيیٰ بن معين يقول الحسن بن صالح ثقة سمعت ابی يقول الحسن بن صالح ثقة متقن حافظ
(قال ابن ابی حاتم) سئل ابو زرعة عن الحسن بن صالح قال اجتمع فيه اتقان وعبادة و زهد طالع الجرح و التعديل ٣/ ١٨

حمید بن عبدالرحمٰن حسن سے روایت کرتے ہیں

لہ حافظ ابن حبانؒ فرماتے ہیں کہ حسن بن صالح متقنین اور دین میں اہل فضل سے تھے مشاهیر علماء الامصار ١٧٠

• حافظ ابن عدیؒ فرماتے ہیں حسن بن صالح - یحییٰ بن معین کہتے ہیں کہ حسن ثقہ مستقیم الحدیث ہیں -
عثمان بن سعید کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن معین سے پوچھا کہ آپ کو پسند ہے یا حسن بن صالح تو فرمایا دونوں ثقہ اور مامون ہیں اور عباس یحییٰ سے نقل کرتے ہیں حسن بن صالح اور اوزاعی کی رای لکھی جاتی ہے - اور یہ ثقات ہیں تفصیل مطالعہ کریں کامل ٢/ ٧٢٢ و ٧٣٠

• حافظ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں - ابن ابی خیثمہ نے یحییٰ بن معین سے سنا ہے کہ حسن بن صالح ثقہ ہیں اور فرماتے ہیں کہ میں نے باپ سے سنا ہے کہ حسن بن صالح ثقہ متقن حافظ ہیں اور فرماتے ہیں کہ حسن بن صالح کے متعلق ابو زرعہ سے پوچھا گیا تو فرمایا کہ اس میں اتقان عبادت اور زهادت جمع ہیں -

الجرح والتعدیل ٣/ ١٨

قال الحافظ المزیؒ - الحسن بن صالح - عن یحیی بن معین - الحسن بن صالح ثقة وقال ابراهیم عن یحیی ثقة مامون وقال ابو زرعة اجتمع فیه اتقان وفقه وقال ابو حاتم ثقة حافظ متقن وقال النسائی ثقة طالع تهذیب الکمال ۲/ ۱۷۷ الی ۱۹۱

حافظ مزیؒ فرماتے ہیں - حسن بن صالح - یحیی بن معین کہتے ہیں کہ حسن بن صالح ثقہ ہیں اور
ابراہیم یحیی سے نقل کرتے ہیں کہ ثقہ مامون ہیں اور
ابو زرعہ کہتے ہیں کہ اس میں اتقان اور فقہ جمع ہیں اور ابو حاتم کہتے ہیں کہ ثقہ حافظ متقن ہیں
نسائی کہتے ہیں کہ ثقہ ہیں مطالعہ کریں تہذیب الکمال ۶/ ۱۷۷ تا ۱۹۱

طالع التفصيل فی الکتب التالیة

- سیر اعلام النبلاء ۷/۳۶۱ الی ۳۶۱ • تذکرة الحفاظ ۱/۲۱۶ و ۲۱۷ دول الاسلام ۱/۱۱۲
- میزان الاعتدال ۱/۴۹۷ • الکاشف ۱/۱۶۲ • التهذیب ۲/۲۸۵
- التقریب ۸۰ • طبقات ابن سعد ۶/۳۸۵ • الفهرست للندیم ۲۲۷
- التاریخ الکبیر ۲/۲۹۵ • التاریخ الصغیر ۲/۱۳۶ • حلیة الاولیاء ۷/۳۲۷
- المعرفة والتاریخ ۲/۸۰۵ • المعارف لابن قتیبة ۳۲ • خلاصة تذهیب الکمال ۸
- شذرات الذهب ۱/۲۰۲ • الانساب لسمعانی ۳/۱۵۳ • الکامل لابن الاثیر ۶/۹
- البدایة والنهایة ۱۰/۱۵۰ • السابق واللاحق للبغدادی ۱۸۶ الجواهر المضیئة ۲/۱
- اخبار القضاة لوکیع ۳/۱۸۴ و ۲۶ • العبر للذهبی ۱/۲۴۹
- ثقات ابن حبان ۶/۱۶۴ • طبقات الشیرازی ۶۶ • ثقات ابن شاهین ۳ ورقم ۱۸۷
- ثقات العجلی ۱۱۵ رقم ۲۸۰ • الوافی بالوفیات ۱۲/۵۹ • تاریخ ابن معین ۲/۱۶۱
- احال بعض المحققین علی طبقات الحفاظ ۹۲ • رجال صحیح مسلم لابن منجویه الورقة ۲۱
- اخبار سنة ۱۶۷

(نوٹ) تفصیل مندرجہ بالا کتابوں میں مطالعہ کریں

دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

عن عبد العزيز بن رفیع [1] قال کان ابن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ

---

[1] قال الحافظ ابن ابی حاتمؒ - عبد العزیز بن رفیع - انا عبد اللہ بن احمد - فیما کتب الی قال قال ابی عبد العزیز بن رفیع ثقۃ (قال) ذکرہ ابی عن اسحاق بن منصور عن یحیی بن معین قال عبد العزیز بن رفیع ثقۃ سألت ابی عن عبد العزیز بن رفیع فقال ثقۃ الجرح والتعدیل ۵/۳۸۱

- قال الحافظ المزیؒ عبد العزیز بن رفیع - قال عبد اللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ واسحق بن منصور عن یحیی بن معین وابو حاتم والنسائی ثقۃ تہذیب الکمال ۸۳۷
- قال الحافظ الذہبیؒ - عبد العزیز بن رفیع المحدث الثقۃ ابو عبد اللہ الاسدی وثقہ غیر واحد طالع سیر اعلام النبلاء ۵/۲۲۸ • ثقات ابن حبان ۵/۱۲۳

اور حسن / عبد العزیز بن رفیع سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ (حضرت) ابی بن کعب رضی اللہ عنہ

---

[1] حافظ ابن ابی حاتمؒ فرماتے ہیں - عبد العزیز بن رفیع .. عبد اللہ بن احمد نے ہم کو خبر دی ہے کہ مجھے باپ نے فرمایا کہ عبد العزیز بن رفیع ثقہ ہیں اور ابن ابی حاتمؒ فرماتے ہیں کہ میرے باپ نے اسحٰق بن منصور سے وہ یحیی بن معین سے نقل کرتے ہیں کہ عبد العزیز بن رفیع ثقہ ہیں اور میں نے اپنے باپ سے عبد العزیز بن رفیع کے بارے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ ثقہ ہیں - الجرح والتعدیل ۵/۳۸۱

- حافظ مزیؒ فرماتے ہیں - عبد العزیز بن رفیع - عبد اللہ بن احمد بن حنبل اپنے باپ سے اور اسحاق بن منصور یحیی بن معین سے اور ابو حاتم اور نسائی بھی ثقہ کہتے ہیں - تہذیب الکمال ۸۳۷
- حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں - عبد العزیز بن رفیع - محدث ثقہ ابو عبد اللہ اسدی ہے - اور اس کی توثیق کافی لوگوں نے کی ہے - مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ۵/۲۲۸

يصلي بالناس في رمضان بالمدينة عشرين ركعة ويوتر بثلاث [1]

• قال الحافظ العسقلاني عبد العزيز بن رفيع، وقال احمد ويحيى وابو حاتم والنسائي ثقة وقال ابن حبان مات بعد الثلاثين ومائة قلت كذا قال في الثقات وقال العجلي ثقة وقال يعقوب بن شيبة يقوم حديثه مقام الحجة تهذيب التهذيب ٦/٣٣٨

• طالع ثقات ابن شاهين ٣٣٥ • مشاهير علماء الامصار ٨٤ • خلاصة تذهيب الكمال ٢٣٩ • كتاب الجمع بين رجال الصحيحين ١/٣٠٧ • ثقات العجلي ٣٠٤

• التاريخ الكبير ٥/١١ • العبر ١/١٣١

• الكاشف ٢/١٧٥

التنبيه) العلوان في مصنف ابن ابي شيبة عن حسن عبد العزيز بن رفيع لكن هذا خطأ بل هذا عن الحسن عن عبد العزيز بن رفيع كما لا يخفى تدبر

---

[1] المصنف ٢/٣٩٣ قال المحقق حسين اسد هذا مرسل قوي السند حاشيه ٢ على ٤/٤٢ سير اعلام النبلاء وكذلك قال الامام النيموي في آثار السنن واسناده مرسل قوي ٢٥٣

وہ لوگوں کو مدینہ منورہ میں شہر رمضان میں بیس تراویح اور تین وتر پڑھاتے تھے [1]

• حافظ عسقلانی فرماتے ہیں۔ عبد العزیز بن رفیع - احمد اور یحیی اور ابو حاتم اور نسائی ثقہ فرماتے ہیں اور ابن حبان فرماتے ہیں کہ سن ۱۳۰ھ کے بعد اس کی وفات ہوئی ہے۔ میں کہتا ہوں اس طرح ثقات میں بھی فرمایا ہے اور عجلی ثقہ کہتے ہیں اور یعقوب بن شیبہ کہتے ہیں کہ اس کی حدیث حجت کے طور پر پیش کی جاتی ہے۔ مطالعہ کریں تہذیب التہذیب ۶/۳۳۸

• مطالعہ کریں ثقات ابن شاہین ۱۳۵ • مشاہیر علماء الامصار ۸۴ • خلاصۃ تذہیب الکمال ۲۳۹ • کتاب الجمع بین رجال الصحیحین ۱/۳۰۷ • ثقات العجلی ۳۰۴ • الکاشف ۲/۱۷۵

التنبیہ) مصنف ابن ابی شیبہ مطبوعہ میں عن حسن عبد العزیز بن رفیع ہے لیکن یہ خطا ہے بلکہ یہ عن الحسن عن عبد العزیز بن رفیع ہے جیسا کہ پوشیدہ نہیں ہے فکر کر

[1] المصنف ۲/۳۹۳ • محقق علامہ حسین اسد فرماتے ہیں کہ یہ مرسل قوی السند ہے حاشیہ ۲ بر صفحہ ۴/۴۲ سیر اعلام النبلاء

• علامہ نیموی بھی کہتے ہیں کہ اس کی اسناد مرسل قوی ہے۔ آثار السنن ۲۵۳

والسادس منها ما روی عن زید بن علی [1]

[1] قال الحافظ الذهبی.. زید بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب الهاشمی رضی الله عنهم وکان ذا علم وجلالة وصلاح... وخرج فاستشهد وقتل فی المعرکة ثم صلب اربع سنین ام
قال عبد الرحمن الرواجنی انبا نا عمرو بن القاسم قال دخلت علی جعفر الصادق و عنده ناس من الرافضة فقلت انهم یبرؤن من عمك زید فقال برأ الله ممن تبرأ منه کان والله اقرأنا لکتاب الله وافقهنا فی دین الله واوصلنا للرحم ما ترکنا فینا مثله... (قال الحافظ الذهبی)
قلت خرج متأولا وقتل شهیدا.. طالع سیر اعلام النبلاء ۵/ ۳۸۹ الی ۳۹۱

اور وسیلہ عظمیٰ برائے اثبات نسبت تراویح ان میں سے وہ ہے جو زید بن علی سے روایت ہے [1]

[1] حافظ ذہبی فرماتے ہیں۔ زید بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم۔ اور یہ صاحب علم اور عزت اور صلاح تھے اور یہ نکلے اور شہید ہوگئے اور معرکہ میں قتل کئے گئے پھر چار سال سولی پر لٹکائے گئے تھے۔ عمرو بن قاسم کہتے ہیں کہ میں جعفر صادق کے پاس گیا تو اس کے پاس روافض بیٹھے تھے تو میں نے کہا کہ یہ تیرے چچا زید سے برأت کرتے ہیں تو اس نے فرمایا کہ جو اس سے بری ہیں اللہ تعالیٰ اس سے بری ہو جائے خدا کی قسم کہ یہ ہم میں سے کتاب اللہ کا قاری اور اللہ تعالیٰ کے دین میں فقیہ اور صلہ رحمی والے تھے۔ اس کی مثال ہم نے نہیں چھوڑی (حافظ ذہبی فرماتے ہیں) میں کہتا ہوں کہ یہ تاویل کرتے ہوئے نکلے اور شہید ہوگئے
مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ۵/ ۳۸۹ تا ۳۹۱

- قال الامام ابن سعد: زید بن علی بن حسین رضی اللہ عنہم۔ قتل زید بن علی رحمہ اللہ یوم الاثنین للیلتین خلتا من صفر سنۃ عشرین ومائۃ الطبقات الکبری ۳۲۵/۵ و ۳۲۶
- قال الحافظ ابن عساکرؒ زید بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم لما خرج من ھشام فقال) من احب الحیات ذل ثم انشا یقول

- امام ابن سعدؒ فرماتے ہیں۔ زید بن علی بن حسین رضی اللہ عنہم۔ زید بن علی رحمہ اللہ بروز پیر سنہ ۱۲۰ھ دو دن صفر کے گذرے تھے کہ شہید ہو گئے طبقات کبری ۵/ ۳۲۵ و ۳۲۶
- حافظ ابن عساکرؒ فرماتے ہیں۔ زید بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم جب ھشام سے نکلے تو فرمایا جو زندگی پسند کرتا ہے وہ ذلیل ہوتا ہے پھر اشعار پڑھے فرمایا



- لا نطمعوا ان تهينونا ونكرمكم • وان نكف الاذى عنكم وتؤذونا
- الله يعلم انا لا نحبكم • ولا نلومكم ان لا تحبونا
- كم امرئٍ مولع فى بغض صاحبه • فنحمد الله نقلوكم وتقلونا

ثم حلف ان لا يلقى هشاما ولا يسأله صفرا ولا بيضا نخرج فى اربعة الاف بالكوفة فاحتال عليه بعض من كان يهوى هشاما فدخلوا عليه وقالوا ماتقول فى ابى بكر وعمر (رضى الله عنهما) فقال رحم الله ابا بكر وعمر صاحبى رسول الله صلى الله عليه وسلم اين كنتم قبل اليوم فقالوا ما نخرج معك او تبرأ منهما فقال لا نعل هما اماما عدل فتفرقوا عنه وبعث هشام اليه قوما فقتلوه وصلبوه على خشبة۔

طالع التفصيل فى تهذيب ابن عساكر ۶/۱۷ الى ۲۷

- ہم توقع نہ کرو کہ تم ہماری اہانت کروگے اور ہم تمہاری عزت کریں گے
- اور ہم تم کو ضرر نہیں پہنچائیں گے اور تم ہم کو ضرر پہنچاؤ گے
- اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ ہم تمہارے ساتھ محبت نہیں رکھتے
- اور ہم تم پر ملامت نہیں کرتے کہ تم ہمارے ساتھ محبت نہیں رکھتے
- اور کتنے مرتبہ آدمی اپنے ساتھی کے بغض ہیں
- اور ہم اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ عداوت کرتے ہیں اور تم ہمارے ساتھ

پھر قسم کھائی کہ ہشام سے نہیں ملے گا اور نہ اس سے سونا چاندی مانگے گا تو پھر چار ہزار کے ساتھ کوفہ میں نکلے تو جو لوگ ہشام کے ساتھ محبت رکھتے تھے تو حیلہ کے ساتھ اس کو اندر چلے گئے اور کہنے لگے کہ تو ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کے متعلق کیا کہتے ہو تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ابوبکر وعمر پر رحم فرماوے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی تھے کہ آج سے پہلے تم کہاں تھے تو انہوں نے کہا کہ ہم تمہارے ساتھ نہیں نکلیں گے جب تک تو نے ان دونوں سے براءت نہ کی ہو تو آپ نے فرمایا کہ میں یہ نہیں کروں گا یہ دونوں عادل امام تھے تو وہ لوگ ان سے چلے گئے اور ہشام نے آپ کے پاس آدمی بھیج دیئے تو آپ کو قتل کیا اور لکڑی پر سولی دیا۔ تفصیل دیکھیں تہذیب ابن عساکر ۶/۱۷ تا ۲۷

o o o o o o

- قال الامام ابن شاكر الكتبي المتوفى ٧٦٤ھ - زيد بن علي - اما الرافضة فقد جاؤا الى زيد بن علي وقالوا له تتبرأ من ابي بكر و عمر حتى نكون معك قال بل اتولاهما قالوا اذن نرفضك فسميت الرافضة فوات الوفيات ٢/ ٣٥
- طالع التفصيل والمظالم عليه - في تتمة المختصر ٢٠٧/١ • البداية والنهاية ٩/ ٣٢٩
- التاريخ الكبير ٣/ ٤٠٣ • الجرح والتعديل ٣/ ٥٦٨ • مشاهير علماء الامصار ٦٣
- وفيات الاعيان ٥/ ١٢٢ • و ٦/ ١١٠ • تاريخ ابن خلدون ٣/ ٩٨
- التهذيب ٣/ ٤١٩ • التقريب ١١٣ • الفهرست للنديم ٢٢٦ • مروج الذهب ٣/ ٢١٧
- خلاصة تذهيب الكمال ١٢٩ • الكامل لابن الاثير ٤/ ٢٤٠ و ٢٤٥
- المعرفة والتاريخ ٢/ ٨٠٧ و ٣/ ٣٤٧ • شذرات الذهب ١/ ١٥٨
- تهذيب الكمال ٤٥٦ • طبقات الخليفة ٢٥٨ • تاريخ الطبري ٧/ ٩١ الى ٩٦

- امام ابن شاکر کتبی متوفی ۷۶۴ھ فرماتے ہیں۔ زید بن علی - روافض زید بن علی کے پاس آ گئے اور کہنے لگے کہ ابوبکرؓ و عمرؓ سے برات کریں تو ہم تمہارے ساتھ ہو جائیں گے تو آپ نے فرمایا کہ میں ان کے ساتھ محبت کروں گا تو انہوں نے کہا کہ ہم تم کو چھوڑ دیں گے تو روافض کو اس لئے روافض کہتے ہیں :-

فوات الوفیات ۲/ ۳۵

(نوٹ) مندرجہ بالا کتابوں میں تفصیل دیکھ لیں
دوبارہ اعادہ کی ضرورت نہیں -

عن ابيه [1]

---

[1] قال الامام ابن سعدؒ علی بن الحسین بن علی بن ابی طالبؓ.. قالوا وکان علی بن الحسین ثقۃ مامونا کثیر الحدیث عالماً رفیعاً ورعاً — طالع الطبقات الکبری ۵/۲۱۱ الی ۲۲۲

- وقال الحافظ ابن حبان ... علی بن الحسین ..کان من افاضل بنی ہاشم من فقہاء اہل المدینۃ وعبادہم - وکان ... یقال - ان علی بن الحسین سید العابدین فی ذلک الزمان ثقات ابن حبان ۵/۹ او ۱۶۰
- قال الحافظ الذہبیؒ - علی بن الحسین بن الامام علی بن ابی طالب - السید الامام زین العابدین الہاشمی - قال ابن سعد کان علی بن الحسین ثقۃ مامونا ... الخ قال الزہری کان علی بن الحسین من افضل اہل بیتہ۔

(حضرت زین العابدین) اپنے باپ (علی رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں

---

[1] امام ابن سعدؒ فرماتے ہیں۔ علی بن الحسین بن علی بن ابی طالبؓ۔ کہتے ہیں کہ علی بن الحسین ثقہ مامون کثیر الحدیث عالی رفیع پرہیزگار تھے۔ طبقات کبری ۵/۲۱۱ تا ۲۲۲ مطالعہ کریں۔

- حافظ ابن حبان کہتے ہیں۔ علی بن الحسین بنو ہاشم کے افاضل میں سے تھے اور مدینہ کے فقہاء اور عابدوں سے تھے۔
اور کہا جاتا ہے کہ علی بن الحسین اس زمانہ میں سید العابدین تھے۔ ثقات ابن حبان ۵/۹ او ۱۶۰
- حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں کہ
علی بن الحسین بن امام علی بن ابی طالبؓ السید الامام زین العابدین ہاشمی ہیں
- ابن سعدؒ کہتے ہیں کہ
علی بن الحسین ثقہ مامون ... ہیں۔ زہریؒ کہتے ہیں کہ علی بن حسین اہل بیت کے افضل لوگوں

...طالع التفصيل فی سیر اعلام النبلاء ٤/ ٣٨٦ الی ٤٠١

• قال الحافظ العجلیؒ:۔ علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب تابعی ثقة تاریخ الثقات ٣٤٤، ٣٤٥ رقم ١١٨٠

• قال الحافظ ابن الجوزیؒ۔ علی بن الحسین بن علی بن ابی طالبؓ علیهم السلام وكان لا يدع صلاة الليل فی الحضر والسفر وكان يقول عجبت للمتكبر الفخور الذی كان بالامس نطفة ثم هو غدا جيفة وعجبت كل العجب لمن شك فی الله وهو يرى خلقه وعجبت

ہیں سے تھے ۔ دیکھیں تفصیل سیر اعلام النبلاء ۴/ ۳۸۶ تا ۴۰۱

• حافظ عجلیؒ فرماتے ہیں کہ علی بن الحسین تابعی ثقہ ہیں۔ تاریخ الثقات ۳۴۴ و ۳۴۵ رقم ۱۱۸۰

• حافظ ابن الجوزیؒ فرماتے ہیں۔ علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب علیہم السلام، سفر اور اقامت دونوں حالتوں میں تہجد کی نماز نہیں چھوڑتے تھے اور فرماتے ہیں تعجب کرتا ہوں متکبر فخر والے جو کل نطفہ تھا پھر صبح مردار ہو جائے گا اور میں اس شخص پر زیادہ تعجب کرتا ہوں جو اللہ تعالیٰ کے وجود میں شک کرتا ہے اور وہ اپنی پیدائش دیکھتا ہے ۔

كل العجب لمن انكر النشأة الاخرى وهو يرى النشأة الاولى وعجبت كل العجب لمن عمل لدار الفناء وترك دار البقاء وقال الفرزدق ؎

- هذا ابن خير عباد الله كلهم — هذا التقي النقي الطاهر العلم
- هذا الذي تعرف البطحاء وطأته — والبيت يعرفه والحل والحرم
- يكاد يمسكه عرفان راحته — ركن الحطيم اذا ما جاء يستلم
- ان عد اهل التقى كانوا ائمتهم — او قيل من خير اهل الارض قيل هم

طالع التفصيل فی صفة الصفوه ۲/۹۳ الی ۱۰۲

- قال الامام ابن خلکان :- زین العابدین ابو الحسن علی بن الحسین بن علی ابن ابی طالبؓ وفضائل زین العابدین ومناقبه اکثر من ان تحصر طالع وفیات الاعیان ۳/۲۶۷ الی ۲۶۹

اور میں اس پر بڑا تعجب کرتا ہوں جو دوسری مرتبہ پیدائش سے انکار کرتا ہے اور اس نے اول مرتبہ پیدائش دیکھی ہے اور میں اس پر تعجب کرتا ہوں جو فانی گھر کیلئے کام کرتا ہے اور دائمی گھر کو چھوڑتا ہے اور فرزدق کہتے ہیں

- یہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے بہتر شخص کا بیٹا ہے
- یہ پرہیزگار اور پاک دامن اور نشانی ہے
- یہ وہ شخص ہے جس کی قدم کی جگہ مقام بطحی بھی جانتا ہے۔
- اور حل وحرم اور بیت اللہ (سب) اس کو جانتے ہیں۔
- شاید اس کو پہچاننے کی وجہ سے حجر اسود اس کو روکے جب یہ اس کو چومتا ہے
- اگر متقی لوگ شمار کئے جاتے ہیں تو یہ ان کے پیشوا ہیں۔
- یا کہا جائے کہ زمین میں بہترین مخلوق کون ہیں کہا جاتا ہے کہ یہی ہیں۔

تفصیل صفۃ الصفوۃ ۲/۹۳ تا ۱۰۲ مطالعہ کریں

- امام ابن خلکان فرماتے ہیں زین العابدین ابو الحسن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالبؓ فضائل اور مناقب زین العابدین زیادہ ہیں اس سے کہ اس کو شمار کئے جائیں

مطالعہ کریں وفیات الاعیان ۳/۲۶۷ تا ۲۶۹

• قال الامام النووي: علي بن الحسين رضي الله عنهما ... روينا عن شيبة بن نعامة.
قال لما توفي علي بن الحسين وجدوه يقوت مائة اهل بيت بالمدينة في السر
توفي بالمدينة سنة اربع وتسعين وقيل سنة ثنتين وتسعين
تهذيب الاسماء واللغات ۱/۳۴۳

• طالع التفصيل في الكتب التالية
• تذكرة الحفاظ ۱/۷۴ • التاريخ الكبير ۶/۲۶۶ • المعرفة والتاريخ ۱/۳۶۰
• الجرح والتعديل ۶/۱۷۸ • مروج الذهب ۳/۱۶۹ • حلية الاولياء ۳/۱۳۳
• تتمة المختصر ۱/۲۷۱ • البداية والنهاية ۹/۱۰۳ • الكامل لابن الاثير ۴/۲۹۷
• التهذيب ۷/۳۰۴ • النجوم الزاهرة ۱/۲۲۹ • المعارف لابن قتيبة ۹۴
• تهذيب الكمال ۹۶۱ الى ۹۶۴ • خلاصة تذهيب الكمال ۲۷۲
• فوات الوفيات ۴/۳۲۲ • غاية النهاية ۱/۵۳۴ • العبر للذهبي ۱/۸۳
• الكاشف ۲/۲۴۶ • طبقات الفقهاء لابي اسحق الشيرازي ۶۴
• تاريخ اسماء الثقات ۲۰۶ رقم ۷۲۴ للحافظ ابي حفص احمد بن عثمان المعروف بابن شاهين

• امام نووی فرماتے ہیں۔ علی بن الحسین رضی اللہ عنہما شیبہ بن نعامہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جب علی بن الحسین کی وفات ہوئی تو معلوم ہوا کہ وہ ایک سو گھر کو مدینہ میں خفیہ طور پر کھانا کھلاتے۔ اور ۹۴ھ یا ۹۲ھ میں مدینہ میں وفات ہوئی۔
مطالعہ کریں تہذیب الاسماء واللغات ۱/۳۴۳
(نوٹ) مندرجہ بالا کتابیں آپ کے مناقب کے لئے مطالعہ کریں
دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

لہ قال الحافظ الذھبیؒ ۔ الحسین الشھید الامام الشریف سبط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وریحانتہ من الدنیا ومحبوبہ ابو عبد اللہ الحسین بن امیر المؤمنین ابی الحسن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم عن علیؓ قال الحسینؓ اشبہ برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صدرہ الی قدمیہ ۔ عن ابن ابی نعیم قال کنت عند ابن عمرؓ فسألہ رجل عن دم البعوض فقال ممن انت فقال من اھل العراق قال انظروا الی ھذا یسألنی عن دم البعوض وقد قتلوا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھما ریحانتای من اھل الدنیا ۔ طالع مناقبہ رضی اللہ عنہ وانفس علیہ فی سیر اعلام النبلاء ۳/۲۸۰ الی ۳۲۱

• قال الحافظ ابن کثیرؒ قال قتادۃ ولد الحسینؓ لست سنین وخمسۃ اشھر ونصف من التاریخ وقتل یوم عاشوراء فی المحرم سنۃ احدی وستین ولہ اربع وخمسون سنۃ وستۃ اشھر ونصف رضی اللہ عنہ وفصل الحافظ ابن کثیرؒ مناقبہ والطاعم باتم تفصیل وذکر بعض من اشعارہ رضی اللہ عنہ

اور وہ اپنے دادا حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں

لہ حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں حسینؓ شہید امام شریف نواسہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اور آپ کا ریحان اور محبوب ابو عبد اللہ حسین بن امیر المؤمنین ابی الحسن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم، حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ حسین سینہ سے قدم تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مشابہ ہیں ۔ ابن ابی نعیم کہتے ہیں کہ میں ابن عمرؓ کے ساتھ بیٹھا تھا کہ آدمی نے مچھر کے خون کے بارے پوچھا تو ابن عمرؓ نے فرمایا کہاں کا ہے اس نے جواب دیا کہ عراق کا آپ نے فرمایا اس کو دیکھو کہ مچھر کے خون کے بارے پوچھتا ہے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نواسہ قتل کیا ہے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ یہ دونوں اہل دنیا کے ریحان ہیں ۔ آپ کے مناقب اور اس کا مطالعہ سیر اعلام النبلاء ۳/۲۸۰ تا ۳۲۱ میں دیکھ لیں ۔ • حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں ۔ قتادہ کہتے ہیں اور ۵۴ برس عاشورا محرم ۶۱ھ میں قتل کئے گئے ہیں ۔ اور آپ کی عمر ۵۴ سال اور چھ مہینے اور پندرہ دن تھی ۔ حافظ ابن کثیرؒ نے آپ کے مناقب اور آپ کے فضائل تفصیل طور پر بیان کئے ہیں ۔ اور آپ کے بعض اشعار بھی ذکر کئے ہیں ۔ (رضی اللہ عنہ)

رحيث قال رضي الله عنه

واسترزق الرحمن من فضله ... فليس غير الله من الرازق

من ظن ان الناس يغنونه ... فليس بالرحمن بالواثق

او ظن ان المال من كسبه ... زلت به النعلان من حالق

البداية والنهاية ۸ / ۱۴۹ الی ۲۱۲

قال الامام ابن الوردیؒ بعد بیان المظالم علی الامام حسین رضی الله عنه وعلی اهل بیته رضی الله عنهم اجمعین بان ... بعد ... ان وصلوا الی المدینة اتتهم نساء بنی هاشم حاسرات وفیهن ابنة عقیل بن ابی طالب وهی تبکی وتقول

حضرت حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

• مہربان ذات کے فضل سے رزق طلب کر

• اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی رزق دینے والا نہیں۔

• جس شخص کا گمان ہو کہ لوگ اس کو غنی کریں گے

• اس کا اللہ تعالیٰ پر اعتماد کامل نہیں

• یا اس کا گمان یہ ہو کہ مال اس کے کسب کا نتیجہ ہے

• تو اس کے جوتے خالق سے پھسل گئے۔

مطالعہ کریں البدایۃ والنہایۃ ۸ / ۱۴۹ تا ۲۰۲

• امام ابن الوردیؒ ان مظالم کا ذکر کرتے ہیں جو آپ پر ڈھائے گئے ہیں اور آپ کے اہل بیت پر پھر فرماتے ہیں کہ جب مدینہ کو اہل بیت پہنچ گئے بنی ہاشم کے ننگے سر عورتیں ملیں اور ان میں عقیل بن ابی طالب کی بیٹی تھی اور رو رہی تھی اور فرماتی تھی۔



- ماذا تقولون إن قال النبي لكم ... ماذا فعلتم وأنتم آخر الأمم
- بعترتي وبأهلي بعد مفتقدي ... منهم أسارى وصرعى ضرجوا بدم
- ما كان هذا جزائي إذ نصحت لكم ... أن تخلفوني بسوء في ذوي رحمي

ثم قال الإمام ابن الوردي قلت ... ذلك مضعنا عجز بيت الحماسة

- أرأس السبط ينقل والسبايا ... يطاف بها وفوق الأرض رأس

- تم کیا کہو گے جب تم سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھیں گے، اور تم آخری امت تھے تم نے میرے اہل کے ساتھ میری عدم موجودگی میں کیا کیا۔ بعض ان سے قید کیا اور بعض خون سے ملوث زمین پر گرا دیے۔

جبکہ میں نے تم کو نصیحت کی تھی تو اس کا یہ بدلہ تھا کہ تم میرے ذوی الارحام کے ساتھ برے طریقے سے پیش آئے ہیں۔

پھر امام ابن وردیؒ فرماتے ہیں:

کیا نواسہ کا سر اور قیدی گھمائے جا رہے ہیں اور زمین پر سر ہو



والله اعلم. والصحيح ان عمره رضى الله عنه وعنا خمس وخمسون سنة واشهر
قيل انه حج خمسا وعشرين حجة ماشيا وكان يصلى فى اليوم والليلة الف ركعة.
طالع تتمة المختصر ۱/ ۲۵۸ الى ۲۶۲
طالع مناقب هذا الامام المظلوم الشهيد رضى الله عنه فى الكتب التالية
صحيح البخارى ۱/ ۵۳۰ م ب • التاريخ الكبير ۲/ ۳۸۱ • الجرح والتعديل ۳/ ۵۵
المستدرك ۳/ ۱۷۶ • اسد الغابة ۲/ ۱۸ • الاستيعاب لابن عبد البر ۱/ ۳۷۸
الاصابة ۱/ ۳۳۲ • تهذيب التهذيب ۲/ ۳۴۵ • تهذيب الكمال ۲۹۰
نسخة اخرى ۶/ ۳۹۶ الى ۴۴۹ • تهذيب ابن عساكر ۴/ ۳۱۴
المختصر فى اخبار البشر ۱/ ۱۸۹ الى ۱۹۲ للحافظ ابن كثير • مشاهير علماء الامصار ۷
حلية الاولياء ۲/ ۳۹ • تاريخ بغداد ۱/ ۱۴۱ • تهذيب الاسماء واللغات ۱/ ۱۶۲
فوات الوفيات ۴/ ۳۳۲ • تاريخ الطبرى ۵/ ۳۴۷ • خلاصة تذهيب الكمال ۸۳
شذرات الذهب ۱/ ۶۶ • الكامل لابن الاثير ۳/ ۲۶۶ الى ۲۹۶ • مروج الذهب ۳/ ۶۴
جمهرة انساب العرب ۵۲ • غاية النهاية ۱/ ۲۴۴ • العقد الثمين ۴/ ۲۰۲
العبر للذهبى ۲۰ • الكاشف ۱/ ۱۷۱ • المعارف لابن قتيبة ۹۳
صفة الصفوة ۱/ ۷۶۲ • نهاية الارب فى معرفة انساب العرب ۱۲۵ رقم ۳۷۰ لابى العباس
احمد بن على القلقشندى المتوفى سنة ۸۲۱ھ • مسند ابى يعلى ۲/ ۳۹۵
مسند احمد ۳/ ۶۲، ۸۲ • سنن الترمذى رقم ۳۷۷۱ باب مناقب الحسن والحسين
رضى الله عنهما • مجمع الزوائد ۹/ ۲۰۱

واللہ اعلم، صحیح بات یہ ہے کہ آپ کی عمر اللہ تعالیٰ آپ سے اور ہم سے راضی ہو جائے ۵۵ سال تھی اور کچھ مہینے تھی
کہا جاتا ہے کہ آپ نے پیدل ۲۵ حج کئے ہیں اور دن رات میں ایک ہزار رکعات پڑھتے تھے
مطالعہ کریں تتمۃ المختصر ۱/ ۲۵۸ تا ۲۶۲
(نوٹ) آپ کے مناقب اور اس پر مظالم مندرجہ بالا کتابوں میں مطالعہ کریں۔

سلہ قال الامام بخاری۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت منی وانا منک وقال عمر رضی اللہ عنہ توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو عنہ راض طالع صحیح البخاری
۱/ ۵۲۵ • المستدرک ۳/ ۱۰۷ رقم ۱۴٦

• قال الامام احمد بن علی عن ابراھیم بن سعد بن مالک عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسی

۱۔ حضرت حسین حضرت علی رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں

• امام بخاری فرماتے ہیں ... نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا۔ تو مجھ سے ہو میں تجھ سے اور عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے اور وہ اس سے راضی تھے مطالعہ کریں صحیح بخاری ۱/ ۵۲۵
• مستدرک ۳/ ۱۰۷ تا ۱۴۶
• امام احمد بن علی فرماتے ہیں کہ ابراہیم بن سعد بن مالک اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ کیا تو راضی نہیں کہ تو مجھ سے ایسے ہو جیسا کہ ھارون موسی علیہ السلام سے تھے۔

مسند ابی یعلی ۲/۷۳

- طالع ۲۵ و ۶۶ - ۷۳ و ۸۶ و ۸۷ و ۱۳۲
- مسند احمد ۱/۱۷۳ و ۱۷۵ و ۱۷۷ • مسند الحمیدی رقم ۷۱ • صحیح مسلم رقم
- سنن الترمذی رقم ۳۷۳۱ • طالع فی ثقات العجلی ۹ ۳۶ انت بمنزلة ھارون من موسیٰ
- قال الحافظ الذہبیؒ - امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ابو الحسن الھاشمی قاضی الامة وفارس الاسلام وختن المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کان ممن سبق الی الاسلام لم یتلعثم وجاھد فی اللہ حق جھادہ ونھض باعباء العلم والعمل وشھد لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالجنة وقال لہ انت منی بمنزلة ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی وقال لا یحبک الا مؤمن ولا یبغضک الا منافق ومناقب ھذا الامام جمة افردتھا فی مجلدة وسمیتہ بفتح المطالب فی مناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ۔

مسند ابی یعلی ۲/۷۳ مطالعہ کریں ۵۷ و ۶۶ و ۷۳ و ۸۶، ۸۷، ۱۳۲
مسند احمد ۱/۱۷۳، ۱۷۵ و ۱۷۷ • مسند الحمیدی رقم ۷۱ • صحیح مسلم رقم ۲۴۰۴ • سنن الترمذی رقم ۳۷۳۱
ثقات العجلی ۹ ۳۶ آخر حجۃ حدیث کا مطالعہ کریں۔

حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں۔ امیر المومنین علی بن ابی طالبؓ ابو الحسن الہاشمی قاضی الامۃ اور فارس الاسلام اور ختن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بغیر جھجک (ہچکچاہٹ) کے آپ نے اسلام کی طرف سبقت کی ہے اور اللہ تعالیٰ کے دین میں حق جہاد کیا ہے اور علم وعمل کے ساتھ بلند ہوا ہے اور آپ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کے ساتھ خوشخبری دی ہے اور آپ سے فرمایا کہ تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ ہارون موسیٰ علیہ السلام سے تھے مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں اور فرمایا کہ تیرے ساتھ مومن محبت کرے گا اور بغض منافق رکھے گا اور اس امام کے مناقب زیادہ ہیں۔ ہم نے مستقل جلد میں ذکر کئے ہیں اور اس کتاب کا نام فتح المطالب فی مناقب علی بن ابی طالب رکھا ہے رضی اللہ عنہ۔

أنه أمر الذي يصلي بالناس صلوٰة القيام في شهر رمضان أن يصلي بهم عشرين ركعة .

وكان إماماً عالماً متحرياً في الأخذ بحيث انه يستحلف من يحدثه بالحديث ..... وقد استشهد أمير المؤمنين في سابع عشر رمضان من عام اربعين وله ستون سنة او اقل او أكثر بسنة او سنتين رضي الله عنه كما في تذكرة الحفاظ ١/١٠ الى ١٣

- قال الحافظ المزي علي بن ابي طالب ثم فصل مناقبه وذكر اشعار وفيها ...

وكل مناقب الخيرات فيه	وحب رسول رب العالمينا
ولقد علمت قريش حيث كانت	بانك خيرهم حسبا ودينا
اذا استقبلت وجه ابي حسن	رأيت البدر فوق الناظرين

حضرت علیؓ نے اس شخص کو جو مہینہ رمضان میں نماز (تراویح) پڑھاتے تھے امر فرمایا کہ ان کو بیس تراویح پڑھایئں

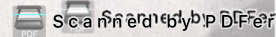
اور یہ امام اور عالم تھے اور حدیث میں محتاط تھے اور اس شخص کو قسم دیتے تھے جو آپ کو حدیث بیان کرتے ... امیر المؤمنین ۱۷ رمضان سنہ ۴۰ھ میں شہید ہو گئے تھے اور آپ کی عمر ساٹھ سال یا اس سے کم یا زیادہ سال اور دو سال کی تھی، جیسا کہ تذکرۃ الحفاظ ۱/۱۰ تا ۱۳ میں ہے۔

- حافظ مزیؒ فرماتے ہیں .. علی بن ابی طالبؓ ... پھر آپ کے مناقب تفصیل سے بیان کئے ہیں اور اشعار ذکر کئے ہیں جس میں ہے -

تمام نیکی کے مناقب اس میں موجود تھے ، اور اللہ تعالیٰ کے رسول کے محبوب تھے ۔

قریش کو بھی پتہ تھا جہاں بھی ہو کہ آپ ان میں سے نسب اور دین کی حیثیت سے بہتر ہے ۔

جبکہ ابو الحسن کا چہرہ سامنے آجاتے تو دیکھنے والوں کے اوپر چودھویں رات کا چاند دیکھو گے ۔

كنا قبل مقتله بخير يرى مولى رسول الله فينا

طالع تهذيب الكمال ١ / ٩٧١ الى ٩٧٤

- قال الحافظ ابن المديني قضاة الامة اربعة عمر، علي، زيد، ابوموسى الاشعري رضي الله عنهم . علل الحديث ٤١

- ہم اس کے مقتول ہونے سے پہلے خیر سے تھے جب تک ہم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مولیٰ موجود تھے

مطالعہ کریں تہذیب الکمال ۱/ ۹۷۱ تا ۹۷۴

حافظ ابن المدینیؒ فرماتے ہیں۔ اُمت کے قاضی چار ہیں

عمرؓ، علی، زید، ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہم

علل الحدیث ۴۱

يسلم فی کل رکعتین ویراوح ما بین کل اربع رکعات فیرجع ذو الحاجة ویتوضأ الرجل وان یوتر بهم من اخر اللیل حین الانصراف له

طالع مناقب امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فی الکتب التالیة

- المعرفة والتاریخ ۱/۲۷۴ • تاریخ خلیفہ بن خیاط ۱۸۰ • اسد الغابہ ۴/۱۶
- غریب الحدیث لابن قتیبة ۲/۲۸۸ الی ۳۵۱ • جامع الاصول ۸/۶۴۸
- معرفة القراء الکبار ۱/۲۵ • المعجم الکبیر للطبرانی ۱/۵۰ الی ۶۸
- مشاهیر علماء الامصار ۲ • المختصر فی اخبار البشر ۱/۱۸۰ • تتمة المختصر ۱/۲۲۵ لابن الوردی • الانساب ۹/۳۵۶ • تهذیب الاسماء واللغات ۱/۳۴۴
- الامصار ذوات الآثار ۱۷۴ • مروج الذهب ۳/۳۵۸ • ریاض الصالحین ۵۵
- کشف الظنون ۲/۱۸۴ • المعارف لابن قتیبة ۸۸ • الکامل لابن عدی ۲/۷۲۸
- حلیة الاولیاء ۱/۶۱ الی ۸۷
- الجوهر الثمین فی سیر الملوک والسلاطین ۲۶ للامام ابن ابراهیم بن محمد المعروف بابن دقماق
- الکنی والاسماء للحافظ الدولابی ۱/۸ و ۹ • سیر اعلام النبلاء ۷/۳۶۲
- الطبقات الکبری لابن سعد ۲/۳۳۷ الی ۳۳۹ و ۳/۱۹ و ۴۰ و ۶/۱۲
- ثقات العجلی ۴۳۷ رقم ۱۱۹۰ • ثقات ابن حبان ۲/۲۶۶ الی ۳۰۶
- طبقات الفقهاء لابی اسحاق الشیرازی ۲۲

ہر دو رکعتوں میں سلام پھیر کریں اور پھر چار رکعت ادا کرنے کے بعد آرام کریں تاکہ حاجت والا آدمی وضو کرکے واپس آجائے اور راتے کے آخیر حصہ میں ان کو وتر پڑھاتے تھے جیساکہ مسند زید بن علی رضی اللہ عنہ ۱۳۹ میں ہے

نوٹ) امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے مناقب مندرجہ بالا کتابوں میں مطالعہ کریں دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں

له مسند زید بن علی رضی اللہ عنہ ۱۳۹

اعلم ایها الاخ الکریم ان هذه الروایة صحیحة بلا شك وارتیاب وجمیع رواته ثقات وما تکلم علیها احد من المنکرین اما ما رأوها او اغمض منها العینین والله اعلم تدبر

نوٹ) یہ روایت بالکل صحیح ہے تمام راوی اس کے ثقہ ہیں اور اس روایت پر منکرین نے کلام نہیں کیا ہے یا تو دیکھی نہیں یا اس سے چشم پوشی کی ہے (اللہ تعالیٰ جانتا ہے) فکر کر۔



والسابع منها ما روی الامام ابن ابی شیبة حدثنا وکیع[1] عن نافع بن عمر[2]

---

[1] مر ذکرہ فی الدلیل الثالث

[2] مر ذکرہ فی الدلیل الثالث ۔

[3] قال الحافظ ابن ابی حاتم: نافع بن عمر الجمحی وھو ابن عمر بن عبد اللہ بن جمیل روی عن ابن ابی ملیکۃ الخ انا عبد اللہ بن احمد بن حنبل فیما کتب الی قال قال ابی ..... نافع بن عمر احب الی من عبد الجبار وھو اصح حدیثا وھو من الثقات ثقۃ عن یحیی بن معین انہ قال نافع بن عمر ثقۃ ..... سألت ابی عن نافع بن عمر یحتج بحدیثہ قال نعم قال سئل ابی عن نافع بن عمر فقال ثقۃ الجرح والتعدیل (٥)

- قال الامام ابن حبان: نافع ابن عمر کان متقنا مشاہیر علماء الامصار ١٤٨
- قال الحافظ المزی ... نافع بن عمر۔ قال عبد الرحمٰن بن مھدی کان من اثبت الناس

بیس تراویح کے اثبات کے لیے ساتویں دلیل ان میں سے وہ ہے جو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کی ہے فرماتے ہیں کہ ہم کو وکیع نے سنایا ہے۔ وہ نافع بن عمر سے روایت کرتے ہیں

---

[1] حافظ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں نافع بن عمر الجمحی بن عمر بن عبد اللہ بن جمیل۔ ابن ابی ملیکہ ۔ الخ سے روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن احمد اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں نافع بن عمر مجھے عبد الجبار سے زیادہ پسند ہے اور اس کی حدیث زیادہ صحیح ہے اور یہ ثقات میں ثقہ ہیں اور یحیی بن معین کہتے ہیں کہ ثقہ ہیں اور حافظ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں کہ میں نے باپ سے اس کے بارے پوچھا کہ اس کی حدیث سے احتجاج کیا جاتا ہے اس نے فرمایا ہاں ... اور حافظ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں کہ میرے باپ سے نافع بن عمر کے بارے پوچھا گیا تو فرمایا کہ ثقہ ہیں الجرح والتعدیل ٨/٤٥٦

- حافظ ابن حبان فرماتے ہیں کہ نافع بن عمر متقن ہیں مشاہیر علماء الامصار ١٤٨
- حافظ مزی فرماتے ہیں ۔ نافع بن عمر ... عبد الرحمٰن بن مھدی فرماتے ہیں کہ یہ اثبت الناس اور

وقال ابوطالب عن احمد بن حنبل ۔ ثبت صحیح الحدیث ۔۔ وقال اسحٰق بن منصور عن یحیی بن معین ثقۃ وکذلک قال النسائی وقال عبد الرحمٰن بن ابی حاتم سئل ابی عنہ فقال ثقۃ وسألت ابی عنہ یحتج بحدیثہ قال نعم وذکرہ ابن حبان فی کتاب الثقات ۔ طالع تہذیب الکمال ۱٤۰٤

ابوطالب احمد بن حنبل سے ثبت صحیح الحدیث نقل کرتے ہیں ۔ اسحاق بن منصور یحیی بن معین سے ثقہ نقل کرتے ہیں اور اسی طرح نسائی نے بھی فرمایا ہے ۔
عبدالرحمٰن بن ابی حاتمؒ فرماتے ہیں کہ میرے باپ سے اس کے بارے پوچھا گیا تو فرمایا ثقہ ہیں اور میں نے باپ سے پوچھا کہ اس کی حدیث سے احتجاج کیا جاتا ہے انہوں نے فرمایا ۔۔۔ ہاں ۔۔۔
ابن حبان نے اس کو کتاب الثقات میں ذکر کیا ہے
مطالعہ کریں تہذیب الکمال ۱٤۰٤



- قال الحافظ الذهبي - نافع بن عمر بن عبداللہ - الحافظ الثبت - تكاثروا عليه لاتقانه وعلوسنده - وقال ابن مهدی كان من اثبت الناس وروی ابوطالب عن احمد ثقة ثبت صحيح الحديث - قال ابن معين والنسائی ثقة طالع سير اعلام النبلاء ۷/ ۴۳۳
- قال الامام تقی الدين محمد بن احمد المكی المتوفی سنة ۸۳۲ھ نافع بن عمر - قال عبد الرحمن بن مهدی كان من اثبت الناس قال ابوطالب عن احمد بن حنبل ثبت صحيح الحديث ووثقه ابن معين والنسائی وابوحاتم وقال يحتج بحديثه طالع التفصيل فی العقد الثمين فی تاريخ البلد الامين ۷/ ۳۲۶ و ۳۲۷

- حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں - نافع بن عمر بن عبداللہ .. حافظ ثبت محدثین اس سے زیادہ حدیث نقل کرتے ہیں کہ یہ متقن اور عالی السند والے تھے - ابن مہدی فرماتے ہیں یہ اثبت الناس تھے - ابوطالب احمد سے نقل کرتے ہیں کہ ثقہ اور ثبت صحیح الحدیث تھے - ابن معین اور نسائی ثقہ کہتے ہیں مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ۷/ ۴۳۳
- امام تقی الدین محمد بن احمد المکی متوفی ۸۳۲ھ فرماتے ہیں - نافع بن عمر، عبدالرحمن بن مہدی کہتے ہیں کہ یہ اثبت الناس ہیں - ابوطالب احمد بن حنبل سے ثبت صحیح الحدیث نقل کرتے ہیں اور ابن معین اور نسائی اور ابوحاتم ثقہ کہتے ہیں اور ابوحاتم فرماتے ہیں کہ اس کی حدیث سے احتجاج کیا جاتا ہے -
تفصیل مطالعہ کریں عقد ثمین فی تاریخ بلد امین ۷/ ۳۲۶ و ۳۲۷

• قال الحافظ العسقلانی ... نافع بن عمر، "قال عبد الرحمن بن مهدی کان من اثبت الناس و قال ابو طالب عن احمد ثبت ثبت صحیح و قال عبد الله بن احمد ... وھو اصح حدیثا وھو فی الثقات ثقه قال ابن معین والنسائی ثقة و قال ابن ابی حاتم سئل ابی عنه فقال ثقة قلت یحتج بحدیثه قال نعم...
طالع التھذیب ۱۰/۴۰۹ • و تذکرۃ الحفاظ ۱/۲۳۱ • میزان الاعتدال ۴/۲۴۱
• خلاصۃ تذھیب الکمال ۳۹۹ • الطبقات الکبری لابن سعد ۵/۴۹۴
• التقریب ۳۵۵ • الجمع بین رجال الصحیحین ۲/۲۹ د
تنبیہ) ان فی مصنف ابن ابی شیبة عن نافع بن عمر و فی آثار السنن عن نافع عن ابن عمر و فی التعلیق عن نافع بن عمر والصحیح عن نافع بن عمر فتدبر

• حافظ عسقلانیؒ فرماتے ہیں نافع بن عمر... عبدالرحمٰن بن مہدیؒ اثبت الناس کہتے ہیں - ابو طالب احمد سے ثبت صحیح نقل کرتے ہیں - عبداللہ بن احمد کہتے ہیں کہ اس کی اصح حدیث ہے یہ ثقات میں سے ثقہ ہیں - ابن معین اور النسائیؒ ثقہ کہتے ہیں - ابن ابی حاتم فرماتے ہیں کہ میرے باپ سے پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ ثقہ ہیں - میں نے پوچھا کہ اس کی حدیث سے احتجاج کیا جاتا ہے انہوں نے فرمایا ہاں احتجاج کیا جاتا ہے مطالعہ کریں تہذیب التہذیب ۱۰/۴۰۹

الو ٹ) مندرجہ بالا کتابیں مطالعہ کریں

تنبیہ) مصنف ابن ابی شیبہ میں عن نافع بن عمر اور آثار السنن میں عن نافع عن ابن عمر ہے اور تعلیق میں عن نافع بن عمر ہے اور صحیح عن نافع بن عمر ہے - تجربہ کریں



قال كان ابن ابی مليكة ؎

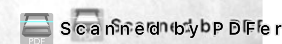
؎ قال الحافظ العجلیؒ المتوفی ۲۶۱ھ . ابن ابی مليكة تابعی ثقة . تاريخ الثقات ۲۸۰ رقم ۲۹۲

- قال الحافظ ابن حبانؒ .. ابن ابی مليكة .. رأی ثمانين من اصحاب النبی صلی الله عليه وسلم كان من الصالحين والفقهاء فی التابعين والحفاظ والمتقنين . مشاهير علماء الامصار ۸۲ رقم ۵۹۷
- قال الحافظ ابن ابی حاتمؒ . عبد الله بن عبيد الله بن ابی مليكة سألت ابی وابا زرعة فقالا مكی ثقة . الجرح والتعديل ۵/۹۹ و ۱۰۰
- قال الحافظ الذهبی . ابن ابی مليكه . وثقه ابو زرعة وابو حاتم قال البخاری وجماعة مات سنة سبع عشرة ومائة . سير اعلام النبلاء ۵/۸۸ الی ۹۰

نافع بن عمر فرماتے ہیں کہ ابن ابی ملیکہ ؎ ہم کو

؎ حافظ عجلیؒ متوفی ۲۶۱ھ فرماتے ہیں ۔ ابن ابی ملیکہ تابعی ثقہ ہیں ۔ تاریخ الثقات ۲۸۰ رقم ۲۹۲

- حافظ ابن حبانؒ فرماتے ہیں ابن ابی ملیکہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسّی صحابہ کرامؓ دیکھے تھے اور یہ تابعین فقیہ اور صالح اور حافظ اور متقن تھے ۔ مشاہیر علماء الامصار ۸۲ رقم ۵۹۷
- حافظ ابن ابی حاتمؒ فرماتے ہیں ۔ عبد اللہ بن عبید اللہ بن ابی ملیکہ ۔ ۔ کے بارے باپ اور ابو زرعہ سے پوچھا تو دونوں نے فرمایا کہ مکی ثقہ ہیں
الجرح والتعدیل ۵/۹۹ و ۱۰۰
- امام حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں ۔ ابن ابی ملیکہ ... ابو زرعہ اور ابو حاتم نے توثیق فرمائی ہے ۔ امام بخاریؒ وغیرہ نے فرمایا کہ ۱۱۷ھ میں وفات ہوگئے ہیں سیر اعلام النبلاء ۵/۸۸ تا ۹۰



• وقال الحافظ الذهبيؒ ... ابن ابی ملیکة الامام شیخ الحرم ... کان اماما فقیها حجة نصیحا متقنا علی ثقته - تذکرة الحفاظ ۱/۱۰۱ و ۱۰۲

• قال الامام ابن سعدؒ ... کان ابن ابی ملیکة یقوم بالناس فی شهر رمضان بمکة بعد عبد الله بن السائب وکان قد روی عن ابن عباس وعائشة وابن الزبیر وعقبة بن الحارث - وکان ثقة کثیر الحدیث

الطبقات الکبری ۵/۴۷۲ و ۴۷۳

• حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں - ابن ابی ملیکہ امام شیخ الحرم اور امام فقیہ حجت فصیح متقن اور ثقہ تھے

تذکرۃ الحفاظ ۱/۱۰۱ و ۱۰۲

• امام ابن سعد فرماتے ہیں کہ ابن ابی ملیکہ عبد اللہ بن سائبؓ کے بعد ماہ رمضان میں نماز پڑھاتے تھے اور ابن عباس، عائشہ اور ابن زبیر اور عقبہ بن حارث سے روایت کی ہے اور یہ ثقہ کثیر الحدیث تھے - طبقات کبری ۵/۴۷۲ و ۴۷۳

بصلى بنا في رمضان عشرين ركعة [1]

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

● وقال الامام تقي الدين المكي: عبد الله بن عبيد الله بن ابي مليكة ـ سمع العبادلة الاربعة ابن عمر، ابن عباس، ابن عمرو، ابن الزبير، عائشة، اسماء، ابنتي الصديق رضي الله عنهم ورأى عثمان

[1] المصنف ۲/۳۹۳ قال النيموی رواہ ابوبکر بن ابی شیبة اسنادہ صحیح آثار السنن ۲/۵۶ نسخة جدیدة ج ۲ مجلد واحد

مہینہ رمضان میں بیس تراویح پڑھاتے تھے [1]

● امام تقی الدین مکی فرماتے ہیں عبداللہ بن عبید اللہ بن ابی ملیکہ نے چار عبادلہ سے حدیث سنی ہیں، ابن عمر، ابن عباس، ابن عمرو، ابن زبیر، عائشہ، اسماء حضرت صدیقؓ کی بیٹیوں سے سُنی ہیں اور حضرت عثمانؓ کو دیکھا اور ابن ابی شیبہ




وقال ادركت

ثلاثين من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم - قال ابو زرعة وابو حاتم مكي ثقة - العقد الثمين ٥/ ٢٠٤ و ٢٠٥

- قال الحافظ ابن حجر العسقلاني - عبد الله بن عبيد الله بن ابي مليكة . قال ابو زرعة وابو حاتم ثقة وقال البخاري وغير واحد مات سنة سبع عشرة و مائة قلت في البخاري قال ابن ابي مليكة ادركت ثلاثين من الصحابة قال ابن سعد ولاه ابن الزبير قضاء الطائف وكان ثقة كثير الحديث وقال العجلي مكي تابعي ثقة وقال ابن حبان في الثقات رای ثمانين من الصحابة طالع التهذيب ٥/ ٣٠٦ ، ٣٠٧
- طالع التاريخ الكبير ٥/ ١٣٧ • التاريخ الصغير ١/ ٢٨٣ • النجوم الزاهرة ١/ ٢٧٦
- الامصار ذوات الآثار ١٥٧ • تهذيب الكمال ٧٠٧ • الكامل لابن الاثير ٤/ ٢٢٤
- خلاصة تذهيب الكمال ٢٠٥ • شذرات الذهب ١/ ١٥٣ • طبقات خليفة ٢٥٧
- العبر للذهبي ١/ ١١١ • غاية النهاية ١/ ٤٣٠ • البداية والنهاية ٩/ ٣١٤
- تضمينات الحافظ ابن حجر ... على تاريخ الثقات ٢٦٨ رقم ٨٤٨ • ثقات ابن حبان ٥/ ٢

فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تیس صحابہ کرام سے ملا ہوں ۔ ابوزرعہ اور ابوحاتم ثقہ کہتے ہیں عقد ثمین ٥/ ٢٠٤ ، ٢٠٥

- حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں ۔ عبداللہ بن عبیداللہ بن ابی ملیکہ ، ابوزرعہ اور ابوحاتم ثقہ کہتے ہیں اور بخاری وغیرہ اس کی وفات ۱۱۷ھ بتاتے ہیں ۔ میں کہتا ہوں کہ بخاری میں ہے کہ ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ میں تیس صحابہؓ سے ملا ہوں ۔ ابن سعد کہتے ہیں کہ ابن زبیر نے اس کو طائف پر قاضی مقرر کیا تھا ، اور یہ ثقہ کثیر الحدیث ہیں اور عجلی ثقہ کہتے ہیں ۔ ابن حبان نے ثقات میں بتایا ہے کہ اس نے اسی صحابہؓ دیکھے ہیں تہذیب التہذیب ٥/ ٣٠٦ و ٣٠٧

اور اس کی توثیق مندرجہ بالا کتابوں میں مطالعہ کریں ۔ دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں ۔

اور یہ روایت مصنف ٢/ ٣٩٣ میں ہے نیموی کہتے ہیں کہ اس کی اسناد صحیح ہے ۔ آثار السنن ص ٥٦ نسخہ جدیدہ مجلد واحد کے صفحہ ٢٥٠ میں دیکھ لیں ۔

والثامن منها ما قال الامام ابوبکر بن ابی شیبة حدثنا وکیع عن حسن بن صالح
عن عمرو بن قیس [1]

---

[1] قال الامام علاء الدین ابن الترکمانی اظنه الملائی وثقه احمد ویحیی وابو حاتم وابو زرعة وغیرهم کما فی الجوهر النقی ۲/۴۹۶

- اقول ان عمرو بن قیس ثقة کما قال الحافظ ابن حبان - عمرو بن قیس الملائی من عباد اهل الکوفة وقراءهم مات بها وکان متقیظا فی الروایات. مشاهیر علماء الامصار ۱۶۷ رقم ۱۳۲۶
- قال الحافظ ابن ابی حاتم. انا عبد اللہ بن احمد بن حنبل فیما کتب الی قال سألت ابی عن عمرو بن قیس الملائی فقال ثقة سئل ابی عن عمرو بن قیس فقال ثقة

بیس تراویح کے اثبات کیلئے آٹھویں دلیل وہ ہے جو ابوبکر بن ابی شیبہ نے روایت کی ہے فرماتے ہیں کہ ہم کو وکیع نے بیان کیا ہے وہ حسن بن صالح سے وہ عمرو بن قیس سے روایت کرتے ہیں۔

---

[1] امام علاؤ الدین ابن ترکمانی فرماتے ہیں کہ میرا گمان ہے کہ یہ ملائی ہے جس کی توثیق احمد اور یحییٰ اور ابو حاتم اور ابو زرعہ وغیرہ نے کی ہے جیسا کہ جوہر نقی ۲/۴۹۶ میں ہے۔

- میں (خان بادشاہ) کہتا ہوں کہ عمرو بن قیس ثقہ ہیں جیسا کہ حافظ ابن حبان فرماتے ہیں عمرو بن قیس ملائی اہل کوفہ کے عابدوں اور قاریوں سے تھے۔ وہ وہاں فوت ہو گئے ہیں اور روایات میں محتاط تھے مشاہیر علماء الامصار ۱۶۷
- حافظ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں۔ عبد اللہ بن احمد بن حنبل اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ سے عمرو بن قیس کے بارے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ ثقہ ہیں۔ اور میرے باپ سے پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ ثقہ ہیں۔

قال ابوبكر بن ابی حيثمة فيما كتب الى قالت سألت يحيى بن معين عن عمرو بن
قيس الملائی فقال ثقة. سئل ابوزرعة عن عمرو بن قيس الملائی فقال
ثقة مامون الجرح والتعديل ۶/۲۵۴ و ۲۵۵

قال الحافظ المزی عمرو بن قيس الملائی - قال عبد الله بن احمد بن حنبل عن
ابيه وابوبكر بن ابی حيثمة عن يحيی بن معين وابوزرعة وابوحاتم والنسائی
ثقة زاد ابوزرعة مامون وقال العجلی ثقة من كبار الكوفيين متعبد - قال
ابن حبان كان من ثقات اهل الكوفة و متقنيهم ... تهذيب الكمال ۱۰۴۷

قال الحافظ ابن شاهين - عمرو بن قيس الملائی .. ثقة
تاريخ اسماء الثقات ۱۹۸ رقم ۶۷۳

اور یحیی بن معین بھی ثقہ کہتے ہیں اور ابوزرعہ ثقہ اور مامون کہتے ہیں الجرح والتعدیل ۶/۲۵۴ و ۲۵۵
حافظ مزی فرماتے ہیں - عمرو بن قیس ملائی - عبداللہ بن احمد اپنے باپ سے ابوبکر بن حیثمہ یحیی بن معین
سے ثقہ نقل کرتے ہیں اور ابوزرعہ اور ابوحاتم اور نسائی ثقہ کہتے ہیں اور ابوزرعہ مامون زیادہ کہتے ہیں اور
عجلی فرماتے ہیں کہ متعبد اور کوفہ کے کبار سے ہیں۔
ابن حبان کہتے ہیں کہ اہل کوفہ کے ثقات اور متقنین سے ہیں تہذیب الکمال ۱۰۴۷
حافظ ابن شاہین فرماتے ہیں کہ عمرو بن قیس ملائی ثقہ ہیں
تاریخ اسماء الثقات ۱۹۸ رقم ۶۷۳

- قال الحافظ الذهبیؒ .. عمرو بن قیس الکوفی الملائی الحافظ من اولیاء الله
قال ابو زرعة ثقة مامون وذکره الثوری فاثنی علیه ۱۔ سیر اعلام النبلاء ۶/۲۵۰
- قال الحافظ العسقلانیؒ ۔ عمرو بن قیس ... قال احمد وابن معین وابو حاتم
والنسائی ثقة وقال ابو زرعة ثقة وقال العجلی ثقة من کبار الکوفیین۔ ووثقه
یعقوب بن سفیان والترمذی وابن خراش وابن نمیر وغیرهم ۔ وفی صحیح
مسلم عن عبد الرزاق کان الثوری اذا ذکر عمرو بن قیس اثنی علیه وقال
ابن عدی کان من ثقات اهل العلم وافاضلهم .. طالع تهذیب التهذیب ۸/۹۳
- قال الحافظ ابن حبان .. کان عمرو بن قیس من ثقات اهل الکوفة ومتقنیهم و
عباد اهل بلده وقرائهم ثقات ابن حبان ۷/۲۲۲
- طالع التقریب ۲۶۲ ٭ میزان الاعتدال ۳/۲۸۴ ٭ التاریخ الکبیر ۶/۳۶۳
- حلیة الاولیاء ۵/۱۰۰ الی ۱۰۸ ٭ خلاصة تذهیب الکمال ۲۹۲ ٭ کتاب الجمع بین
رجال الصحیحین ۱/۳۷۳
- ثقات العجلی ۳۶۸ رقم ۱۲۸۱

- حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں .. عمرو بن قیس کوفی حافظ اولیاء اللہ سے تھے ابو زرعہ ثقہ مامون کہتے ہیں۔
ثوری نے ذکر کیا اور اس کی تعریف کی .. سیر اعلام النبلاء ۶/۲۵۰
- حافظ عسقلانیؒ فرماتے ہیں ۔ عمرو بن قیس ... احمد، ابن معین، ابو حاتم، نسائی ثقہ کہتے ہیں۔
ابو زرعہ ثقہ کہتے ہیں عجلی ثقہ کبار کوفہ کے کہتے ہیں اور یعقوب بن سفیان اور ترمذی اور ابن خراش
ابن نمیر وغیرہ نے توثیق فرمائی ہے ۔ اور صحیح مسلم میں عبد الرزاق سے ہے کہ ثوری جب عمرو بن قیس کا ذکر کرتے
تو تعریف بیان کرتے ۔ ابن عدی کہتے ہیں کہ اہل علم اور افاضل کے ثقات سے ہیں ۔ تہذیب التہذیب ۸/۹۲، ۹۳
- حافظ ابن حبان فرماتے ہیں کہ عمرو بن قیس اہل کوفہ کے ثقات اور متقنین اور عباد اور قراء سے ہیں ۔
ثقات ابن حبان ۷/۲۲۲
- (نوٹ) مندرجہ بالا کتابوں میں اس کی توثیق دیکھ لیں ، دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں ۔

عن ابی الحسناء [1] عن علی رضی اللہ عنہ

---

[1] قال الحافظ ابن ابی حاتم: الحسن بن ابی الحسناء ... ذکرہ ابی عن اسحٰق بن منصور عن یحیی بن معین قال الحسن بن ابی الحسناء ثقة۔ سألت ابی عن الحسن بن ابی الحسناء فقال شیخ محلہ الصدق

الجرح والتعدیل ۳/۹

• قال الحافظ المزی: الحسن بن ابی الحسناء .. قال اسحٰق بن منصور عن یحیی بن معین ثقة

تہذیب الکمال ۶/۱۲۷ • نسخة ثانیة ۲۵۹ و ۱۵۹۸

• قال الحافظ الذہبی ... وثقہ ابن معین وہو بصری ... میزان الاعتدال ۱/۴۸۵

ابو الحسنا سے روایت کرتے ہیں ۔ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں

---

[1] حافظ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں ۔ الحسن بن ابی الحسناء ... میرے والد اس کو اسحٰق بن منصور سے وہ یحیی بن معین سے ذکر کرتے ہیں کہ الحسن بن ابی الحسناء ثقہ ہیں اور میں نے اپنے باپ الحسن بن ابی الحسناء کے بارے پوچھا تو اس نے فرمایا یہ شیخ ہے اور سچا ہے ۔ الجرح والتعدیل ۳/۹

• حافظ مزی فرماتے ہیں ۔ الحسن بن ابی الحسناء ۔ اسحٰق بن منصور یحیی بن معین ثقہ نقل کرتے ہیں

تہذیب الکمال ۶/۱۲۷ نسخہ دوم ۲۵۹، ۱۵۹۸

• حافظ ذہبی فرماتے ہیں کہ ابن معین نے اس کی توثیق کی ہے ۔ میزان الاعتدال ۱/۴۸۵

- قال الحافظ العسقلانی ؒ۔ وقال العجلی ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات۔ التهذیب ۲/ ۲۷۱
- وقال الإمام السمعانی ؒ... الحسن بن ابی الحسناء کان ثقة زاهدا عالما صالحا ورعا
  الانساب ۱۰/ ۵۰۹
- قال الحافظ العجلی - الحسن بن ابی الحسناء بصری ثقة۔ تاریخ الثقات ۱۱۳
- طالع التاریخ الکبیر ۲/ ۲۹۲ رقم ۲۵۱۱ • الکنی للامام مسلم ۴۹
- ثقات ابن حبان ۶/ ۱۶۱ • التقریب ۶۹ • خلاصة تذهیب الکمال ۷۷
- ثقات ابن شاهین ۹۵ رقم ۲۰۰

- حافظ عسقلانی ؒ فرماتے ہیں کہ عجلی ثقہ کہتے ہیں۔ ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے
  التہذیب ۲/ ۲۷۱
- الامام السمعانی فرماتے ہیں کہ الحسن بن ابی الحسناء ثقہ زاہد عالم صالح پرہیزگار ہیں۔
  الانساب ۱۰/ ۵۰۹
- حافظ عجلی فرماتے ہیں کہ الحسن بن ابی الحسناء ثقہ ہیں تاریخ الثقات ۱۱۳

(نوٹ) مندرجہ بالا کتابیں اس کی توثیق کے لئے مطالعہ کریں۔

ان امر رجلا يصلي بهم عشرين ركعة ﷺ

• المصنف ٢/٣٩٣ • الجوهر النقي ٢/٤٩٦ • التعليق الحسن ٢٥٥

• ذكر الحافظ البيهقي والحافظ الذهبي - برواية ابي سعد البقال عن ابي الحسناء ان عليًا امر رجلا يصلي بالناس خمس ترويحات عشرين ركعة ۔

السنن الكبرى ٢/٤٩٧

• المهذب في اختصار السنن الكبير ٢/٤٦٢ اقول قد تابعه ابو عبد الرحمن السلمي كما علم مما قال شيخ الاسلام ابن تيمية - عن عبد الرحمن السلمي . ان عليا رضي الله عنه دعا القراء في رمضان فامر رجلا منهم يصلي بالناس عشرين ركعة وكان علي رضي الله عنه يوتر بهم -

منهاج السنة النبوية ٤/٢١٤ • السنن الكبرى ٢/٤٩٦

تنبيه: اما اعتراض الالباني على هذه الرواية فيجيئ جوابه مفصلا انشاء الله تعالى في التكملة فلا تعجل .

کہ کسی نے ایک آدمی کو امر کیا کہ ان کو بیس تراویح پڑھائیں . ﷺ

• المصنف ۲/۳۹۳ • الجوہر النقی ۲/۴۹۶ • التعلیق الحسن ۲۵۵

• حافظ بیہقی اور حافظ ذہبی ابو سعد بقال کے واسطے سے ابوالحسناء سے نقل کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو امر کیا کہ لوگوں کو بیس تراویح پڑھائیں .

السنن الکبری ۲/۴۹۷ • المہذب فی اختصار السنن الکبیر ۲/۴۶۲

• شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں . ابو عبد الرحمن السلمیؒ سے روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے رمضان میں قاریوں کو بلایا تو ان میں سے ایک کو امر کیا کہ لوگوں کو بیس رکعات تراویح پڑھائیں اور وتر حضرت علی رضی اللہ عنہ پڑھاتے تھے

منہاج السنۃ النبویہ ۴/۲۲۴ • السنن الکبری ۲/۴۹۶

تنبیہ: اس روایت پر البانی کا جو اعتراض ہے اس کا جواب تفصیلی طور پر تکملہ میں انشاء اللہ تعالی آجائے گا . جلدی نہ کرو۔

والتاسع منها ما قال الامام البيهقي ... ورويناه عن شتير بن شكل وكان من اصحاب علي رضي الله عنه

له قال الحافظ ابن ماکولا۔ شتیر بن شکل اول شین معجمة مضمومة بعدها تاء مفتوحة معجمة باثنین من فوقها ثم یاء معجمة باثنین من تحتها واٰخرها راء فهو شتیر بن شکل بن حمید العبسی یعد فی الکوفیین یروی عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم حدیث وهو یروی عن علی رضی الله عنه وحذیفة رضی الله عنه الاکمال ۴/۳۷۸

- قال الحافظ المزیؒ۔ شتیر بن شکل۔ قال النسائی ثقة ذکره ابن حبان فی کتاب الثقات تهذیب الکمال ۱۲/۵
- قال الحافظ الذهبیؒ۔ شتیر بن شکل کوفی ثقة ... عن ابن مسعودؓ وعلیؓ الکاشف ۲/۵
- قال الحافظ ابن ابی حاتم .. شتیر بن شکل روی عن علیؓ وعن ابیه الجرح والتعدیل ۴/۳۸۷
- قال الامام ابن سعد شتیر بن شکل . روی عن علیؓ وعبد الله وعن ابیه وکانت لابیه صحبة وکان ثقة قلیل الحدیث . الطبقات الکبری ۱/۱۸۱

بیس تراویح کے اثبات کے لئے دلیل نہم ان میں سے وہ ہے جو امام بیہقیؒ نے روایت کی ہے ۔ فرماتے ہیں کہ ہم نے شتیر بن شکل له سے روایت کی ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اصحاب سے تھے ۔

له حافظ ابن ماکولا فرماتے ہیں ، شتیر بن شکل ضمہ شین اور فتحہ تاء پھر یاء اور اخیر میں راء کے ساتھ ہے یہ شتیر بن شکل بن حمید العبسی ہے کوفہ والوں میں شمار کیا جاتا ہے اپنے باپ اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں ... اور یہ حضرت علی اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں الاکمال ۴/۳۷۸

- حافظ مزیؒ فرماتے ہیں شتیر بن شکل ۔ نسائی ثقہ کہتے ہیں ۔ ابن حبان نے کتاب الثقات میں ذکر کیا ہے تہذیب الکمال ۱۲/۵
- حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں شتیر بن شکل کوفی ثقہ ہیں ابن مسعودؓ اور علیؓ سے روایت کرتے ہیں الکاشف ۲/۵
- حافظ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں شتیر بن شکل علی اور عبداللہ اور اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور اس کا باپ صحابی ہے اور یہ ثقہ قلیل الحدیث ہیں طبقات کبری ۱/۱۸۱

قال الحافظ العسقلانی شتیر بن شکل ثقة من الثالثة تقريب التهذيب ۱۴۳
وقال الحافظ العسقلانی .... قال النسائی ثقة وذکره ابن حبان فی الثقات .... وقال ابن سعد وکان ثقة قليل الحديث وقال العجلی ثقة من اصحاب عبدالله . التهذيب ۴/ ۳۱۱ و ۳۱۲
قال الحافظ محمد طاهرؒ . شتير بن شكل من اهل الكوفة ولابيه شكل صحبة سمع شتير علی بن ابی طالب فی الصلوٰة وحفصة فی الصوم روی عنه مسلم كتاب الجمع بين رجال الصحيحين ۱/ ۲۲۰
قال الامام الخزرجی . شتير بن شكل . وثقه النسائی . خلاصة تذهيب الكمال ۱۶۳
قال الحافظ العجلی شتير بن شكل . من اصحاب عبد الله ثقة
تاريخ الثقات ۲۱۵ رقم ۶۵۵

حافظ عسقلانیؒ فرماتے ہیں کہ شتیر بن شکل طبقہ ثالثہ کے ثقہ ہیں تقریب التہذیب ۱۴۳
اور حافظ فرماتے ہیں کہ نسائیؒ نے ثقہ کہا ہے ۔ ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے ۔ ابن سعد نے ثقہ قلیل الحدیث بتایا ہے ۔ اور عجلی نے ثقہ کہا ہے کہ یہ اصحاب عبداللہ سے تھے ۔ تہذیب التہذیب ۴/ ۳۱۱ و ۳۱۲
حافظ محمد طاہرؒ فرماتے ہیں شتیر بن شکل کوفہ کے ہیں اور اس کے باپ شکل صحابی ہیں اور شتیر نے علیؓ سے صلوٰۃ میں اور حفصہؓ سے رمضان میں حدیث سنی ہے اور اس سے امام مسلمؒ نے روایت کی ہے ۔
کتاب الجمع بین رجال الصحیحین ۱/ ۲۲۰
امام خزرجی فرماتے ہیں ۔ شتیر بن شکل ۔ نسائی نے ثقہ کہا ہے ۔ خلاصہ تذہیب الکمال ۱۶۳
حافظ عجلی فرماتے ہیں ۔ شتیر بن شکل اصحاب عبداللہ کے ہیں اور یہ ثقہ ہیں ۔
تاریخ الثقات ۲۱۵ رقم ۶۵۵

انه كان يؤمهم في شهر رمضان بعشرين ركعة ويوتر بثلاث وفي ذلك قوة له

وقال الحافظ ابن حبان - شتير بن شكل من جلة الكوفيين ممن صحب عليا و عبد الله مات في ولاية ابن الزبير - مشاهير علماء الامصار ١٠٤ رقم ٧٧٧

وقال الحافظ ابن حبان شتير بن شكل من اهل الكوفة يروي عن علي و ابن مسعود ثقات ابن حبان ٤/٣٧٠

له السنن الكبرى ٢/٤٩٦ • المصنف لابن ابي شيبة ٢/٣٩٢ و ٣٩٣
• المهذب للذهبي ٢/٤٦١
• تحفة الاحوذي ٢/١٩٢ للامام عبد الحي • مختصر قيام الليل ٢٠١ للمروزي

وہ ان کو مہینہ رمضان میں بیس تراویح اور تین رکعات وتر پڑھاتے تھے اور اس روایت میں قوت ہے سلہ جیسا کہ سند بالا کتابوں میں یہ روایت مذکور ہے۔

• حافظ ابن حبان فرماتے ہیں شتیر بن شکل کوفہ کے بڑے ائمہ میں سے تھے جو علیؓ اور عبد اللہؓ سے ملنے والوں میں تھے۔ ابن الزبیر کی ولایت میں وفات پا گئے ہیں مشاہیر علماء الامصار ۱۰۴ رقم ۷۷۷
• حافظ ابن حبان فرماتے ہیں کہ شتیر بن شکل کوفہ کا ہے۔ علی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں ثقات ابن حبان ۴/۳۷۰



والعاشر منها ما قال الامام ابوبکر بن شیبۃ حدثنا ابن نمیر[1]

[1] قال الامام ابن سعد ۔ عبد اللہ بن نمیر ۔ وکان ثقۃ کثیر الحدیث صدوقا
الطبقات الکبرٰی ۶/۳۹۴
• قال الحافظ ابن ابی حاتم ۔ عبد اللہ بن نمیر سألت عنہ فقال ھو مستقیم الحدیث
وقال عثمان بن سعید قلت لیحیی بن معین ابن ادریس احب الیک فی الاعمش
او ابن نمیر فقال کلاھما ثقتان الجرح والتعدیل ۵/۱۸۶
• قال الحافظ ابن حبانؒ ۔ عبد اللہ بن نمیر من المتقنین ۔ مشاھیر علماء الامصار ۱۷۳
• قال الحافظ المزیؒ ۔۔ عبد اللہ بن نمیر ۔۔ عن ابی نعیم سئل سفیان عن ابی خالد
الاحمر فقال نعم الرجل عبد اللہ بن نمیر قال عثمان بن سعید قلت لیحیی بن
معین ابن ادریس احب الیک فی الاعمش او ابن نمیر فقال کلاھما ثقۃ ۔

وتیل الچم ان میں سے وہ ہے جو ابوبکر بن ابی شیبہ نے فرمایا ہے کہ ہم کو ابن نمیر[1] نے بیان کیا ہے ۔

[1] امام ابن سعدؒ فرماتے ہیں ۔ عبد اللہ بن نمیر ثقہ کثیر الحدیث اور صدوق تھے ۔ الطبقات الکبرٰی ۶/۳۹۴
• حافظ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں ۔ عبد اللہ بن نمیر ۔۔ میں نے اس کے بارے پوچھا فرمایا کہ مستقیم الحدیث ہیں ۔
عثمان بن سعید ، یحیی بن معین کا قول نقل کرتے ہیں کہ اس نے فرمایا کہ ابن ادریس اور ابن نمیر دونوں ثقہ
ہیں ۔ الجرح والتعدیل ۵/۱۸۶
• حافظ ابن حبانؒ فرماتے ہیں ۔ عبد اللہ بن نمیر متقنین سے ہیں ۔ مشاھیر علماء الامصار ۱۷۳
• حافظ مزیؒ فرماتے ہیں ۔ ابو نعیم سے روایت ہے کہ سفیان نے ابو خالد احمر سے ابن نمیر کے بارے پوچھا تو اس
نے فرمایا کہ عبد اللہ بن نمیر اچھا آدمی ہے ۔ عثمان بن سعید نے یحیی بن معین کا قول نقل کیا ہے کہ

تهذیب الکمال ۹ ۷۴

قال الحافظ الذهبیؒ. عبد اللہ بن نمیر حجۃ توفی سنۃ ۱۹۹۔ الکاشف ۲/۱۲۲

قال الحافظ الذہبیؒ. عبد اللہ بن نمیر الحافظ الامام۔ وثقہ یحییٰ بن معین وغیرہ وکان من کبار اصحاب الحدیث تذکرۃ الحفاظ ۱/۳۲۷

قال الحافظ الذہبیؒ. عبد اللہ بن نمیر۔ الحافظ الثقۃ الامام۔ وکان من اوعیۃ العلم وثقہ یحییٰ بن معین وغیرہ۔ سیر اعلام النبلاء ۹/۲۴۴، ۲۴۵

ابن ادریس اور ابن نمیر (اعمش میں) ثقہ ہیں۔

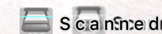
تہذیب الکمال ۹ ۷۴

حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں۔ عبد اللہ بن نمیر حجت ہے۔ اس کی وفات ۱۹۹ھ میں ہوئی ہے الکاشف ۲/۱۲۲

حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں۔ عبد اللہ بن نمیر حافظ امام یحییٰ بن معین وغیرہ نے اس کی توثیق کی ہے یہ اصحاب الحدیث کے بڑوں میں سے تھے۔ تذکرۃ الحفاظ ۱/۳۲۷

حافظ ذہبی فرماتے ہیں عبد اللہ بن نمیر حافظ ثقہ امام، اوعیۃ العلم سے تھے۔ یحییٰ بن معین نے اس کی توثیق کی ہے

سیر اعلام النبلاء ۹/۲۴۴، ۲۴۵



قال الحافظ العسقلاني - عبد الله بن نمير... قال عثمان الدارمي قلت ليحيى بن معين ابن ادريس احب اليك فى الاعمش او ابن نمير فقال كلاهما ثقة وقال ابوحاتم كان مستقيم الحديث قلت ذكره ابن حبان فى الثقات وقال العجلى ثقة صالح الحديث وقال ابن سعد كان ثقة كثير الحديث صدوق. تهذيب التهذيب ٦/٥٧ و ٥٨

ط ع التاريخ الكبير ٥/٢١٦ • التاريخ الصغير ٢/٢٨٦ • النجوم الزاهرة ٢/١٦٥

خلاصة تذهيب الكمال ٢١٧ • شذرات الذهب ١/٣٥٧

تضيبات الحافظ ابن حجر على ثقات العجلى ٢٨٢ رقم ٩٠١

حافظ عسقلانی رح فرماتے ہیں۔ عبداللہ بن نمیر۔ عثمان دارمی فرماتے ہیں کہ میں نے یحیی بن معین ابن ادریس اور ابن نمیر کے بارے پوچھا اس نے فرمایا کہ دونوں ثقہ ہیں اور ابوحاتم مستقیم الحدیث کہتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ ابن حبان نے ثقات میں اس کو ذکر کیا ہے اور عجلی ثقہ صالح الحدیث کہتے ہیں اور ابن سعد ثقہ کثیر الحدیث صدوق کہتے ہیں۔ تہذیب التہذیب ٦/ ٥٧ و ٥٨

مطالعہ کریں تاریخ کبیر ٥/ ٢١٦ • تاریخ صغیر ٢/ ٢٨٦ • نجوم زاہرہ ٢/ ١٦٥

خلاصۂ تذھیب الکمال ٢١٧ • شذرات الذھب ١/ ٣٥٧

تضیبات حافظ ابن حجر بر ثقات العجلی ٢٨٢ رقم ٩٠١

عن عبد الملکؒ سے

- قال الحافظ العجلیؒ - عبد الملک بن ابی سلیمان کوفی ثقة ثبت فی الحدیث
تاریخ الثقات ۳۰۹
- قال الحافظ المزیؒ - عبد الملک بن ابی سلیمان - قال عبد اللہ بن احمد بن حنبل عن ابیه ثقة وقال محمد بن عبد اللہ بن عمار ثقة حجة - وقال احمد ابن عبد اللہ العجلی ثقة ثبت فی الحدیث وقال النسائی ثقة طالع تهذیب الکمال ٨٥٤
- قال الحافظ الذهبیؒ - عبد الملک بن ابی سلیمان الحافظ الکبیر وکان من الحفاظ الاثبات وقال احمد بن حنبل ثقة وکذا وثقه النسائی تذکرة الحفاظ ١/١٥٥
- قال الحافظ الذهبیؒ عبد الملک بن ابی سلیمان - روی عبد اللہ بن احمد عن ابیه انه ثقة

ابن نمیرؒ عبد الملکؒ سے روایت کرتے ہیں

- حافظ عجلی فرماتے ہیں - عبد الملک بن ابی سلیمان کوفی ثقة ثبت فی الحدیث - ہے - تاریخ الثقات ۳۰۹
- حافظ مزیؒ فرماتے ہیں - عبد الملک بن ابی سلیمان ... عبد اللہ بن احمد بن حنبل باپ سے ثقہ نقل کرتے ہیں۔ محمد بن عبد اللہ بن عمار کہتے ہیں کہ ثقہ حجت ہیں - احمد بن عبد اللہ عجلی ثقہ ثبت فی الحدیث کہتے ہیں۔ نسائی ثقہ کہتے ہیں - تہذیب الکمال ۸۵۴
- حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں عبد الملک بن ابی سلیمان حافظ کبیر حفاظ سے تھے - احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ ثقہ ہیں اور نسائی نے بھی توثیق فرمائی ہے تذکرۃ الحفاظ ۱/۱۵۵
- حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں، عبد الملک بن ابی سلیمان - عبد اللہ بن احمد باپ سے ثقہ نقل کرتے ہیں

وقال العجلی ثقة ثبت وقال ابن عمار ثقة حجة وقال ابونعیم حدثنا سفیان عن عبد الملک ثم قال الفسوی ثقة متقن فقیه
سیر اعلام النبلاء ۶/۱۰۷ الی ۱۱۰

- قال الامام السمعانی عبد الملک بن ابی سلیمان۔ وثقہ احمد بن حنبل ویحیی بن معین قال ابوحاتم بن حبان کان عبد الملک من خیار اهل الکوفة وحفاظهم ثم قال ابوحاتم) ولیس من الانصاف ترک حدیث شیخ ثبت عدالته باوهام یهم فی روایته ولو سلکنا هذا المسلک یلزمنا ترک حدیث الزهری وابن جریج والثوری والشعبة لانهم اهل حفظ واتقان وکانوا یحدثون من حفظهم

اور عجلی ثقہ ثبت کہتے ہیں اور ابن عمار ثقہ حجت کہتے ہیں اور فسوی ثقہ متقن فقیہ کہتے ہیں
سیر اعلام النبلاء ۶/۱۰۷ تا ۱۱۰

- امام سمعانی فرماتے ہیں ۔ عبد الملک بن ابی سلیمان ، احمد بن حنبل اور یحیی بن معین نے اس کی توثیق کی ہے اور ابوحاتم بن حبان فرماتے ہیں کہ اہل کوفہ کے حفاظ میں سے تھے پھر ابوحاتم فرماتے ہیں کہ یہ انصاف کی بات نہیں کہ جس شیخ کی عدالت ثابت ہو اس کی احادیث وہم کی وجہ سے ترک کی جائیں اگر ہم اس طریقہ پر چلیں تو پھر لازم ہے کہ زہری ، ابن جریج ، ثوری ، شعبہ کی احادیث چھوڑ دیں کیونکہ یہ اہل حفظ اور اتقان ہیں اور اپنے حافظے سے احادیث بیان کرتے تھے ۔

ولم يكونوا معصومين حتى لا يهموا فى الروايات بل الاحتياط والاولى فى مثل هذا قبول مايروى بتثبت من الروايات - طالع التفصيل فى الانساب ۲۷۲/۹، ۲۷۳

• اللباب ۳۳٤/۲

قال الحافظ البغدادى ... عبد الملك بن ابى سليمان .. عن ابن عمار قال عبد الملك ثقة حجة قال العجلى ثقة ثبت فى الحديث طالع تاريخ بغداد ۳۹۳/۱۰ الى ۳۹۸ و ٤۲/۱٤

• ميزان الاعتدال ٦٥٦/۲ • الكاشف ۱۸٤/۲ • التاريخ الكبير ۱/۳/۲ (؟)

• التاريخ الصغير ۸۳/۲ • تهذيب التهذيب ۳۹٦/٦ الى ۳۹۸

المعرفة والتاريخ ۱۲۸/۱ • مشاهير علماء الامصار ۱٦٦ • كتاب الجمع بين رجال الصحيحين ۳۱٦/۱

خلاصة تذهيب الكمال ۲٤٤ • شذرات الذهب ۲۱٦/۱

ثقات ابن حبان ۹۷/۲ و ۹۸ • تاريخ ابن معين ۳۷۱/۲

اور یہ تو معصوم نہیں تھے حتیٰ کہ روایات میں وہم کا شکار بھی نہ ہوتے اور ایسے حالات میں بہتر یہ ہے کہ جو ثقہ راویوں سے روایات ہوں ان کو قبول کیا جائے۔

مطالعہ کریں تفصیل کے لئے انساب ۲۷۲/۹، ۲۷۳ • اللباب ۳۳۴/۲

حافظ بغدادی فرماتے ہیں۔ عبدالملک بن ابی سلیمان .. ابن عمار عبدالملک کے بارے ثقہ حجت کہتے ہیں اور عجلی ثقہ ثبت فی الحدیث کہتے ہیں۔ مطالعہ کریں تاریخ بغداد ۳۹۳/۱۰ تا ۳۹۸ و ۴۲/۱۴

• میزان اعتدال ۶۵۶/۲ • کاشف ۱۸۴/۲

نوٹ، مندرجہ بالا کتابوں میں اس کی توثیق مطالعہ کریں۔ دوبارہ اعادہ کی ضرورت نہیں۔

قال الحافظ ابن حبان... عن عطاء بن ابی رباح . وكان من سادات التابعين وكان الفقه فی الصالحين مع الفقه والورع مشاهير علماء الامصار ۱۸ رقم ۵۸۹

- قال الحافظ ابن ابی حاتم . عطاء بن ابی رباح . ذكره ابی عن اسحاق بن منصور عن يحيی بن معين قال عطاء ثقة . قال سئل ابوزرعة عن عطاء بن ابی رباح فقال موثقة الجرح والتعديل ۶/۳۳۰ و ۳۳۱
- قال الحافظ العجلی . عطاء بن ابی رباح تابعی ثقة وكان مفتی اهل مكة فی زمانه تاريخ الثقات ۳۳۲
- قال الحافظ الذهبی . عطاء بن ابی رباح . الامام شيخ الاسلام مفتی الحرم ابو محمد القرشی .. عن قتادة فيما يظن الرازی قال اذا اجتمع لی اربعة لو التفت الی غيرهم ولو ابال من خالفهم الحسن . ابن المسيب . ابراهيم . عطاء هؤلاء ائمة الامصار . طالع سير اعلام النبلاء ۵/۷۸ الی ۸۸

عبدالمالک عطاء سے روایت کرتے ہیں

- حافظ ابن حبان فرماتے ہیں عطاء بن ابی رباح ۔ سادات تابعین سے تھے اور فقہ اور پرہیزگاری میں صالحین میں متقدم تھے ۔

مشاہیر علماء الامصار ۸۱ رقم ۵۸۹

- حافظ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں ۔ عطاء بن ابی رباح ۔ میرے باپ اسحاق بن منصور سے وہ یحیی بن معین سے نقل کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ ثقہ ہیں ۔ ابوزرعہ سے اس کے بارے پوچھا گیا انہوں نے فرمایا کہ ثقہ ہیں

الجرح والتعدیل ۶/۳۳۰ ، ۳۳۱

- حافظ عجلی فرماتے ہیں ۔ عطاء بن ابی رباح ثقہ تابعی ہیں اور اپنے زمانہ میں مکہ کے مفتی تھے "تاریخ الثقات ۳۳۲
- حافظ ذہبی فرماتے ہیں عطاء بن ابی رباح امام شیخ الاسلام مفتی الحرم تھے ... قتادہ سے روایت ہے کہ جب حسن ابن المسیب ، ابراہیم ، عطاء بن ابی رباح جمع ہو جاتے تو ان سے مخالف کی پروا نہیں کرتا یہ شہروں کے ائمہ ہیں

سیر اعلام النبلاء ۵/۷۸

- وقال الحافظ الذهبیؒ - عطاء بن ابی رباح سید التابعین علماً وعملاً واتقاناً فی زمانه بمکة المیزان ٣/٧٠
- وقال الحافظ المزیؒ - عطاء بن ابی رباح - وکان ثقة فقیهاً عالماً کثیر الحدیث وقال عطاء ادرکت مائتین من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم
  طالع تهذیب الکمال ٩٣٣ و ٩٣٤
- قال الامام تقی الدین الفاسیؒ ... عطاء بن ابی رباح - احد الاعلام قال ابوحنیفة ما رأیت فیمن لقیت افضل من عطاء بن ابی رباح وکان ثقة کثیر الحدیث ومناقب عطاء کثیرة العقد الثمین ٦/٨٤ الی ٩٣

- حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں عطاء بن ابی رباح علم اور عمل اور زمانہ کے متقن اور سید التابعین مکہ میں ہیں میزان ٣/٧٠
- حافظ مزیؒ فرماتے ہیں عطاء بن ابی رباح ثقہ فقیہ عالم کثیر الحدیث تھے اور عطاء کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو سو صحابہؓ کو میں نے پایا ہے "تہذیب الکمال ٩٣٣، ٩٣٤
- امام تقی الدین فاسیؒ کہتے ہیں - عطاء بن ابی رباح - احد الاعلام تھے ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ جن سے میں ملا ہوں تو میں نے عطاء بن ابی رباح سے زیادہ بہتر نہیں پایا ہے۔ اور یہ ثقہ کثیر الحدیث تھے -
  العقد الثمین ٦/٨٤ تا ٩٣

قال الحافظ ابن کثیرؒ عطاء بن ابی رباح احد کبار التابعین الثقات

الرفعاء ویقال انه ادرک مائتی صحابی ۔ قال ابن سعد کان ثقۃ فقیہا

عالما کثیر الحدیث ۔ وقال قتادۃ کان سعید بن المسیب والحسن وابراہیم

وعطاء ہؤلاء ائمۃ الامصار البدایۃ والنہایۃ ۳۰۶/۹

قال الامام محمد بن محمد الجزریؒ ۔ عطاء بن ابی رباح احد الاعلام ۔ غایۃ

النہایۃ فی طبقات القراء ۵۱۳/۱

قال الحافظ العسقلانیؒ عطاء بن ابی رباح وکان ثقۃ فقیہا عالما کثیر الحدیث ۔

ذکرہ ابن حبان فی الثقات وکان من سادات التابعین ۔

حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں ۔ عطاء بن ابی رباح ثقہ اور بلند پایہ کبار میں سے تھے اور کہا جاتا ہے

کہ انہوں نے دو سو صحابہؓ پائے ہیں ابن سعد ثقہ فقیہ عالم کثیر الحدیث کہتے ہیں اور قتادہ کہتے ہیں کہ

سعید بن المسیب اور حسن اور ابراہیم اور عطاء شہروں کے ائمہ ہیں ۔ البدایۃ والنہایۃ ۳۰۶/۹

حافظ محمد بن محمد الجزری فرماتے ہیں عطاء بن ابی رباح احد الاعلام ہیں غایۃ النہایۃ فی طبقات القراء ۵۱۳/۱

حافظ عسقلانیؒ فرماتے ہیں ۔ عطاء بن ابی رباح ثقہ فقیہ عالم کثیر الحدیث تھے ۔ ابن حبان نے

ثقات میں ذکر کیا ہے اور یہ تابعین کے سادات میں سے ہیں د پھر حافظ عسقلانیؒ نے

قال ادركت الناس وهم يصلون ثلاثة وعشرين ركعة بالوتر ط

(ثم قال الحافظ بعد دفع الاعتراض) بل هو ثبت حجة امام كبير الشان التهذيب ۷/۱۹۹ الی ۲۰۳
طالع المعرفة والتاريخ ۱/۷۰۱ • وفيات الاعيان ۳/۲۶۱ • التاريخ الكبير ۳/...
• التاريخ الصغير ۱/۲۷۷ • المعارف لابن قتيبة ۱۹۶ • كتاب الجمع بين رجال الصحيحين
۱/۳۸۵ • النجوم الزاهرة ۱/۲۷۳ • حلية الاولياء ۳/۳۱۰ الی ۳۲۶
• مفتاح السعادة ۲/۱۷ و ۶۵ • خلاصة تذهيب الكمال ۲۶۶ • التقريب ۲۳۹
• شذرات الذهب ۱/۱۴۷ • طبقات ابی اسحاق الشيرازی ۵۷

ل المصنف ۲/۳۶۳ • قال النيموی اسناده حسن ۲۵۳ آثار السنن

عطاء فرماتے ہیں کہ میں نے آدمیوں کو پایا کہ وہ وتر کے ساتھ ۲۳ رکعات پڑھا کرتے تھے لہ

•

اعتراض کا جواب کرکے فرمایا ہے) بلکہ یہ ثبت حجت امام کبیر الشان تھے۔
التہذیب ۷/۱۹۹ تا ۲۰۳
(نوٹ) مندرجہ بالا کتابوں میں توثیق دیکھ لیں
دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں
اور عطاء کا قول مصنف ابن ابی شیبہ ۲/۳۹۳ میں ہے اور نیموی فرماتے ہیں کہ
اس کی اسناد حسن ہے آثار السنن ۲۵۳

والحادی عشر منها ما قال الحافظ ابن ابی شیبة حدثنا الفضل بن دکین رحمہ

- قال الحافظ ابن حبان ؒ۔ ابونعیم الفضل بن دکین ۔ کان حافظا متقنا ثبتا ۔
مشاہیر علماء الامصار ۱۷٤
- قال الحافظ ابن ابی حاتم ؒ سألت ابی عن ابی نعیم الفضل بن دکین فقال ثقة
وقال ابوحاتم) کان حافظا متقنا ۔ (وقال ابن ابی حاتم) سئل ابی عن ابی نعیم
وقبیصة فقال ابو نعیم اتقن الرجلین
الجرح والتعدیل ۷/۶۱ و ۶۲

قال ابو العباس ۔ سألت یحیی وسئل عن اصحاب سفیان من هم فقال المشهورون وکیع ، یحیی ،
عبد الرحمن ، ابن المبارک وابونعیم ۔ هؤلاء ثقات ۔ معرفة الرجال ۱۰۹ رقم ۵۰٤ للحافظ الناقد
یحیی بن معین ۔

انہوں نے گیارھویں دلیل رد ہے جو حافظ ابن ابی شیبہ ؒ نے فرمایا ہے کہ ہم کو فضل بن دکین نے بیان کیا ہے

- حافظ ابن حبان فرماتے ہیں ابونعیم فضل بن دکین حافظ متقن ثبت تھے مشاہیر علماء الامصار ۱۷۳
- حافظ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں میں نے باپ سے اس کے بارے پوچھا اس نے فرمایا کہ فضل بن دکین ثقہ ہیں
ابوحاتم فرماتے ہیں کہ حافظ متقن تھے ، حافظ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں کہ میرے باپ سے ابونعیم اور قبیصہ کے
بارے پوچھا گیا فرمایا کہ یہ دونوں میں اتقن ہیں۔
الجرح والتعدیل ۷/۶۱ و ۶۲
ابوالعباس فرماتے ہیں کہ میں نے یحیی ابن معین سے پوچھا اور اس سے سفیان کے اصحاب کے بارے پوچھا گیا کہ وہ کون ہیں فرمایا۔
وکیع ، یحیی ، عبدالرحمن ، ابن المبارک ، ابونعیم یہ تمام ثقات ہیں ۔ معرفۃ الرجال ۱۰۹ رقم ۵۰٤

قال الحافظ المزی۔ الفضل بن دکین۔ قال یعقوب بن شیبۃ ابو نعیم ثقۃ ثبت صدوق
قال ابو عبداللہ یحیی وعبد الرحمٰن وابو نعیم الحجۃ الثبت کان ابو نعیم ثبتاً
وقال محمد بن عبد اللہ بن عمار ابو نعیم متقن حافظ اذا روی عن الثقات
فحدیثہ حجۃ وقال العجلی ابو نعیم کوفی ثقۃ ثبت فی الحدیث وقال الآجری
ثلث لابی داود کان ابو نعیم حافظا قال جدًا قال یعقوب بن سفیان اجمع اصحابنا
ان ابا نعیم کان غایۃ فی الاتقان طالع تہذیب الکمال ۱۰۹۶ الی ۱۰۹۸
قال الحافظ الذہبی۔ ابو نعیم الفضل بن دکین۔ الحافظ الکبیر شیخ الاسلام وقال
یعقوب بن شیبۃ سمعت احمد یقول ابو نعیم اثبت من وکیع قال یعقوب الفسوی
اجمع اصحابنا ان ابا نعیم کان غایۃ فی الاتقان۔ وقال ابو حاتم کان حافظا ومتقنا
لم ار من المحدثین من یحفظ ویاتی بالحدیث علی لفظ واحد لا یغیرہ سوی قبیصۃ
وابی نعیم فی حدیث الثوری۔ طالع سیر اعلام النبلاء ۱۰/۱۴۲ الی ۱۵۷

حافظ مزیؒ فرماتے ہیں۔ فضل بن دکین، یعقوب بن شیبہ فرماتے ہیں کہ ابو نعیم ثقہ ثبت صدوق ہیں
ابو عبداللہ فرماتے ہیں یحیی، عبدالرحمٰن، ابو نعیم، حجت ثبت ہیں ابو نعیم ثبت ہیں، محمد بن عبداللہ بن عمار
فرماتے ہیں ابو نعیم متقن حافظ ہیں جبکہ ثقہ راوی سے روایت کریں تو اس کی حدیث حجت ہے، عجلی کہتے ہیں
ابو نعیم کوفی ثقہ ثبت فی الحدیث ہیں۔ آجری نے ابو داود کا قول نقل کیا ہے کہ ابو نعیم حافظ جدا ہے۔ یعقوب بن سفیان
کہتے ہیں کہ ہمارے اصحاب کا اس پر اتفاق ہے کہ ابو نعیم اتقان میں نہایت کو پہنچا ہے۔ مطالعہ کریں تہذیب الکمال
۱۰۹۶ تا ۱۰۹۸

حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں ابو نعیم فضل بن دکین حافظ کبیر شیخ الاسلام ہیں یعقوب بن شیبہ احمد کا قول نقل کرتے ہیں کہ ابو نعیم
وکیع سے اثبت ہیں یعقوب فسوی فرماتے ہیں کہ ہمارے اصحاب کا اتفاق ہے کہ ابو نعیم اتقان میں نہایت کو پہنچا ہے ابو حاتم
حافظ متقن فرماتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں نے ایسے محدثین نہیں دیکھے ہیں جو حدیث کو ایک لفظ سے ذکر کرتے ہیں
جس میں تغیر نہیں کرتے ہیں سوی قبیصہ اور ابو نعیم ثوری کی حدیث میں۔
مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ۱۰/۱۴۲ تا ۱۵۷

• قال الامام ابن سعد ، ابو نعيم الفضل بن دكين - كان ثقة ماموناكثير الحديث حجة الطبقات الكبرى ٦/٤٠٠

• قال الامام السمعانی ، ابو نعیم الفضل بن دکین . کان ثقة و اماما
الانساب ١٢/٥١١

• قال الحافظ العجلی - الفضل بن دکین - ثقة ثبت فی الحدیث تاریخ الثقات ٣٨٣
رقم ١٣٥١

• طالع توثیقه فی الکتب التالیة

• تذکرة الحفاظ ١/٣٧٢ • المیزان ٣/٣٥٠ • الکاشف ٢/٣٢٨ • التاریخ الکبیر ٧/١١٨

• التاریخ الصغیر ٢/٣٤٠ • الکامل لابن الاثیر ٥/٢٢٣ • تاریخ بغداد ١٢/٣٤٦ الی ٣٥٧ • الفهرست للندیم ٣٨٣ الفن السادس من المقالة السادسة

• تهذیب التهذیب ٨/٢٧٠

• التقریب ٢٧٥ • شذرات الذهب ٢/٤٦ • خلاصة تذهیب الکمال ٣٠٨

• اللباب لابن الاثیر ٣/٢٧٧ • الجمع بین رجال الصحیحین ٢/٤١٢

• تاریخ ابن معین ٢/٤٧٣

• امام ابن سعد فرماتے ہیں ، ابونعیم فضل بن دکین ۔ ثقہ مامون کثیر الحدیث حجت ہیں طبقات کبریٰ ٦/٤٠٠

• امام سمعانیؒ فرماتے ہیں ۔ ابونعیم فضل بن دکین ثقہ امام ہیں انساب ١٢/٥١١

• امام عجلی فرماتے ہیں ۔ فضل بن دکین ثقہ ثبت فی الحدیث ہیں تاریخ الثقات ٣٨٣ رقم ١٣٥١

الوٹ / مندرجہ بالا کتابوں میں فضل بن دکین کی توثیق مطالعہ کریں
دوبارہ اعادہ کی ضرورت نہیں

عن سعید بن عبید [1]

قال الحافظ ابن ابی حاتم۔ سعید بن عبید۔ قال ابو طالب سألت عن احمد بن حنبل عن سعید بن عبید فقال ثقة۔ ذکرہ ابی عن اسحٰق بن منصور عن یحیی بن معین انه قال ثقه

الجرح والتعدیل ٤/٤٦

- قال الحافظ المزی۔ سعید بن عبید۔ قال ابوطالب عن احمد بن حنبل واسحٰق بن منصور عن یحیی بن معین والنسائی ثقة ذکرہ ابن حبان فی الثقات

فضل بن دکین، سعید بن عبید سے روایت کرتے ہیں۔

[1] حافظ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں۔ سعید بن عبید، ابو طالب احمد بن حنبل سے ثقہ نقل کرتے ہیں، ابو حاتم بواسطہ اسحاق بن منصور یحیی بن معین سے ثقہ نقل کرتے ہیں الجرح والتعدیل ۴/۴۶

- حافظ مزی فرماتے ہیں۔ سعید ابن عبید۔ ابو طالب احمد بن حنبل سے اور اسحاق بن منصور یحیی بن معین سے ثقہ نقل کرتے ہیں۔ نسائی ثقہ کہتے ہیں ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے ابن ماجہ

روى له الجماعة سوى ابن ماجة تهذيب الكمال ٤٩٨

قال الحافظ ابو الفضل - سعيد بن عبيد ... روى عنه الفضل بن موسى وابونعيم عند البخاري ووكيع وعبد الله بن نمير ومروان الفزاري عند مسلم كتاب الجمع بين رجال الصحيحين ١/١٧٣

قال الذهبيؒ سعيد بن عبيد ثقة الكاشف ١/٢٩١

قال الحافظ العسقلانيؒ سعيد بن عبيد قال احمد وابن معين ثقة وقال ابوحاتم يكتب حديثه وقال الآجري عن ابي داود كان شعبة يتمنى لقاءه وذكره ابن حبان في الثقات ووثقه العجلي ويعقوب بن سفيان وابن نمير وغيرهم - تهذيب التهذيب ٦/٦٢ • التقريب ١٢٤

ص ع ثقات العجلي ١٨٧ رقم ٥٥٧ • ثقات ابن حبان ٦/٣٦٦

• خلاصة تذهيب الكمال ١٤١

الكامل لابن الاثير ٣/١١٥ • ثقات ابن شاهين رقم ٤١٢

ت سوا باقی ائمہ حدیث نے اس کی روایت نقل کی ہے۔ تہذیب الکمال ۴۹۸

• حافظ ابوالفضل ۔ سعید بن عبید ۔ بخاریؒ کے نزدیک اس سے فضل بن موسیٰ اور ابونعیم نے روایت کی ہے اور مسلم کے نزدیک وکیع، عبداللہ بن نمیر اور مروان فزاری نے روایت کی ہے

کتاب الجمع بین رجال الصحیحین ۱/۱۷۳

• حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں کہ سعید بن عبید ثقہ ہیں الکاشف ۱/۲۹۱

• حافظ عسقلانیؒ فرماتے ہیں سعید بن عبید ۔ احمد اور ابن معین کہتے ہیں ثقہ ہیں اور ابو حاتم یکتب حدیثہ کہتے ہیں ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے اور عجلی اور یعقوب بن سفیان اور ابن نمیر وغیرہ نے اس کی توثیق کی ہے ۔

التہذیب ۶/۶۲ • التقریب ۱۲۴

الوحی) مندرجہ بالا کتابوں کا مطالعہ کریں ۔

ل قال الحافظ ابن حبان - علی بن ربیعۃ - من جلۃ الکوفیین وقدماء مشائخہم
مشاہیر علماء الامصار ۱۰۴

- قال الحافظ ابن ابی حاتمؒ - علی بن ربیعۃ - ذکرہ ابی عن اسحٰق بن منصور عن یحیی بن معین قال علی بن ربیعۃ ثقۃ - سألت ابی عن علی ابن ربیعۃ فقال ھو صالح الحدیث . الجرح والتعدیل ۶/۱۸۵
- قال الحافظ العجلیؒ . علی بن ربیعۃ کوفی تابعی ثقۃ تاریخ الثقات ۳۴۶ رقم
قال الحافظ المزیؒ - علی بن ربیعۃ - قال اسحٰق بن منصور عن یحیی بن معین ثقۃ وکذا قال النسائی وقال ابو حاتم صالح الحدیث تہذیب الکمال ۹۶۷
قال الحافظ الذہبیؒ - علی بن ربیعۃ - وثقہ یحیی بن معین . سیر اعلام النبلاء ۴/۴۸۹

ل حافظ ابن حبانؒ فرماتے ہیں علی بن ربیعہ کوفہ کے بڑے اور قدیم مشائخ سے تھے مشاہیر علماء الامصار

- حافظ ابن ابی حاتمؒ فرماتے ہیں . علی بن ربیعہ . یحیی بن معین کہتے ہیں کہ ثقہ ہیں . ابو حاتم صالح الحدیث کہتے ہیں
الجرح والتعدیل ۶/۱۸۵
- حافظ عجلیؒ کہتے ہیں علی بن ربیعہ کوفی تابعی ثقہ ہیں تاریخ الثقات ۳۴۶ رقم ۱۱۸۵

حافظ مزیؒ فرماتے ہیں . علی بن ربیعہ . . یحیی بن معین ثقہ کہتے ہیں اور اسی طرح نسائی ثقہ کہتے ہیں
تہذیب الکمال ۹۶۷

حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں . علی بن ربیعہ اس کی توثیق یحیی بن معین نے کی ہے سیر اعلام النبلاء ۴/۴۸۹

کان یصلی بھم فی رمضان خمس ترویحات ویوتر بثلاث ؂

- قال الامام ابن سعد۔ علی بن ربیعۃ۔ وکان ثقۃ معروفا الطبقات الکبری ۶/۲۳۶
- قال الحافظ العسقلانیؒ علی بن ربیعۃ۔ قال ابن المغیرۃ والنسائی ثقۃ وقال ابوحاتم صالح الحدیث قال ابن سعد کان ثقۃ معروفا وقال العجلی کوفی تابعی ثقۃ وثقہ ابن نمیر وغیرہ التہذیب ۷/۳۲۰، ۳۲۱

طالع التاریخ الکبیر ۶/۲۷۳ • الکاشف ۲/۲۴۸ • الانساب ۱۳/۲۷۵
خلاصۃ تذھیب الکمال ۲۷۴ • اللباب لابن الاثیر ۳/۳۵۰ • ثقات ابن حبان ۵/۱۶۰

ؒعلی بن ربیعہ ان کو رمضان میں بیس تراویح اور تین وتر پڑھاتے تھے۔؂

المصنف ۲/۳۹۳ قال النیموی اخرجہ ابوبکر بن ابی شیبۃ واسنادہ صحیح آثار السنن ۲۵۴

- ابن سعدؒ فرماتے ہیں۔ علی بن ربیعہ ثقہ معروف ہیں طبقات کبری ۶/۲۲۶
- حافظ عسقلانیؒ فرماتے ہیں۔ علی بن ربیعہ ابن المغیرہ اور نسائی ثقہ کہتے ہیں اور ابو حاتم صالح الحدیث اور ابن سعد ثقہ معروف اور عجلی کوفی تابعی ثقہ کہتے ہیں۔ ابن نمیر وغیرہ نے اس کی توثیق کی ہے

التہذیب ۷/۳۲۰ و ۳۲۱

نوٹ) مندرجہ بالا کتابیں مطالعہ کریں دوبارہ اعادہ کی ضرورت نہیں۔

والثانی عشر منها ما قال الحافظ ابن حجرؒ روی محمد بن نصر[له]

[له] قال الحافظ ابن جوزیؒ۔ محمد بن نصر ابو عبد اللہ المروزی الفقیہ کان من اعلم الناس باختلاف الصحابہؓ ومن بعدھم فی الاحکام۔ المنتظم ۶/۶۳ الی ۶۶

- قال الحافظ الذھبیؒ۔ محمد بن نصر بن الحجاج المروزی الامام شیخ الاسلام ابو عبد اللہ الحافظ مولدہ ببغداد فی سنۃ اثنتین ومائتین برع فی علوم الاسلام وکان اماما مجتھدا علامۃ من اعلم زمانہ باختلاف الصحابۃ والتابعین قل ان تری العیون مثلہ ... قلت یقال انہ کان اعلم الائمۃ باختلاف العلماء علی الاطلاق ... قال ابو محمد بن حزمؒ فی بعض تو الیفہ

ان میں سے بارہویں دلیل بیس تراویح کیلئے وہ ہے جو حافظ ابن حجرؒ نے فرمایا ہے۔ کہ محمد بن نصرؒ نے روایت کی ہے۔

[له] حافظ ابن الجوزیؒ فرماتے ہیں محمد بن نصر ابو عبد اللہ المروزی الفقیہ صحابہ کرامؓ سے اختلاف اور ان کے بعد الکام کو لوگوں سے زیادہ جاننے والے تھے المنتظم ۶/۶۳ تا ۶۶

- حافظ ذہبی فرماتے ہیں۔ محمد بن نصر مروزی امام شیخ الاسلام ابو عبد اللہ الحافظ تھے اور ۲۰۲ھ میں بغداد میں پیدا ہوئے ہیں علوم اسلامیہ میں بلند اور امام مجتہد علامہ اور صحابہ اور تابعین کے اختلاف کو اپنے زمانہ کے لوگوں سے زیادہ جاننے والے تھے، اس جیسے آدمی کو کم آنکھوں نے دیکھا ہوگا، ابن حزمؒ نے بعض تالیفات میں کہا

اعلم الناس من كان اجمعهم للسنن واضبطهم لها واذكرهم لمعانيها وادراهم بصحتها وبما اجمع الناس عليه مما اختلفوا فيه - قال وما نعلم هذه الصفة بعد الصحابة اتم منها في محمد بن نصر المروزي فلو قال قائل ليس لرسول الله صلى الله عليه وسلم حديث ولا لاصحابه الا وهو عند محمد بن نصر لما ابعد من الصدق -

سير اعلام النبلاء ١٤/٣٣ الى ٤٠

قال الحافظ العسقلانيؒ - محمد بن نصر المروزي - قال ابن حبان في الثقات كان احد الائمة في الدنيا ممن جمع وصنف وكان من اعلم زمانه بالاختلاف -

تهذيب التهذيب ٩/٤٨٩ و ٤٩٠

لوگوں میں زیادہ عالم وہ ہیں جو سنن کا جامع اور حافظ اور معانی اور صحیح کو جاننے والا ہو فرماتے ہیں کہ ہم صحابہ کے بعد اس صفت کو نہیں جانتا جو محمد بن نصر مروزی سے زیادہ اس میں موجود ہو اور اگر کوئی کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور صحابہؓ کی کوئی حدیث نہیں جو محمد بن نصر کے پاس نہ ہو تو صدق سے زیادہ دور نہیں

سیر اعلام النبلاء ۱۴/۳۳ تا ۴۰

حافظ عسقلانیؒ فرماتے ہیں محمد بن نصر مروزی ... ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے کہ دنیا میں جس نے جمع اور تصنیف کیا ہے ان ائمہ میں سے یہ ایک امام ہیں اور اختلاف کو اپنے زمانہ میں زیادہ جاننے والے تھے -

التہذیب ۹/۴۸۹ و ۴۹۰

Scanned by PDFer

من طريق عطاء[1] قال ادركتهم في رمضان يصلون عشرين ركعة وثلاث ركعات الوتر[2]

- قال الحافظ ابن كثيرؒ محمد بن نصر المروزي كان من اعلم الناس باختلاف الصحابة والتابعين فمن بعدهم من ائمة الاسلام وكان عالما بالاحكام وكان امام عصره في حفظ الحديث ومعرفة الرجال وكان ثقة متقنا شديد الورع

البداية والنهاية ١١/١٠٢ و ١٠٣

- طالع الكتب التالية لتوثيقه۔
- تذكرة الحفاظ ٢/٦٥٠ إلى ٦٥٣ • دول الاسلام ١/١٧٨ • التقريب ٣٢١
- طبقات السبكي ٢/٢٤٦ الى ٢٥٥ • النجوم الزاهرة ٣/١٦١ • تاريخ بغداد ٣/٣١٥ إلى ٣١٨ • تهذيب الاسماء واللغات ١/٩٢ • الرسالة المستطرفة ٤٦

---

[1] فتح الباري ٤/٣٠٤ ونسخة ثانية ٤/٢٥٣

عطاء کے طریقہ سے [1] وہ فرماتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو رمضان میں پایا ہے کہ وہ بیس تراویح اور تین رکعات وتر پڑھا کرتے تھے [2] جیسا کہ فتح الباری ۴/۳۰۴ اور دوم نسخہ ۴/۲۵۳ میں ہے

- حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں۔

محمد بن نصر مروزی صحابہؓ، تابعین اور مابعد کے اختلاف کو لوگوں سے زیادہ جاننے والے تھے اور احکام کو جاننے والے تھے اور حفظ الحدیث اور معرفۃ الرجال میں اپنے زمانے کے امام تھے اور یہ ثقہ متقن زیادہ پرہیزگار تھے۔

البدایۃ والنہایۃ ۱۱/۱۰۲ و ۱۰۳

مندرجہ بالا کتابیں مطالعہ کریں دوبارہ اعادہ کی ضرورت نہیں



اما عطاء نقد مر ذکرہ فی الدلیل العاشرہ قال الحافظ المروزی. قال عطاء ادرکتہم یصلون فی رمضان عشرین رکعۃ والوتر ثلاث رکعات مختصر قیام اللیل ۲۰۰

قال الحافظ ابن ابی شیبۃ عن ابی اسحٰق

عن الحارث انہ کان یؤم الناس فی رمضان باللیل بعشرین رکعۃ ویوتر بثلاث ویقنت قبل الرکوع المصنف ۲/۳۹۳

نوٹ عطاء کا ذکر دلیل دہم میں گذر چکا ہے اور حافظ مروزی فرماتے ہیں کہ عطاء فرماتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو پایا کہ وہ رمضان میں بیس رکعات تراویح اور تین رکعات وتر پڑھا کرتے تھے۔

مختصر قیام اللیل ۲۰۰

اور حافظ ابن ابی شیبہ نے بھی حارث سے روایت نقل کی ہے کہ ماہ رمضان میں وہ بیس رکعات تراویح اور تین وتر پڑھا کرتے تھے اور رکوع سے پہلے دعا قنوت پڑھتے تھے۔

المصنف ۲/۳۹۳

والثالث عشر منها ما روی الامام البیھقی - انبأ ابو زکریا بن ابی اسحٰق[1]

[1] قال الحافظ الذھبیؒ - المزکی الشیخ الامام الصدوق القدوۃ الصالح ابو زکریا یحییٰ المحدث المزکی املی مدۃ علی ورع و اتقان - و کان شیخا ثقۃ نبیلا خیرا زاھدا ورعا متقنا -

طالع سیر اعلام النبلاء ۱۷/۲۹۵ الی ۲۹۷

- او قال الحافظ الذھبیؒ - المزکی ابو زکریا کان صالحا زاھدا صاحب حدیث کابیہ ابی اسحٰق - العبر ۲/۲۱۸
- طالع تذکرۃ الحفاظ ۳/۱۰۵۸ • شذرات الذھب ۳/۲۰۲
- طبقات الاسنوی ۲/۳۹۶، ۳۹۷

تیرھویں دلیل ان میں سے وہ ہے جو امام بیہقیؒ نے روایت کی ہے کہ ہم کو ابو زکریا بن ابی اسحاقؒ نے خبر دی[1]

[1] حافظ ذھبیؒ فرماتے ہیں، المزکی الشیخ الامام الصدوق القدوۃ الصالح ابو زکریا یحیی المحدث المزکی نے پرہیز گاری اور اتقان کے ساتھ کافی زمانہ املاء کیا ہے اور یہ شیخ ثقہ نبیل خیر زاھد پرہیزگار اور متقن تھے -

مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ۱۷/۲۹۵ تا ۲۹۷

- حافظ ذھبیؒ فرماتے ہیں المزکی ابو زکریا نیک زاھد صاحب حدیث باپ جیسے تھے - العبر ۲/۲۱۸
- مطالعہ کریں تذکرۃ الحفاظ ۳/۱۰۵۸ • شذرات الذھب ۳/۲۰۲
- طبقات الاسنوی ۲/۳۹۶، ۳۹۷

انا ابو عبد الله محمد بن یعقوب له

له قال الحافظ الذهبي ابن الاخرم الامام الحافظ المتقن الحجة ابو عبد الله محمد ابن یعقوب بن یوسف قال الحاکم کان صدر اهل الحدیث ببلدنا بعد ابن الشرقي یحفظ ویفهم -

طالع سیر اعلام النبلاء ۱۵/۴۶۶ الی ۴۷۰

• وقال الحافظ الذهبي - ابن الاخرم الحافظ الکبیر ابو عبد الله محمد بن یعقوب بن یوسف وکان من ائمة هذا الشان .

طالع تذکرة الحفاظ ۳/۸۶۴

• وقال الحافظ الذهبي . ابو عبد الله محمد بن یعقوب الحافظ محدث نیسابور صنف المسند الکبیر ومع براعته فی الحدیث والعلل والرجال لم یرحل من نیسابور

العبر ۲/۶۸

• طالع النجوم الزاهرة ۳/۳۱۳ • شذرات الذهب ۲/۳۶۸ • مرآة الجنان ۲/۳۳۶

• طبقات الحفاظ ۳۵۴

وہ کہتے ہیں کہ ہم کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب لہ نے خبر دی ہے

لہ حافظ ذہبی فرماتے ہیں ابن الاخرم الامام الحافظ المتقن الحجہ ابوعبداللہ محمد بن یعقوب بن یوسف تھے ۔ حاکم فرماتے ہیں کہ ابن شرقی کے بعد ہمارے شہر میں صدر اہل حدیث تھے سمجھتے تھے اور حفظ کرتے تھے

مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ۱۵/۴۶۶ تا ۴۷۰

• حافظ ذہبی فرماتے ہیں ابن الاخرم الحافظ الکبیر ابوعبداللہ محمد بن یعقوب بن یوسف تھے اور یہ بڑے ائمہ میں سے تھے۔

مطالعہ کریں تذکرۃ الحفاظ ۳/۸۶۴

• حافظ ذہبی فرماتے ہیں ابوعبداللہ محمد بن یعقوب الحافظ نیسابور کے محدث تھے ۔ اور مسند کبیر تصنیف کی ہے اس کے باوجود کہ حدیث اور علل اور رجال میں بلند پایہ رکھتے تھے نیسابور سے رحلت نہیں فرمائی العبر ۲/۶۸

• مطالعہ کریں النجوم الزاہرۃ ۳/۳۱۳ • شذرات الذہب ۲/۳۶۸

• مرآۃ الجنان ۲/۳۳۶ • طبقات الحفاظ ۳۵۴

لہ قال الحافظ المزیؒ .. محمد بن عبد الوهاب بن حبیب قال النسائی ثقة وذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال الحاکم ابو عبد الله ... محمد بن عبد الوهاب .. الفقیہ المحدث المعروف بالفراء ... وکان من اعقل مشائخنا .. طالع التفصیل فی تهذیب الکمال ۲۳۶

- قال الحافظ الذهبیؒ ابو احمد الفراء الامام العلامة الحافظ الادیب ابو احمد محمد ابن عبد الوهاب کان وجه مشائخنا بنیسابور عقلاً وعلما وجلالة وحشمة. قال الحاکم کان یفتی فی الفقه والحدیث والعربیة ویرجع الیه فیها. قال علی بن الحسن. ابو احمد عندی ثقة مامون.

طالع سیر اعلام النبلاء ۱۲/۶۰۶ الی ۶۰۸

- قال الحافظ العسقلانیؒ. محمد بن عبد الوهاب قال النسائی ثقة ذکرہ ابن حبان فی الثقات. قال مسلم بن الحجاج. محمد بن عبد الوهاب ثقة صدوق

طالع التهذیب ۹/۳۱۹

- طالع تذکرة الحفاظ ۲/۷۹۹ • الجرح والتعدیل ۸/۱۳ • خلاصة تذهیب الکمال ۲۴۹
- شذرات الذهب ۲/۱۶۳، العبر ۱/۳۹۳، البدایة والنهایة ۱۱/۵۱، الوافی بالوفیات ۴/۷۴

محمد بن یعقوب فرماتے ہیں کہ ہم کو محمد بن عبد الوہاب نے بیان کیا ہے۔

لہ حافظ مزیؒ فرماتے ہیں محمد بن عبد الوہاب، نسائی ثقہ کہتے ہیں اور ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے اور حاکم ابو عبد اللہ کہتے ہیں محمد بن عبد الوہاب فقیہ محدث فراء کے ساتھ معروف تھے اور ہمارے مشائخ میں زیادہ سمجھدار تھے مطالعہ کریں تہذیب الکمال ۲۳۶

- حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں۔ ابو احمد فراء امام علامہ حافظ ادیب ابو احمد محمد بن عبد الوہاب تھے اور ہمارے نیشاپور کے شیوخ میں عقل اور علم اور جلالت میں مشہور تھے اور حاکم کہتے ہیں کہ فقہ حدیث عربیت میں فتویٰ دیتے تھے اور ان میں ان کی طرف رجوع کرتے تھے۔ اور علی بن حسن فرماتے ہیں کہ ابو احمد میرے نزدیک ثقہ اور مامون ہیں

سیر اعلام النبلاء ۱۲/۶۰۶ تا ۶۰۸ مطالعہ کریں

- حافظ عسقلانیؒ فرماتے ہیں۔ محمد بن عبد الوہاب۔ نسائی ثقہ کہتے ہیں ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے اور مسلم بن حجاج فرماتے ہیں، محمد بن عبد الوہاب ثقہ صدوق ہیں تہذیب ۹/۳۱۹ مطالعہ کریں

(نوٹ) مندرجہ بالا کتابیں مطالعہ کریں۔

انبا جعفر بن عون ؒ

قال الامام ابن سعدؒ . جعفر بن عون .. كان ثقة كثيرا لحديث ... الطبقات الكبرىٰ ٦/٣٩٦

قال الحافظ ابن ابی حاتمؒ ... جعفر بن عون .. قال عثمان بن سعيد الدارمی سألت يحيی بن معين عن جعفر بن عون فقال ثقة - الجرح والتعديل ٢/٤٨٥

قال الحافظ المزیؒ . جعفر بن عون قال عثمان بن سعيد عن يحيی بن معين ثقة وقال ابو حاتم صدوق - تهذيب الكمال ١٩٩ نسخة ثانية ٥/٧٠ الی ٧٣

قال الحافظ الذهبیؒ - جعفر بن عون ثقة توفی سنة ٢٠٦ - الكاشف ١/١٣٠

قال الحافظ العسقلانیؒ جعفر بن عون . قال ابن معين ثقة قال ابو حاتم صدوق و قال البخاری مات سنة (٢٠٦) وقال ابو داود بسنة (٧) قلت ذكره ابن حبان فی الثقات وقال ابن قانع فی الوفيات كان ثقة . طالع التهذيب ٢/١٠١ ،

طالع الكتب التالية

- سير اعلام النبلاء ٩/٤٣٩ الی ٤٤١ • دول الاسلام ١/١٢٨ • التاريخ الكبير ٢/١٥٧
- تاريخ الصغير ٢/٣١٠ • مشاهير علماء الامصار ١٧٤ لابن حبان
- تاريخ خليفة بن خياط ٤٧٣ • علل الحديث لابن المدينی ٨٦ • المعرفة والتاريخ ١/١٩٦
- خلاصة تذهيب الكمال ٦٣ • التقريب ٥٦ • الكامل لابن الاثير ٥/٢٠٥
- شذرات الذهب ٢/١٧ • طبقات خليفة ت ١٣١١ • العبر ١/٢٨٦ • البداية والنهاية ١٠/٢٦١

محمد بن عبدالوہاب فرماتے ہیں کہ ہم کو جعفر بن عون ؒ نے خبر دی ہے

امام ابن سعدؒ فرماتے ہیں کہ جعفر بن عون ثقہ کثیر الحدیث ہیں طبقات کبریٰ ٦/٣٩٦

حافظ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں ۔ عثمان بن سعید یحییٰ بن معین جعفر بن عون کے بارے ثقہ نقل کرتے ہیں الجرح والتعدیل ٢/٤٨٥

حافظ مزی فرماتے ہیں ۔ عثمان بن سعید یحییٰ بن معین سے ثقہ نقل کرتے ہیں اور ابو حاتم صدوق کہتے ہیں تہذیب الکمال ١٩٩ نسخہ دوم ٥/٧٠ تا ٧٣

حافظ ذہبی فرماتے ہیں جعفر بن عون ثقہ ہیں سنہ ٢٠٦ میں وفات پاگئے ہیں الکاشف ١/١٣٠

حافظ عسقلانی فرماتے ہیں ۔ جعفر بن عون ۔ ابن معین ثقہ کہتے ہیں اور ابو حاتم صدوق ، اور بخاری کہتے ہیں سن وفات ٢٠٦ اور ابو داؤد سن ٢٠٧ بتلاتے ہیں میں کہتا ہوں ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے ، اور ابن قانع وفیات میں فرماتے ہیں کہ یہ ثقہ ہیں مطالعہ کریں تہذیب ٢/١٠١

اور ، مندرجہ بالا کتابیں بھی دیکھیں تو بہتر ہے ۔

انبأ ابوالخصيب [1]

[1] قال الحافظ المزي ابوالخصيب القيسي اسمه زياد بن عبد الرحمٰن روى عن ابن عمر، روى عنه عقيل بن طلحة ۔ تهذيب الكمال ۱۶۱۲

• وقال الحافظ المزي . زياد بن عبد الرحمٰن . روى عن عبد الله بن عمر بن الخطاب ذكره ابن حبان فی كتاب الثقات روى له ابو داؤد حديثاً واحداً وقد وقع لنا عالياً من روايته ۔ تهذيب الكمال ۴۴۲

• قال الامام السمعانی القيسی بفتح القاف وسكون الياء وكسر السين هذه النسبة الى جماعة اسمهم قيس والمشهور بها ابو الخصيب زياد بن عبد الرحمٰن القيسی قال ابو حاتم ابن حبان وهو من ۔ قيس بن ثعلبة ... عداده فی اهل البصرة الانساب ۱۰/۵۳۸

جعفر بن عون کہتے ہیں کہ ہم کو ابوالخصیب نے خبر دی ہے ۔

[1] حافظ مزی فرماتے ہیں ۔ ابوالخصیب القیسی نام اس کا زیاد بن عبدالرحمٰن ہے اور ابن عمر سے روایت کرتے ہیں اور اس سے عقیل بن طلحہ ۔ تہذیب الکمال ۱۶۰۲

• حافظ مزی فرماتے ہیں ۔ زیاد بن عبدالرحمٰن ، عبداللہ بن عمر بن الخطابؓ سے روایت کرتے ہیں ابن حبان نے کتاب الثقات میں ذکر کیا ہے ۔ ابو داؤد نے اس کی ایک روایت ذکر کی ہے اور اس کی اعلیٰ روایات ہمارے پاس ہیں ۔ تہذیب الکمال ۴۴۳

• امام سمعانیؒ فرماتے ہیں ۔ القیسی ، فتح قاف اور سکون یا اور کسرہ سین کے ساتھ ہے ، یہ نسبت ایک جماعت (محدثین) کی طرف ہے جن کا نام قیس ہے اور مشہور اس کے ساتھ ابوالخصیب زیاد بن عبدالرحمٰن القیسی ہے ۔ الانساب ۱۰/ ۵۳۸

• قال الحافظ الذهبي زیاد بن عبد الرحمن وثق الکاشف ۱/۲۶۱
• قال الحافظ العسقلانی ... ذکره ابن حبان فی الثقات .. التهذیب ۳/۳۷۹
• قال الحافظ العسقلانی ... ابو الخصیب اسمه زیاد بن عبد الرحمن وثقه ابن حبان
لسان المیزان ۷/۳۶۲
• طالع التقریب ۱۱۰ • التهذیب ۱۲/۸۵ • خلاصة تذهیب الکمال ۱۲۵

• حافظ ذہبی فرماتے ہیں
زیاد بن عبد الرحمن کی توثیق کی گئی ہے الکاشف ۱/۲۶۱
• حافظ عسقلانی فرماتے ہیں. ابن حبان نے اس کو ثقات میں ذکر کیا ہے
التہذیب ۳/۳۷۹
• اور لسان المیزان ۷/۳۶۲ اور تقریب ۱۰۰ • تہذیب ۱۲/۸۵
• خلاصہ تذہیب الکمال ۱۲۵ مطالعہ کریں

Scanned by P

قال یؤمنا سوید بن غفلة [1]

---

[1] قال الامام ابن سعدؒ ۔ سوید بن غفلة کان ثقة .... الطبقات الکبریٰ ۶/۶۸ الیٰ ۷۵

- قال الحافظ ابن ابی حاتمؒ ۔ سوید بن غفلة ذکرہ ابی عن اسحٰق بن منصور عن یحییٰ ابن معین انہ قال سوید بن غفلة ثقة ... الجرح والتعدیل ۲/۲۳۴
- قال الحافظ المزیؒ ۔ سوید بن غفلة ... قال اسحٰق بن منصور عن یحییٰ بن معین واحمد بن عبد اللہ العجلی ثقة ۔ تهذیب الکمال ۵۶۱
- قال الحافظ الذهبیؒ ۔ سوید بن غفلة الامام القدوة وقیل لہ صحبة ولم یصح بل اسلم فی حیاة النبی صلی اللہ علیہ وسلم وسمع کتابہ الیهم وشهد الیرموک وحدث عن ابی بکر الصدیق وعمر وعثمان وعلی وابی بن کعب وابی ذر وابن مسعود وطائفة رضی اللہ عنهم ۔ عن میسرة عن سوید بن غفلة

ابو الخصیب فرماتے ہیں کہ ہم کو سوید بن غفلہ [1] رمضان میں امامت کرتے تھے ۔

---

[1] امام ابن سعدؒ فرماتے ہیں ۔ سوید بن غفلہ ثقہ ہیں ۔ طبقات کبریٰ ۶/۶۸ تا ۷۵

- حافظ ابن ابی حاتمؒ فرماتے ہیں سوید بن غفلہ ۔ ابو حاتم بواسطہ اسحٰق بن منصور یحییٰ بن معین کا قول نقل کرتے ہیں کہ ثقہ ہیں ۔ الجرح والتعدیل ۲/۲۳۴
- حافظ مزیؒ فرماتے ہیں ۔ سوید بن غفلہ ... یحییٰ بن معین ۔ اور احمد بن عبد اللہ العجلی ثقہ کہتے ہیں تهذیب الکمال ۵۶۱
- حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں سوید بن غفلہ امام قدوہ ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں مسلمان ہوگئے تھے اور دیکھا نہیں اور یرموک میں حاضر تھے اور ابو بکر صدیق اور عمر اور عثمان اور علی اور ابی بن کعب اور ابو ذر اور ابن مسعود وغیرہ صحابہ رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں اور سوید بن غفلہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس شخص کے

قال صليت مع مصدق النبي

صلى الله عليه وسلم لما اتانا - وروى الوليد بن علي عن ابيه قال كان سويد بن غفلة يؤمنا في شهر رمضان في القيام وقد اتى عليه عشرون ومائة سنة -

طالع سير اعلام النبلاء ٤/ ٦٩ الى ٧٣

قال الحافظ الذهبي۔ سويد بن غفلة كان ثقة نبيلا عابدًا قانتًا بالميسر كبير الشان رحمه الله تعالى - تذكرة الحفاظ ١/ ٥٣

پیچھے نماز پڑھی ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرنے والے تھے اور ولید بن علی اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ سوید بن غفلہ مہینہ رمضان میں ہم کو نماز پڑھاتے تھے اور اس کی عمر ۱۲۰ سال تھی۔

مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ۴/ ۶۹ تا ۷۳

حافظ ذہبی فرماتے ہیں سوید بن غفلہ ثقہ نبیل عابد صابر کبیر الشان تھے۔

تذکرۃ الحفاظ ۱/ ۵۳



في رمضان فيصلي خمس ترويحات عشرين ركعة ¹

- قال الحافظ ابن كثيرؒ - سويد بن غفلة ... شهد اليرموك وحدث عن جماعة من الصحابة
البداية والنهاية ٩/ ٣٧
- قال الحافظ العسقلانيؒ - سويد بن غفلة - قال ابن معين والعجلي ثقة
التهذيب ٤/ ٢٧٨، ٢٧٩
- طالع الكتب التالية -
الاستيعاب لابن عبد البر ٢/ ١١٦ • الاصابة ٢/ ١٠٠ • التاريخ الكبير ٤/ ١٤٢
• اسد الغابة ٢/ ٣٧٩
- تهذيب الاسماء واللغات ١/ ٢٤٠ • المعارف لابن قتيبة ١٨٩ • نسخة اخرى ٢٧٤
- النجوم الزاهرة ٢/ ٢٠٣ • حلية الاولياء ٤/ ١٧٤ • شذرات الذهب ١/ ٩٠
- فوات الوفيات ٤/ ١٢٣ • مشاهير علماء الامصار ١٠٠ • خلاصة تذهيب الكمال ١٥٩

---

¹ السنن الكبرى ٢/ ٤٩٦ • المهذب للذهبي ٢/ ٤٦١
قال في الهامش اسناده صالح من هامش الاصل
- قال الحافظ ابن ابي شيبة عن الوليد بن علي عن ابيه قال كان سويد بن غفلة يؤمنا فيقوم بنا في شهر رمضان وهو ابن عشرين ومائة سنة
المصنف ٢/ ٣٩٥

بیس تراویح پڑھاتے تھے ¹ یہ حوالہ سنن کبریٰ ٢/ ٤٩٦ اور مہذب ٢/ ٤٦١ میں اور مہذب کے حاشیہ پر ہے کہ اصل کی اسناد صالح ہے۔ ابن ابی شیبہ نے ولید بن علی سے نقل کیا ہے اور وہ اپنے باپ علی سے نقل کرتے ہیں کہ سوید بن غفلہ ١٢٠ سال کے ہے ہم کو رمضان میں تراویح پڑھاتے تھے
المصنف ٢/ ٣٩٥

- حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں سوید بن غفلہ یرموک میں حاضر تھے اور صحابہ کی ایک جماعت سے حدیث بیان کی ہے
البدایہ والنہایہ ٩/ ٣٧
- حافظ عسقلانیؒ فرماتے ہیں سوید بن غفلہ، ابن معین اور عجلی ثقہ کہتے ہیں التہذیب ٤/ ٢٧٨، ٢٧٩

(نوٹ) سوید بن غفلہ کے لئے مندرجہ بالا کتابیں مطالعہ کریں

اعلم وفقنی الله وایاك لما یحب ویرضی انی ذکرت فیما سبق من الروایات ثلاثة عشر وهی تکفی لمن یختشی ویتدبر ویتذکر

وقد اثبتنا بالروایات الصحیحة ان التراویح العشرین ثابتة من سنن الخلفاء الراشدین المهدیین وبینت توثیق الرواة وردت علی توهمات الالبانی فایاك ثم ایاك بان ترتکب الجهالة مثل الالبانی والصنعانی والمبارکفوری بانهم افتوا بکون التراویح العشرین بدعة ضلالة ۔

ولا شك فیه ولا مریة بان عدد العشرین فی التراویح ثابتة من سنن الخلفاء الراشدین وقال النبی صلی الله علیه وسلم علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین المهدیین

فمن یؤدیها عشرین رکعة فهو عامل بحدیث سید المرسلین فاطلاق البدعة علیها من فعل الجاهلین الحاسدین ، نعوذ بالله ان نکون من الجاهلین ۔

جان لو ۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور تجھے توفیق عطا فرمائے اس کی طرف جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہو اور جس پر وہ راضی ہو کہ میں نے تیرہ روایات ماسبق میں ذکر کیں ہیں اور یہ اس شخص کو کافی ہے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے ۔ اور تدبر اور سوچ کرتا اور نصیحت حاصل کرتا ہے ۔

اور میں نے صحیح روایات سے ثابت کیا کہ بیس تراویح سنن خلفاء راشدین جو ہدایت یافتہ ہیں سے ثابت ہیں اور البانی کے توہمات کی تردید کی ۔ آپ اپنے آپ کو جہالت کے ارتکاب جیسا کہ البانی، صنعانی اور مبارکپوری نے کیا ہے سے بچ جاؤ کہ انہوں نے بیس تراویح پر بدعت ضلالہ کا فتویٰ لگایا ہے ۔

اور اس میں شک اور شبہ نہیں کہ بیس تراویح خلفاء راشدین کی سنتوں سے ثابت ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم پر لازم ہے میری سنت اور خلفاء راشدین کی سنت کی اتباع کرنا تو جو بیس تراویح پڑھتے ہیں تو وہ سید المرسلین کی حدیث پر عمل کرنے والے ہیں تو اس بیس تراویح پر بدعت کا اطلاق کرنا یہ جاہلوں حاسدوں کے فعل سے ہے ۔

اللہ تعالیٰ کے ساتھ پناہ مانگتے ہیں کہ

ہم جاہلوں سے ہو جائیں ۔



ویقول لهم کما قیل ؎

- تدبر کلام الله واعتمد الخبر ۔۔۔ ودع عنك رأیا لا یلائمه الاثر
- ونهج الهدی فالزمه واقتد بالألی ۔۔۔ هم شهدوا التنزیل علك تنجبر
- وکن موقفا انا وکل مکلف ۔۔۔ امرنا بقفو الحق والاخذ بالحذر
- فمن خالف الوحی المبین بعقله ۔۔۔ فذاك امرؤ قد خاب حقا وخسر
- وفی ترك امر المصطفی فتنة فذر ۔۔۔ خلاف الذی قد قال واسأله واعتبر
- وما اجمعت فیه الصحابة حجة ۔۔۔ کما فی شذوذ القول نوع من الخطر

کما فی تذکرة الحفاظ ۳/ ۱۱۷۸

فالأن نذکر لکم ان شاء الله تعالیٰ تصریحات فقهاء المذاهب الاربعة حتی تعلم بالیقین بان الالبانی والصنعانی والمبارکفوری مخالفون عن جمیع ائمة الدین وبالله استعین

ان لوگوں کو میں وہی بات کہتا ہوں جو کہی گئی ہے

- اللہ تعالیٰ کے کلام میں فکر کر اور حدیث پر اعتماد کر
- اور اس نظریہ کو چھوڑ جس کی تائید میں اثر (صحابی کا قول بھی) نہ ہو
- سیدھی راہ پر چل ، اسی کو لازم پکڑ اور متقدمین (سلف صالحین) کی اقتدا کر
- اور وہی حضرات تو قرآن کریم کے نزول کے وقت موجود تھے
- ہمارا موقف اور ہر شخص کا موقف یہی ہونا چاہیے ۔
- کہ ہم حق کی اتباع کریں اور احتیاط پر عمل کریں
- اور جس نے ظاہر وحی سے بوجہ عقل خلاف کی
- تو یہ شخص یقینا خسارہ اور نقصان اٹھانے والا ہے
- نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے امر کو چھوڑنے میں فتنہ اور فساد ہے تو اس کو چھوڑ کر جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کے خلاف پر پوچھ لیں اور عبرت حاصل کر (جیسا تذکرۃ الحفاظ ۳/ ۱۱۷۸)

ابھی میں چار مذاہب کے فقہاء کرام کی تصریحات ذکر کرتا ہوں تاکہ تجھ کو یقینی طور پر معلوم ہو جائے کہ البانی ، صنعانی اور مبارکپوری تمام ائمہ دین سے مخالفت کر رہے ہیں

اور خاص کر اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتا ہوں ۔

الفصل الثانی

فی بیان التراویح بانها عشرون رکعة عند الاحناف رحمہم اللہ تعالیٰ

• قال الامام ابو الحسین احمد بن محمد بن احمد القدوری المتوفی سنہ ۴۲۸ھ[1]

---

[1] قال الامام السمعانیؒ القدوری بضم القاف والدال المهملة والراء بعد الواو هذه النسبة الی القدور واشتهر بهذه النسبة ابو الحسین احمد بن محمد ابن جعفر ... کان فقیها صدوقا وممن انجب فی الفقه۔ الانساب ۱۰/۲۵۲

• قال الامام الخطیب البغدادیؒ ... احمد بن محمد۔ المعروف بالقدوری ... کتبت عنه وکان ممن انجب فی الفقه لذکائه وانتهت الیه بالعراق ریاسة اصحاب ابی حنیفة وعظم عندهم قدره وارتفع جاهه وکان حسن النظر فی العبادة جری اللسان مدیما لتلاوة القرآن تاریخ بغداد ۴/۳۷۷

فصل دوم۔ احناف رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک بیس تراویح ہیں ہے

• امام ابو الحسین احمد بن محمد بن احمد القدوری المتوفی ۴۲۸ھ[1] فرماتے ہیں

---

[1] امام سمعانیؒ فرماتے ہیں کہ قدوری قاف کے ضمہ اور دال مہملہ (بغیر نقطہ) اور واو کے بعد کسرہ کے ساتھ ہے۔ یہ ندور کی طرف نسبت ہے اور اس نسبت کے ساتھ ابو الحسین احمد بن محمد بن جعفر مشہور رہے۔ اور یہ فقیہ اور صدوق تھے اور فقہ میں ممتاز تھے۔ الانساب ۱۰/۳۵۲

• امام خطیب بغدادیؒ فرماتے ہیں احمد بن محمد معروف بالقدوری۔ اس سے میں نے لکھا ہے اور یہ فقہ میں ذکاوت کی وجہ سے فقہ میں ممتاز تھے اور عراق میں ابو حنیفہؒ کے اصحاب کی ریاست اس کو منتہی تھی اور ان کے نزدیک معزز اور بڑے مرتبہ والے تھے اور اچھے خاصے عابد تھے فصیح اللسان اور قرآن کریم کی تلاوت پر مداومت کرنے والے تھے۔ تاریخ بغداد ۴/۳۷۷

- قال الحافظ الذهبیؒ .. القدوری شیخ الحنفیة ابو الحسین احمد بن محمد (ثم ذکر ما قاله الخطیب البغدادی) طالع سیر اعلام النبلاء ۱۷/۵۷۴
- تذکرة الحفاظ ۳/۱۰۸۶ • دول الاسلام ۱/۲۵۵ • المختصر فی اخبار البشر ۲/۱۶۱ للحافظ ابن کثیرؒ

- حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں۔ القدوری احناف کا شیخ ابو الحسین احمد بن محمد تھے (پھر خطیب بغدادی کا قول ذکر کیا ہے مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ۱۷/۵۷۴
- تذکرة الحفاظ ۳/۱۰۸۶ • دول الاسلام ۱/۲۵۵
- المختصر فی اخبار البشر ۲/۱۶۱ للحافظ ابن کثیرؒ

ويستحب ان يجتمع الناس فى شهر رمضان بعد العشاء فيصلى بهم امامهم خمس ترويحات فى كل ترويحة تسليمتان ثم يوتر بهم [1]

طالع تتمة المختصر لابن الوردى ١/ ٥١٩ • اللباب لابن الاثير ٣/ ١٩

وفيات الاعيان ١/ ٧٨ • الجواهر المضيئة ١/ ٢٤٧ • النجوم الزاهرة ٥/ ٢٤ و ٢٥

البداية والنهاية ١٢/ ٤٠ • مفتاح السعادة ٢/ ٢٥٣ نسخة ثانية ٢/ ٢٨٠

شذرات الذهب ٣/ ٢٣٣ • كشف الظنون ١/ ٣٤٦ و ٣٦٦ و ٢/ ١٦٣١

هدية العارفين ١/ ٧٤ • الفوائد البهية ٣٠ و ٣١ • العبر ٢/ ٢٥٨

• الوافى بالوفيات ٧/ ٣٢٠ و ٣٢١ • مرآة الجنان ٣/ ٧٤ •

• الكامل لابن الاثير ٨/ ١٤

---

[1] القدورى مع شرحه اللباب ١/ ١٢٣

مستحب ہیں کہ عشاء کے بعد ماہِ رمضان میں جمع ہو جائیں اور امام ان کو بیس تراویح پڑھائے پھر ان کو وتر پڑھائے قدوری مع شرح اللباب ١/ ١٢٣

(نوٹ) مندرجہ بالا کتابوں میں آپ کا ترجمہ مطالعہ کریں دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

۲۔ قال شیخ الاسلام ابو الحسن السغدی ؒ المتوفی سنہ ۴۶۱ھ

- قال الامام السمعانی ؒ. السغدی بضم السین المهملة سکون الغین المعجمة وفی آخرها الدال المهملة هذه النسبة الی السغد وهی ناحیة کثیرة المیاه حسنة الاشجار نزهة الخضر والبساتین یضربها بحسنها المثل وهی من نواحی سمرقند قد خرج منها جماعة کثیرة من العلماء منهم القاضی ابو الحسن علی بن الحسین السغدی ۔۔ کان اماما فاضلا مناظرا سمع جماعة من العلماء وتوفی ببخارا سنة احدی وستین واربعمائة ۔ الانساب ۷/۱۴۵ و ۱۴۶
- طالع اللباب ۲/۱۱۹ و ۱۲۰ • هامش الاکمال ۴/۵۶۵ • معجم البلدان ۳/۲۲۲
- قال الامام محی الدین ابو محمد عبد القادر القرشی ؒ ... علی بن الحسین السغدی الملقب شیخ الاسلام کان اماما فاضلا فقیها مناظرا سمع الحدیث وروی عن شمس الائمة السرخسی الکبیر ۔ طالع الجواهر المضیئة ۲/۵۶۷ نسخة ثانیة ۱/۳۶۱ • الفوائد البهیة ۱۲۱

۲۔ شیخ الاسلام ابو الحسن السغدی متوفی ۴۶۱ھ فرماتے ہیں

- امام سمعانی ؒ فرماتے ہیں کہ سغدی سین مہملہ (بغیر نقطہ) اور غین معجمہ (بالنقطہ) اور آخر میں دال مہملہ ہے یہ سغد کی طرف نسبت ہے ۔ ایک جگہ ہے کہ جس میں پانی زیادہ ہے اور سبز درخت اور باغ زیادہ ہیں ، اور اس کے حسن مثال کے طور پر پیش کی جاتی ہے اور یہ سمرقند کے اطراف سے ہے اور اس سے علماء کی جماعت نکلی ہے ان میں سے قاضی ابو الحسن علی بن سغدی ہے ۔ اور یہ امام فاضل مناظر تھے اس نے علماء کی جماعت سے سنا اور ۴۶۱ھ میں بخارا میں وفات پاگئے ہیں ۔ الانساب ۷/۱۴۵ و ۱۴۶
- مطالعہ کریں اللباب ۲/۱۱۹ و ۱۲۰ • هامش الاکمال ۴/۵۶۵ • معجم البلدان ۳/۲۲۲
- امام محی الدین ابو محمد عبد القادر القرشی فرماتے ہیں ۔ علی بن الحسین السغدی جس کا لقب شیخ الاسلام ہے امام فقیہ مناظر تھے اور احادیث سنی ہیں اور اس سے شمس الائمہ سرخسی ؒ روایت کرتے ہیں مطالعہ کریں جواہر مضیہ ۲/۵۶۷ نسخہ دوم ۱/۳۶۱ • فوائد بہیہ ۱۲۱

صلوٰة التراویح - وانما عشرون رکعة فی کل لیلة من شهر رمضان فی کل رکعتین بسلم [1]

قال الامام حاجی خلیفہؒ - شیخ الاسلام علی بن الحسین السغدی المتوفی سنة احدی وستین واربعمائة - طالع کشف الظنون ۱/۴۶ • ۲/۱۰۱۴

قال الامام اسماعیل باشا بغدادیؒ - السغدی علی بن الحسین بن محمد القاضی رکن الاسلام ابو الحسن السغدی الفقیہ توفی سنة ۴۶۱ھ صنف شرح الجامع الکبیر للشیبانی فی الفروع والنتف فی الفتاوی مشهور هدیة العارفین ۱/۶۹۱

قال الحافظ الذهبیؒ - القاضی ابو الحسن علی بن الحسین السغدی عن ابراهیم بن مسلم البخاری وعنه ابوبکر بن نصر الکرابیسی توفی سنة ۴۶۱ھ ببخاری المشتبہ ۱/۳۶۰ • طالع تبصیر المنتبہ ۲/۷۳۴ للحافظ العسقلانیؒ

---

[1] النتف فی الفتاوی ۱/۱۰۶

تراویح کی نماز - یہ ماہ رمضان میں ہر رات بیس رکعات ہیں اور ہر دو رکعت میں سلام پھیریں جیسا کہ النتف فی الفتاوی ۱/۱۰۶ میں ہے۔

• حاجی خلیفہؒ فرماتے ہیں۔ شیخ الاسلام علی بن الحسین السغدی ۴۶۱ھ میں وفات پا گئے ہیں۔ مطالعہ کریں کشف الظنون ۱/۴۶ و ۲/۱۰۱۴

• امام اسماعیل باشا بغدادیؒ فرماتے ہیں۔ السغدی علی بن الحسین بن محمد القاضی رکن الاسلام ابو الحسن السغدی الفقیہ ۴۶۱ھ میں وفات پا گئے ہیں اور شرح الجامع الکبیر شیبانی کی لکھی ہے اور النتف فی الفتاوی مشہور ہے هدیة العارفین ۱/۶۹۱

• حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں۔ القاضی ابو الحسن علی بن الحسین السغدی ابراهیم بن مسلم بخاری سے روایت کرتے ہیں اور اس سے ابوبکر بن نصر الکرابیسی ۴۶۱ھ بخاری میں وفات پا گئے ہیں۔ المشتبہ ۱/۳۶۰ • مطالعہ کریں تبصیر المنتبہ ۲/۷۳۴ للحافظ العسقلانیؒ۔

٣- قال الامام شمس الدين السرخسيؒ المتوفى سنة ٤٩٠ه[له]

له قال الامام السمعاني. السرخسي هذه النسبة الى بلدة قديمة من بلاد خراسان يقال لها سرخس وسرخس. الانساب ١٨٧/٧ • طالع اللباب • معجم البلدان ٣٠٨/٣

• قال الحافظ العسقلاني. السرخسي بفتحتين وسكون الخاء المعجمة ثم سين مهملة. طالع تبصير المنتبه بتحرير المشتبه ٧٣١/٢

• قال الامام احمد طاش كبريؒ. شمس الائمة هو محمد بن احمد بن ابي سهل ابوبكر السرخسي شمس الائمة صاحب المبسوط كان عالماً اصولياً مناظراً شاع انه املى المبسوط من غير مراجعة الى شئ من الكتب يدل عليه ما ذكر فيه وهو قوله انتهى ربع البيوع من المبتهل الى الله تعالى بالخضوع والسح الدموع المنقطع عن الاهل والكتاب المجموع الى غير ذلك من اماكن يترجم هذا من السجع وغدته عشرة اجزاء ضخمة.
مفتاح السعادة ١٦٥/٢ و ١٦٦ • نسخة اخرى ١٨٦

---

(٣) امام شمس الدین سرخسی متوفی سنہ ۴۹۰ھ[له] فرماتے ہیں۔

• امام سمعانیؒ فرماتے ہیں السرخسی یہ خراسان کے ایک پرانے گاؤں کی طرف نسبت ہے جس کو سرخس اور سرخس کہتے ہیں الانساب ١٨٧/٧ • مطالعہ کریں اللباب ١١٣/٣ • معجم البلدان ٣٠٨/٣

• حافظ عسقلانیؒ فرماتے ہیں السرخس دونوں فتحہ اور خاء معجمہ کے سکون اور سین مہملہ کے ساتھ ہے
مطالعہ کریں تبصیر المنتبہ بتحریر المشتبہ ٧٣١/٢

• امام طاش کبری زادہ فرماتے ہیں. شمس الائمہ محمد بن احمد بن ابی سہل ابوبکر السرخسی صاحب المبسوط ہے یہ عالم اصولی اور مناظر تھے اور مشہور ہے کہ اس نے مبسوط کی املاء ایسی حالت میں کی ہے کہ اس کے پاس کوئی کتاب نہ تھی تاکہ اس کی طرف رجوع کرتا اور اس پر دلیل یہ ہے کہ یہ فرماتے ہیں کہ بیوع کا چوتھا حصہ ختم ہوگیا ہے اور میں عاجزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں سوال کرتا ہوں کہ میری آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں کیونکہ میں اہل وعیال اور کتابوں سے جدا ہوں اور دیگر جگہوں سے بھی معلوم ہو جاتا ہے جیسے رجوع کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس کے پاس اس حالت میں کتابیں نہیں تھیں اور یہ مبسوط دس اجزاء ہیں مطالعہ کریں مفتاح السعادۃ ١٦٥/٢ نسخہ دوم ١٨٦. آج کل سولہ جلدیں اور تیس اجزاء میں شائع ہو چکی ہے

يعنى التراويح) عشرون ركعة سوى الوتر عندنا ك

الامام ابن عابدين ... المبسوط للامام الكبير محمد بن احمد بن ابى سهل
احد الائمة الكبار المتكلم الفقيه الاصولى لزم شمس الائمة عبدالعزيز الحلوانى
حتى صار انظر اهل زمانه واخذ بالتصنيف واملى المبسوط نحو خمسة عشر
مجلدا وهو فى السجن باوزجند مجموعة رسائل ابن عابدين ۱/۲۰

الامام ابو محمد عبد القادر القرشى ... محمد بن احمد بن ابى سهل ابوبكر السرخسى تكرر ذكره
فى الهداية الامام الكبير شمس الائمة صاحب المبسوط وغيره احد الفحول الائمة الكبار اصحاب
الفنون كان اماما علامة حجة متكلما فقيها اصوليا مناظرا. طالع الجواهر المضية ۳/۲۸ الى ۸۲
هدية العارفين ۲/۸۶ • كشف الظنون ۱/۴۶ و ۱۱۲، ۵۶۱ و ۲/۹۶۳، ۱۰۱۴، ۱۰۷۹، ۱۴۴۲،
۱۵۸۰، ۱۶۲۰، ۱۶۲۸ • تاريخ التراث العربى ۱/۱۲۱ • الفوائد البهية ۵۸
تاج التراجم ۵۲، ۵۳ • طبقات الفقهاء طاش كبرى ۸۵

مبسوط ۲/۱۴۴ و ۱۴۵

وتر کے علاوہ بیس رکعات ہیں جیسا کہ مبسوط ۲/۱۴۴ و ۱۴۵ میں ہے

ابن عابدین فرماتے ہیں مبسوط للامام الکبیر محمد بن احمد بن ابی سہل سرخسی کی ہے جو ائمہ کبار سے ایک امام فقیہ اصولی
متکلم تھے اور عبدالعزیز الحلوانی کے پاس تھے اور ان سے علم حاصل کرتے یہاں تک کہ زمانہ میں ایک بے نظیر
ہو گئے اور تصنیف شروع کی اور یہ اوزجند کے جیل میں تھے پندرہ جلدوں میں مبسوط کا املا کیا۔
مجموعہ رسائل ابن عابدین ۱/۲۰

ابو محمد عبد القادر قرشی فرماتے ہیں کہ محمد بن احمد بن ابی سہل ابوبکر سرخسی جس کا ذکر ھدایہ میں بار بار آتا ہے یہ امام
کبیر مبسوط وغیرہ کا مصنف ہے کہ ائمہ کبار اصحاب الفنون میں سے ایک جوان تھے اور یہ امام حجت اصولی
متکلم مناظر تھے۔ جواھر مضیہ ۳/۲۸ تا ۸۲ ھدیۃ العارفین ۲/۸۶
... دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں

(۴) قال الامام علاء الدين الكاسانی المتوفی سنة ۵۸۷ھ [1]

---

[1] قال الامام السمعانی۔ الكاسانی بفتح الكاف والسين المهملة بينهما الالف والكاف الاخری و فی اخرها النون هذه النسبة الی كاسان وهی قرية من قری كازرون فارس

الانساب ۱۱/۱۶

• قال الحافظ الذهبی قاسان ايضا بلد كبير بتركستان خلف سيحون واهلها يقولون كاسان وكانت من محاسن الدنيا و منها العلامة علاء الدين۔ الكاسانی من ائمة الحنفية بدمشق ايام الملك نورالدين۔ المشتبه ۲/۴۹۶

• قال الامام احمد بن مصطفی۔ كتاب البدائع للكاسانی وهو علاء الدين ملك العلماء ابوبكر ابن مسعود بن احمد الكاسانی صاحب كتاب البدائع حكی انه قدم دمشق فحضر اليه الفقهاء وطلبوا منه الكلام فی مسالة خلافية بين الشافعية والحنفية فعينوا مسائل كثيرة فجعل يقول يذهب اليها من اصحابنا فلان وفلان فلوبزل كذلك حتی انهم لوعيد و امسالة

---

(۴) امام علاء الدین الکاسانی متوفی ۵۸۷ھ فرماتے ہیں۔

---

[1] امام سمعانی فرماتے ہیں کاسانی کاف کا فتحہ اور سین مہملہ اور درمیان میں الف کے ساتھ ہے اور آخر میں نون ہے یہ کاسانی کی طرف نسبت ہے اور یہ کازرون فارس دیہاتوں سے ایک گاؤں ہے۔ الانساب ۱۱/۱۶

حافظ ذہبی فرماتے ہیں قاسان، سیحون کے پیچھے ترکستان میں ایک گاؤں ہے اور وہاں کے لوگ کاسان کہتے ہیں اور دنیا میں ایک بہترین حسین جگہ ہے اور اس گاؤں سے علامہ علاء الدین الکاسانی ہے جو احناف کے ائمہ سے ہیں۔ اور بادشاہ نورالدین کے زمانہ میں دمشق میں تھے المشتبہ ۲/۴۹۶

امام احمد بن مصطفےٰ طاش کبری فرماتے ہیں۔ کتاب البدائع کاسانی کی ہے یہ علاء الدین جو علماء کا بادشاہ ابوبکر ابن مسعود بن احمد الکاسانی صاحب کتاب البدائع ہے اور حکایت ہے کہ یہ دمشق آیا تو وہاں کے فقہاء آپ کے پاس آئیں تو ان سے شوافع اور احناف کے نزدیک اختلافی مسائل میں گفتگو طلب کی۔ تو آپ نے کافی مسائل کی تعین کی پھر شروع کیا فرماتے تھے کہ ہمارے اصحاب سے اس قول پر فلاں اور فلاں نے قول کیا۔ اور اس پر بیان کرتا رہا۔ یہاں تک آن کو ایسا مسئلہ ملا جس پر امام

الا وقد ذهب اليها واحد من اصحاب ابی حنیفة

[رضی] الله عنه فانقضی المجلس ولم يتكلموا معه

[قا]ل محمد بن حجيس الحنفى حضرت الكاسانی عند موته فشرع فى قراءة

[س]ورة ابراهيم حتى انتهى الى قوله تعالى (يثبت الله الذين آمنوا

[با]لقول الثابت فى الحيوٰة الدنيا و فى الآخرة) فخرجت روحه عند فراغه

من قوله فى الآخرة و دفن داخل مقام ابراهيم الخليل عليه السلام

[بظا]هر حلب . مفتاح السعادة ٢/٢٤٧ و ٢٤٨

[طا]لع الجواهر المضية ٤/٢٥ الى ٢٨ • كشف الظنون ١/٣٧١ و ٢/٩٩٦

ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے اصحاب میں سے کسی نے قول نہ کیا ہو تو مجلس ختم ہوگئی اور

آپ کے ساتھ اور گفتگو نہ کی ۔

محمد بن حجیس حنفی فرماتے ہیں کہ میں مرنے کے وقت کاسانی کے پاس تھا تو آپ نے سورۃ ابراہیم کا پڑھنا شروع کیا تو

جب اس آیت "یثبت اللہ الذین امنوا الخ" پر پہنچے "و فی الآخرۃ" سے فارغ ہوتے آپ کی روح جسد عنصری سے

پرواز کر گئی اور حلب میں ابراہیم خلیل اللہ کے مقام میں دفن ہوئے ۔ مفتاح السعادۃ ۲/۲۴۷ و ۲۴۸

الجواہر المضیئہ ۴/۲۵ تا ۲۸ و کشف الظنون ۱/۳۷۱ و ۲/۹۹۶ کا مطالعہ کریں

واما قدرها فالتراويح فعشرون ركعة فى عشر تسليمات فى خمس ترويحات كل تسليمتين ترويحة وهذا قول عامة العلماء وقال مالك فى قول ستة وثلاثون ركعة وفى قول ستة وعشرون ركعة والصحيح قول العامة لما روى ان عمر رضى الله عنه جمع اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فى شهر رمضان على ابى بن كعب فصلى بهم كل ليلة عشرين ركعة ولم ينكر عليه احد فيكون اجماعا منهم على ذلك[1]

---

[1] بدائع الصنائع ۱/ ۲۸۸

مقدار تراویح کی یہ ہے کہ دس سلاموں کے ساتھ بیس رکعات پڑھیں اور یہ عام علماء کا مسلک ہے اور امام مالکؒ کے ایک قول میں ۳۶ اور ایک قول میں ۲۶ رکعات ہیں اور صحیح قول عام علماء کا ہے اس لئے کہ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو مہینہ رمضان میں ابی بن کعبؓ کے پاس جمع کیا تو آپ ان کو ہر رات بیس تراویح پڑھاتے تھے اور کسی نے اس پر انکار نہ کیا تو یہ ان کا اجماع ہو گیا۔ جیسا کہ بدائع الصنائع ۱/ ۲۸۸ میں ہے۔

قال الامام فخر الدين ابو المحاسن الحسن بن منصور بن محمود الاوزجندي الفرغاني المتوفى ۵۹۲ھ [1]

---

[1] قال الامام السمعاني: الفرغاني بفتح الفاء وسكون الراء وفتح الغين المعجمة وفي آخرها النون هذه النسبة الى موضعين احدهما فرغانة وهو ولاية وراء الشاش من بلاد الشرق وراء نهر جيحون وسيحون وفيهم كثرة وشهرة في كل فن ونوع من العلوم استغنينا عن ذكرهم واما الثاني فهو فرغان قرية من قرى فارس. طالع الانساب ۱۰/۱۸۸ واللباب ۲/۴۲۲ ، معجم البلدان ۴/۳۵۳

قال الحافظ الذهبي. قاضي خان. هو العلامة شيخ الحنفية ابو المحاسن حسن بن منصور بن محمود البخاري الحنفي الاوزجندي صاحب التصانيف سمع الكثير من الامام ظهير الدين الحسن بن علي بن عبد العزيز ومن ابراهيم بن عثمان الصفاري وطائفة واملى مجالس كثيرة روى عنه العلامة جمال الدين محمود بن احمد الحصيري تلامذته بقي الى سنة تسع وثمانين وخمسمائة فانه املى في هذا العام. سير اعلام النبلاء ۲۱/۲۳۱ و ۲۳۲

امام فخر الدین ابو المحاسن الحسن بن منصور بن محمود اوزجندی متوفی ۵۹۲ھ [1] فرماتے ہیں

---

[1] امام سمعانی فرماتے ہیں۔ الفرغانی فتح فاء اور سکون راء اور نقطہ والا غین کے فتح کے ساتھ اور اخیر میں نون ہے یہ دو جگہوں کی طرف منسوب ہے ایک فرغانہ ہے یہ بلاد شرق جیحون اور سیحون نہر کے شاش کے اس طرف ولایت حکومت ہے اور اس میں ہر فن اور ہر علم کی شہرت ہے۔ دوسرا فرغان فارس کے گاؤں سے ایک گاؤں ہے۔ مطالعہ کریں انساب ۱۰/۱۸۸ • اللباب ۲/۴۲۲ • معجم البلدان ۴/۳۵۳

• حافظ ذہبی فرماتے ہیں۔ قاضی خان۔ یہ علامہ شیخ الحنفیہ ابو المحاسن حسن بن منصور بن محمود بخاری حنفی اوزجندی صاحب تصانیف ہیں اور کثیر ظہیر الدین حسن بن علی بن عبد العزیز اور ابراہیم بن عثمان صفاری اور جماعت سے سنا ہے اور اس سے علامہ جمال الدین محمود بن احمد الحصیری روایت کرتے ہیں جو آپ کے شاگردوں میں سے ہیں اور ۵۸۹ھ تک رہ گئے تھے اور اسی سال املا کیا ہے۔

[illegible] ۲۳۱ و ۲۳۲

قال الامام احمد بن مصطفیٰ ... (فتاوی قاضیخان) وھو فخر الدین ابو المفاخر او ابو المحاسن الحسن بن منصور بن محمود بن عبد العزیز الاوزجندی الفرغانی المشہور بقاضیخان واوزجند مدینة بنواحی اصبہان بقرب فرغانة .. تفقه علی ابی اسحٰق ابراہیم بن اسماعیل بن ابی نصر الصفار وظہیر الدین ابی الحسن علی بن عبد العزیز المرغینانی وغیرہما

وله الفتاوی فی اربعة اسفار

وشرح الجامع الصغیر وشرح الزیادات وسماہ الملتقط

شرح اداب القاضی للخصاف

توفی لیلة النصف من رمضان سنة اثنتین وتسعین وخمسمائة   مفتاح السعادة ۲/۲۵۲

• نسخة اخری ۲/۲۷۸

تراویح ہمارے اصحاب اور شافعیؒ کے نزدیک وہ ہیں جو حسن نے ابو حنیفہؒ سے روایت کی ہے فرمایا ہے کہ ماہ رمضان میں قیام کرنا جس کا چھوڑنا مناسب نہیں تو وتر کے سوا بیس رکعات ہیں اور دس سلام کے ساتھ اور ہر دو رکعتوں میں سلام پھیرے جیسا کہ فتاوی قاضیخان ۱/۳۳۴ میں ہے

امام احمد بن مصطفیٰ فرماتے ہیں (فتاوی قاضیخان) یہ فخر الدین ابو المفاخر ابو المحاسن الحسن بن منصور بن محمود بن عبد العزیز اوزجندی فرغانی مشہور قاضی خان سے ہیں اوزجند فرغانہ کے قریب اصبہان کے اطراف کے ساتھ شہر ہے۔ اس نے تفقہ حاصل کیا ہے ابو اسحاق ابراہیم بن اسماعیل اور ظہیر الدین ابی الحسن علی بن عبد العزیز مرغینانی وغیرہ سے۔ اس کا تصنیفات .. چار جلدوں میں فتاوی ہے

اور شرح جامع صغیر اور شرح زیادات جس کا نام ملتقط رکھا ہے

شرح اداب القاضی للخصاف ہے۔ مصنف رمضان مبارک سنہ ۵۹۲ھ میں وفات ہوگئے۔

مفتاح السعادۃ ۲/۲۵۲، نسخہ دوم ۲/۲۷۸

الرابع عند اصحابنا دالشافعی ماردی الحسن عن ابی حنیفة۔ قال القیام فی شهر رمضان
لاینبغی ترکها کل لیلة سوی الوتر عشرین رکعة خمس ترویحات بعشر تسلیمات
یسلم فی کل رکعتین [1]

قال الامام عبد القادر القرشی: الحسن بن منصور۔ الامام الکبیر المعروف بقاضیخان
فخرالدین تفقه علی الامام ابی اسحاق وذکره ابو المحاسن الحصیری
امام الاسلام فقال هو سیدنا القاضی الاستاذ الامام فخر الملة رکن الاسلام
شیخ الاسلام
بقیة السلف مفتی الشرق توفی لیلة الاثنین خامس عشر رمضان سنة
اثنین وتسعین وخمسمائة۔ الجواهر المضیئة ۲/۹۳، ۹۴
قال الامام ابن العماد (سنة اثنین وتسعین وخمسمائة) وفیها توفی الامام فخرالدین
قاضی خان الحسن بن منصور الامام الکبیر بقیة السلف مفتی الشرق من
طبقة المجتهدین فی المسائل۔ شذرات الذهب ۴/۳۰۸
قال الامام ابن عابدین۔ ان اول الاقوال الواقعة فی فتاوی الامام قاضیخان
له مزید فضل علی غیره۔ مجموعة رسائل ابن عابدین ۱/۳۷
کشف الظنون ۱/۴۷، ۱۶۵، ۵۶۲، ۵۶۴ ● هدیة العارفین ۱/۲۸۰، ۲/۱۲۷، ۵۶
الفوائد البهیة ۶۴، ۶۵ ● الاعلام للزرکلی ۲/۲۳۸
طبقات الفقهاء للامام عبد الحی

---

[1] فتاوی قاضیخان علی هامش الفتاوی العالمکیریة ۱/۲۳۴

امام عبد القادر قرشی فرماتے ہیں، الحسن بن منصور۔ الامام الکبیر جو قاضی خان سے مشہور ہیں اور فخر الدین
نے فقہ امام ابو اسحاق سے پڑھی ہے اور ابو المحاسن الحصیری شیخ الاسلام نے ذکر کیا ہے فرمایا ہے
کہ وہ ہمارے سید استاذ فخر الملة رکن الاسلام بقیة السلف مفتی شرق ہیں اور پندرہ رمضان ۵۹۲ھ
میں وفات پا گئے ہیں۔ الجواہر المضیئة ۲/۹۳
امام ابن العماد فرماتے ہیں کہ ۵۹۲ھ میں امام فخر الدین قاضی خان حسن بن منصور امام کبیر بقیة السلف
مفتی الشرق کی وفات ہوگئی ہے جو طبقات المجتہدین فی المسائل میں سے تھے۔ شذرات الذهب ۴/۳۰۸
امام ابن عابدین فرماتے ہیں کہ فتووں میں پہلا قول قاضی خان کا ہے اس کو دوسروں پر فضیلت ہے۔

(٦) قال الامام برهان الدین المرغینانی المتوفی ۵۹۳ھ ویستحب ان یجتمع الناس فی شہر رمضان

لے قال الامام السمعانی المرغینانی بفتح المیم وسکون الراء وکسر الغین وسکون الیاء المنقوطة باثنین من تحتہا وفتح النون وفی آخرہا نون اخری ہذہ النسبة الی مرغینان وھی بلدة من بلاد فراغنة ومن مشاہیر البلاد بہا ۔ طالع الانساب ۱۲ / ۱۹۷ اللباب ۳ / ۱۹۷

قال الحافظ الذہبی ۔ المرغینانی العلامة عالم ماوراء النہر برہان الدین ابوالحسن علی بن ابی بکر بن عبد الجلیل المرغینانی

---

(٦) امام برہان مرغینانی متوفی ۵۹۳ھ فرماتے ہیں کہ ماہ رمضان میں عشاء کے وقت مستحب یہ ہے کہ لوگ

- امام سمعانی فرماتے ہیں ۔ المرغینانی ، فتح میم اور سکون راء اور غین کے کسرہ اور یاء سکون کے ساتھ اور ان کے نحو اور آخیر میں دوسرے نون کے ساتھ یہ مرغینان کی طرف منسوب ہے اور یہ فراغنہ کے شہروں میں سے ایک شہر ہے اور یہ ایک مشہور شہر ہے ۔ مطالعہ فرمائیں الانساب ۱۲ / ۱۹۷ واللباب ۳ / ۱۹۷
- حافظ ذہبی فرماتے ہیں ۔ مرغینانی علامہ ماوراء النہر برہان الدین ابوالحسن علی بن ابی بکر بن عبد الجلیل المرغینانی

الحنفي صاحب كتابي الهداية والبداية في المذهب كان في هذا الحين لم يبلغنا اخباره وكان من اوعية العلم رحمه الله تعالى.

سير اعلام النبلاء ٢١/٢٣٢

قال محقق السير- ترجم له الذهبي في المتوفين على التقريب من اهل الطبقة التاسعة والخمسين من تاريخ الاسلام ثم عثر على وفاته بعد ذلك لكنه ابقى ترجمته في موضعها ولم يحولها الى مكانها الصحيح قال توفي رحمه الله ليلة الثلثاء لاربع عشرة ليلة خلت من ذي الحجة سنة ثلاث و تسعين وخمسمائة الورقة ٧٢، احمد الثالث ٢٩١٧/١٤

قال الامام طاش كبرى زاده. الهداية للشيخ الرباني والحبر الهمام الصمداني شيخ الاسلام برهان الشريعة والملة والدين المرغيناني رحمه الله تعالى اجعل الله سعيه مشكورا ولقاه نضرة وسرورا. طالع التفصيل في مفتاح السعادة ١/١٧٩

الحنفي اور یہ ھدایہ اور بدایہ دونوں کتابوں کا مصنف ہے اور ابھی تک ان کی اخبار ہم کو نہیں پہنچی ہیں اور یہ بڑے عالم تھے رحمہ اللہ تعالیٰ۔

سیر اعلام النبلاء ۲۱/۲۳۲

محقق سیر اعلام النبلاء فرماتے ہیں کہ ذہبیؒ نے طبقہ ۵۹ تاریخ اسلام میں سے اس کا ترجمہ کیا ہے اور وفات کا سن بعد میں معلوم ہوگیا لیکن ترجمہ اس کا نہیں ذکر کیا اور فرمایا ہے کہ شب منگل ۱۴ ذوالحجہ کے بعد ۵۹۳ھ میں وفات پاگئے ہیں الورقہ ۷۲۔ احمد ثالث ۱۴/۲۹۱۷

امام طاش کبری فرماتے ہیں الہدایہ شیخ ربانی حبر ہمام صمدانی شیخ الاسلام برہان الشریعۃ والملۃ والدین المرغینانی رحمہ اللہ تعالیٰ ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کی سعی قبول فرماوے اور اس کو خوشی دیدے۔ تفصیل مطالعہ کریں مفتاح السعادۃ ۱/۱۷۹ میں

• وقال الامام عبد القادر القرشی: علی بن ابی بکر بن عبد الجلیل الفرغانی شیخ الاسلام برهان الدین المرغینانی العلامة المحقق صاحب الهدایة اقرله اهل عصره بالفضل والتقدم کالامام فخر الدین قاضی خان والامام زین الدین۔ الجواهر المضیئة ۲/۶۲۷ الی ۶۲۹ نسخة اخری ۱/۳۸۳

• طالع طبقات الفقهاء ۱۰۱ لطاش کبری • ومعجم المؤلفین ۷/۴۵

• احال بعض المحققین علی تاج التراجم ۴۲ • کتاب اعلام الاخیار برقم ۴۲۵

• الطبقات السنیة برقم ۱۴۵۷

• امام عبد القادر القرشی فرماتے ہیں۔ علی بن ابی بکر بن عبد الجلیل فرغانی شیخ الاسلام برہان الدین مرغینانی علامہ محقق صاحب الہدایہ ہیں اور آپ کے زمانہ کے لوگوں نے اس کی فضیلت اور تقدم پر اقرار کیا ہے، جیساکہ امام فخر الدین قاضی خان اور امام زین الدین۔
جواہر مضیہ ۲/۶۲۷ نسخہ دوم ۱/۳۸۳

مطالعہ کریں طبقات الفقہاء ۱۰۱ طاش کبری • معجم المؤلفین ۷/۴۵

بعض محققین نے حوالہ دیا ہے تاج التراجم ۴۲ • کتاب اعلام الاخیار رقم ۴۲۵

• طبقات سنیہ رقم ۱۴۵۷

بعد العشاء فيصلي بهم امامهم خمس ترويحات كل ترويحة بتسليمتين و يجلس بين كل ترويحتين مقدار ترويحة ويوتر بهم لـه

وقال الامام الموصوف.. كتاب البداية فى الفقه جمع فيه (مسائل القدوري) و(الجامع الصغير) لمحمد بن الحسن ثم شرحها شرحا ثمانين مجلدة وسماه كفاية المنتهى، ولما تبين فيه الاطناب وخشى ان يهجر لاجله الكتاب شرحها شرحا مختصر الطيفا نافعا وافيا بالغا فى الحسن والتقرير والضبط والاتقان و سماه الهداية. مفتاح السعادة ۲/۲۳۸

طالع كشف الظنون ۱/۲۷ و ۲/۳۵۲ و ۲/۱۲۵۱ و ۲/۱۶۲۲ و ۱۸۳۰ • ايضاح المكنون ۲/۵۷۰ • هدية العارفين ۱/۷۰۲ • الاعلام للزركلي ۵/۷۳ • الفوائد البهية ۱۴۱

لـه الهداية ۱/۱۵۱ • الهداية مع فتح القدير ۱/۴۰۶

ہو جائیں اور امام ان کو پانچ ترویحے (بیس رکعات) پڑھائے ہر ترویحہ دو سلام کے ساتھ اور چار رکعتوں کا جلسہ کیا کریں اور ان کو وتر پڑھائے جیساکہ ھدایہ ۱/۱۵۱ میں ہے اور ھدایہ مع فتح القدیر ۱/۴۰۶ میں ہے۔

امام موصوف فرماتے ہیں کتاب البدایہ فقہ میں ہے جس میں قدوری اور محمد بن حسن کی کتاب جامع صغیر کے مسائل جمع کئے ہیں پھر اسی جلدوں میں شرح لکھی اور اس کا نام کفایۃ المنتہی رکھا۔ اور جب کہ اس میں طوالت زیادہ تھی اور ڈر گیا کہ ایسا نہ ہو کہ اس کی وجہ سے کتاب چھوڑ دی جائے تو ایک مختصر لطیف نافع وافی جو حسن اور تقریر اور ضبط اور اتقان میں نہایت کو پہنچا ہے لکھدیا اور نام اس کا الہدایہ رکھا۔
مفتاح السعادۃ ۲/۲۳۸

... دوبارہ اعادہ کی ضرورت نہیں۔

(۷) قال الامام ابو البركات النسفی[له] المتوفی سنہ ۷۱۰ھ

له قال الامام السمعانی: النسفی بفتح النون والسين المهملة وكسر الفاء هذه
النسبة الى نسف وهی من بلاد ماوراء النهر يقال لها نخشب اقمت بها
قريبًا من شهرين وسمعت بها من جماعة خرج منها العلماء فی كل فن جماعة
لايحصون . الانساب ۳/۹۲، ۹۳ ٭ اللباب ۳/۳۰۸

• قال الامام عبد القادر القرشی: عبدالله بن احمد بن محمود حافظ الدين
ابو البركات النسفی احد الزهاد المتأخرين صاحب التصانيف المفيدة فی الفقه و
الاصول . الجواهر المضية ۲/۲۹۴، ۲۹۵

• قال الحافظ العسقلانی: عبد الله بن احمد بن محمود النسفی علامة الدنيا
ابو البركات ذكره الحافظ عبد القادر فی طبقاته فقال احد الزهاد المتأخرين
صاحب التصانيف المفيدة فی الفقه والاصول له المستصفی فی شرح المنظومة
وله شرح النافع - وله كنز الدقائق وله المنار فی اصول الفقه.
الدرر الكامنة ۲/۲۴۷

(۷) امام ابو البرکات نسفی[له] متوفی سنہ ۷۱۰ھ فرماتے ہیں

• امام سمعانی فرماتے ہیں نسفی فتح نون اور سین بدون نقطہ اور کسرہ فاء کے ساتھ یہ نسبت نسف کی طرف ہے
اور یہ ماوراء النہر کے شہروں سے ہے جس کو نخشب کہتے ہیں میں وہاں دو مہینے ٹھہرا ہوں اور وہاں
ہر فن میں علماء کی جماعت نکلی ہے جس کا شمار نہیں کیا جاتا ہے ۔ الانساب ۳/۹۲، ۹۳ ٭ اللباب ۳/۳۰۸

• امام عبد القادر القرشی فرماتے ہیں عبداللہ بن احمد بن محمود حافظ الدین ابو البرکات النسفی متاخرین میں زاہدوں
سے ایک زاہد تھے جو فقہ اور اصول میں مفید تصنیفیں کیں ہیں ۔ الجواہر المضیہ ۲/۲۹۴، ۲۹۵

• حافظ عسقلانی فرماتے ہیں ۔ عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی علامۃ الدنیا ابو البرکات تھے اور حافظ عبد القادر
القرشی نے طبقات میں ذکر کیا ہے کہ متاخرین کے زاہدوں میں ایک زاہد اور فقہ و اصول میں مفید تصنیف
کے مصنف تھے اور اس کی شرح المنظومہ میں مستصفی ہے اور شرح نافع ہے اور کنز الدقائق
اصول فقہ میں المنار ہے ۔
الدرر الکامنہ ۲/۲۴۷

سن فی رمضان عشرون رکعة بعشر تسلیمات له

• قال الامام طاش کبریٰ - المنار لحافظ الدین النسفی وهو عبد الله بن احمد حافظ الدین النسفی ...(ثم عد تالیفاته) - مفتاح السعادة ۲/۱۶۷، ۱۶۸
• طالع النوائد البهیة ۱۰۱ • کشف الظنون ۲/۱۱۶۸، ۱۲۷۴، ۱۶٤۰، ۱۶۷۵، ۱۸٤۹، ۱۸۶۷، ۱۹۲۲ • ایضاح المکنون ۱/۹۸ • هدیة العارفین ۱/٤٦٤
• احال بعض العلماء علی تاج التراجم ۳۰ • السلوک للمقریزی ۳/۳٤۸
• کتاب اعلام الاخبار رقم ٤۷۸ • الطبقات السنیة رقم ۱۰٤۷
• طبقات الفقها لطاش کبریٰ ۱۳ • فهرست الخدیویة ۳/۱۹۱
• تاریخ علماء بغداد ٦٥

له کنز الدقائق ۱/٦۸

ماہ رمضان میں دس سلام کے ساتھ بیس رکعات تراویح سنت ہیں جیسا کہ کنز الدقائق ۱/٦۸ میں ہے

• امام طاش کبریٰ فرماتے ہیں۔ المنار حافظ الدین النسفی عبد اللہ بن احمد کی ہے پھر آپ کی تصانیف شمار کیں ہیں

مفتاح السعادة ۲/۱٦۷، ۱٦۸

(نوٹ) مندرجہ بالا کتابیں مطالعہ کریں۔ دوبارہ اعادہ کی ضرورت نہیں۔

٨) قال الامام فخر الدين الزيلعيؒ [1] المتوفی ٧٤٣ھ سن فی رمضان عشرون ركعة بعشر تسليمات

---

[1] قال الامام عبدالله بن عبدالعزيز المتوفى ٤٨٧ھ، (زيلع) بفتح اوله واسكان ثانيه بعده لام وعين مهملة موضع قال الهمدانى هى جزيرة فى بلاد الحبشة. معجم ما استعجم ٢/٧٠٦

- قال الامام ياقوت، زيلع بفتح اوله وسكون ثانيه وفتح اللام وآخره عين مهملة جبل من السودان فى طرف ارض الحبشة وهم مسلمون.. وارضهم تعرف بالزيلع. معجم البلدان ٣/١٦٤
- طالع هامش الانساب ٦/٣٧٠
- قال الامام القرشیؒ.. عثمان بن علیؒ.. الملقب فخر الدين الامام العلامة ابو محمد الزيلعى قدم القاهرة فى سنة خمس وسبعمائة فاضلا رأس بها ودرس وافتى وصنف وانتفع الناس به ونشر الفقه. مات بقرافة مصر سنة ثلاث واربعين وسبعمائة

الجواهر المضية ٢/٥٢٠

- امام فخر الدین الزیلعیؒ المتوفی ۷۴۳ھ فرماتے ہیں کہ رمضان میں عشاء کے بعد اور وتر سے پہلے بیس رکعات تراویح دس سلام سے سنت ہیں

- امام عبداللہ بن عبدالعزیز الزیلعیؒ متوفی ۴۸۷ھ فرماتے ہیں زیلع، فتح اول اور دوسرے کے سکون کے ساتھ پھر لام اور عین بدون نقطہ ہے یہ ایک جگہ کا نام ہے اور ہمدانی فرماتے ہیں کہ یہ بلادِ حبشہ میں ایک جزیرہ ہے . معجم ما استعجم ۲/۷۰۶
- امام یاقوت فرماتے ہیں زیلع فتحہ اول اور دوسرے کے سکون اور فتح لام اور آخر میں عین بدون نقطہ کے ساتھ حبشہ کی زمین کے اطراف، میں سوڈان میں ایک پہاڑ ہے اور وہاں مسلمان ہیں اور ان کی زمین زیلع کے ساتھ پہچانی جاتی ہے. معجم البلدان ۳/۱۶۴ • ملاحظہ کریں حاشیہ انساب ۶/۳۷۰
- امام قرشیؒ فرماتے ہیں. عثمان بن علی جس کا لقب فخر الدین امام علامہ ابو محمد زیلعی ہے اور ۷۰۵ھ میں قاہرہ آیا تھا اور یہ فاضل اور وہاں کے رئیس تھے اور درس اور فتوی اور تصنیف کیا کرتے تھے اور لوگوں نے ان سے فائدہ لیا ہے اور فقہ کی اشاعت کی ہے اور ۷۴۳ھ میں مصر میں وفات پائی ہے. الجواہر المضیہ ۲/۵۲۰

بعد العشاء وقبل الوتر والكلام في التراويح في مواضع الأول في صفتها
وهي سنة لأنها واظب عليها الخلفاء الراشدون والثاني عدد ركعاتها
وهي عشرون ركعة. لنا ما روى البيهقي بإسناد صحيح أنهم كانوا
يقومون على عهد عمر وعلى رضي الله عنهما فصار إجماعا [1]

قال الإمام طاش كبرى زاده. كتاب كنز الدقائق لصاحب المنار، وكتاب الوافي مع شرحه
الكافي وله شرح للإمام فخر الدين الزيلعي. وهو عثمان بن علي بن محجن بن موسى
فخر الدين أبو عمر الزيلعي، قدم القاهرة سنة خمس وسبعمائة فدرس وأفتى
وكان مشهورا بمعرفة الفقه والنحو والفرائض تبيين الحقائق شرح
كنز الدقائق في عدة مجلدات فأجاد وأفاد وحرر والنقل وصحح ما أعتقد
وتوفي في رمضان سنة ثلاث وأربعين وسبعمائة. مفتاح السعادة ٢/٢٥٥
طالع كشف الظنون ١/٥٦٩ و ٢/١٠٢٥، ١٥١٥ • إيضاح المكنون ١/١٧٧
هدية العارفين ١/٦٥٥ • الرسالة المستطرفة ١٨٥ • الفوائد البهية ١١٥ و ١١٦
أحوال بعض العلماء على تاج التراجم ٤١ • حسن المحاضرة ١/٤٧ • طبقات الفقهاء
لطاش كبرى زاده ١٢٥ • أعلام الأخيار رقم ٦٠٧ • الطبقات السنية رقم ١٤١٤

---

[1] تبيين الحقائق ١/١٧٨

تراویح میں چند جگہوں میں کلام ہے اوّل اس کی صفت تو یہ سُنّت ہیں خلفاء راشدین نے اس پر
مواظبت کی ہے۔ دوم اس کی رکعات تو یہ بیس رکعت ہیں ہماری دلیل یہ ہے کہ بیہقیؒ نے اسناد صحیح
سے نقل کیا ہے کہ یہ عمر رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بیس تراویح سے قیام کرتے
تھے تو یہ اجماع ہوگیا۔ جیسا کہ تبیین الحقائق ۱/۱۷۸ میں ہے۔

امام طاش کبری فرماتے ہیں۔ کتاب کنز الدقائق صاحب منار کی ہے اور کتاب الوافی معہ شرح الکافی ہے اور اس کی
شرح امام فخر الدین زیلعی کی ہے اور یہ عثمان بن علی بن محجن بن موسیٰ فخر الدین ابو عمر الزیلعی ہے اور قاہرہ میں ۷۰۵ھ
میں آئے تھے اور درس و تدریس و افتاء کا کام کرتے تھے اور فقہ، نحو فرائض (میراث) میں مشہور تھے اور تبیین الحقائق شرح
کنز الدقائق چند جلدوں میں ہے اور جید کتاب لکھی ہے۔ ... اور اپنے معتمدات کی تصحیح کی ہے اور ۷۴۳ھ میں
فوت ہوگئے ہیں۔ مفتاح السعادۃ ۲/۲۵۵ (نوٹ) مندرجہ بالا کتابیں مطالعہ کریں دوبارہ اعادہ کی ضرورت نہیں

Scanned by PDFer

(۹) قال الامام محمد بن محمد الرومی[1] البابرتی[2] المتوفی سنة ۷۸۶ھ دراثبات التراویح بانها عشرون رکعة ماروی.

---

[1] قال الامام السمعانی ... الرومی بضم الراء المهملة والمیم بعد الواو هذه النسبة الی بلاد الروم. طالع الانساب ۶/۱۹۵ • اللباب ۲/۴۳

[2] قال الامام السمعانی ... البابرتی بفتح الباء المنقوطة بواحدة والالف بین البائین المفتوحتین وسکون الراء فی آخرها التاء الثالثة هذه النسبة الی بابرتی وهی قریة من اعمال الدجیل بنواحی بغداد. الانساب ۲/۳ • طالع معجم البلدان ۱/۳۰۷

---

(۹) امام محمد بن محمد الرومی البابرتی المتوفی ۷۸۶ھ بیس تراویح کے اثبات کے لئے وہ روایت پیش کرتے ہیں جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔

• امام سمعانیؒ فرماتے ہیں الرومی بضم راء بدون نقطہ اور واو کے بعد میم کے ساتھ یہ نسبت بلاد الروم کی طرف ہے۔ مطالعہ کریں انساب ۶/ ۱۹۵ اور اللباب ۲/۴۳

• امام سمعانی فرماتے ہیں البابرتی دونوں بار کے فتح کے ساتھ اور درمیان الف کے ساتھ ہے۔ اور راء ساکن اور اخیر میں تاء کے ساتھ یہ نسبت بابرتی کی طرف ہے یہ بغداد کے اطراف اعمال دجیل سے ایک گاؤں ہے۔ مطالعہ کریں انساب ۲/۳ • معجم البلدان ۱/۳۰۷

- قال الحافظ ابن حجر العسقلاني. محمد بن محمود بن احمد البابرتي الشيخ اكمل الدين الحنفي ويقال محمد بن محمد بن محمود ... وكان فاضلا صاحب فنون وافر العقل
الدرر الكامنة ٤/٢٥٠
- قال الامام طاش كبرى ... ومن شروح الهداية شرح الشيخ اكمل الدين المسمى بالعناية وهو محمد بن محمد بن محمود ... وكان قوى النفس عظيم الهمة مهابا عفيفا فى المباشرة عمر اوقاتها وزاد معاليمها وعرض عليه القضاء مرارا فامتنع وكان حسن المعاشرة بالفقه والعربية والاصول وبرع وساد وافتى ودرس وافاد وصنف فاجاد.
طالع التفصيل فى مفتاح السعادة ٢/٢٤٣ و ٢٤٤

- حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں۔ محمد بن محمود بن احمد البابرتی الشیخ اکمل الدین الحنفی اور کہتے ہیں کہ محمد ابن محمد بن محمود ہے یہ فاضل اور کامل عقل اور صاحب فنون تھے۔ الدرر الکامنۃ ۴/۲۵۰
- امام طاش کبری فرماتے ہیں۔ شروح ہدایہ سے شیخ اکمل الدین کی شرح ہے جس کا نام العنایہ ہے یہ محمد بن محمد بن محمود ہے یہ قوی النفس عظیم الہمۃ عفیف تھے اور قضا اس پر پیش کی گئی ہے لیکن آپ نے انکار کیا اور فقہ اور عربیت اور اصول کو اچھی طرح جاننے والے تھے اور بلند پایہ اور سردار تھے اور درس فتاویٰ کا کام اچھے طریقہ سے کیا کرتے تھے۔ مطالعہ کریں مفتاح السعادۃ ۲/۲۴۳ و ۲۴۴

بانه علیه الصلوٰة والسلام صلی عشرین رکعة ثم قال فکان الناس
یصلونها فرادی الی زمن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنه فقال عمر
انی اری ان اجمع الناس علی امام واحد فجمعهم علی ابی بن کعب رضی اللہ
عنه فصلی بهم خمس ترویحات عشرین رکعة

- طالع شذرات الذ ۶/۲۹۳ و ۲۹۴ • ایضاح المکنون ۲/۳۵۳
- هدیة العا ۱۷۱/ • کشف الظنون ۱/۱۱۲ و ۱۱۵ ، ۳۵۱ ، ۴۴۳
- ۱۰ • ۲/۱۱۵۸ ، ۱۲۴۷ ، ۲۴۲۸ ، ۱۶۸۰ ، ۱۸۲۴ ، ۱۸۶ ، ۱۹۷۷ ، ۲۰۱۵ ، ۲۰۳۵

العنایة علی هامش فتح القدیر ۱/۴۰۸

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس تراویح پڑھی ہیں پھر فرماتے ہیں کہ لوگ زمانہ عمر رضی اللہ عنہ تک اکیلے
کرتے تھے تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں مناسب سمجھتا ہوں کہ ایک امام پر ان کو جمع کروں تو ا
رضی اللہ عنہ پر جمع کیا تو وہ پانچ ترویحے بیس رکعات پڑھا کرتے تھے جیسا کہ عنایہ ۱/۴۰۸ میں ہے

- مطالعہ کریں شذرات الذهب ۶/۲۹۳ ، ۲۹۴ • ایضاح المکنون ۲/۲۵۳
- هدیة العارفین ۲/۱۷۱ • کشف الظنون کے مندرجہ بالا حوالجات ملاحظہ فرمائیں

ل اقول لعله اشار الى ما روى عن ابن عباسؓ بان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلى فى رمضان عشرين ركعة والوتر كما فى مصنف ابن شيبة ۲/۳۹۴ لكن لا يخفى على العلماء بان هذا الحديث ضعيف كما صرح به الامام البيهقى فى السنن الكبرى ۲/۴۹۶ والامام ابن الهمام فى فتح القدير ۱/۴۰۷ لاجل ابراهيم بن عثمان نعم وقد اشار بعض الحنابلة الى اسناد اخر ويمكن ان يكون هو صحيحا والاستدلال من الحديث الضعيف ايضا صحيح اذا كان مؤيدا بعمل الخلفاء الراشدين والصحابة والتابعين تدبر

(تنبيه) اما ما ذكر صاحب العناية والكفاية الفاظ الحديث فلم اجدها فى كتب الاحاديث والله اعلم

ل میں کہتا ہوں کہ شاید مصنف نے اس روایت کی طرف اشارہ کیا ہے جو ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں بیس تراویح اور وتر پڑھتے تھے جیسا کہ مصنف ابن ابی شیبہ ۲/۳۹۴ میں ہے لیکن علماء پر پوشیدہ نہیں کہ یہ حدیث ضعیف ہے جیسا کہ امام بیہقیؒ نے سنن کبریٰ ۲/۴۹۶ میں اور امام ابن الہمام نے فتح القدیر ۱/۴۰۷ میں ابراہیم بن عثمان کی وجہ سے ضعف پر تصریحات فرمائے ہیں اور بعض حنابلہ نے دوسری سند کی طرف اشارہ کیا ہے شاید وہ صحیح ہو اور استدلال ضعیف حدیث سے بھی صحیح ہے جبکہ خلفاء راشدین اور صحابہ اور تابعین کے عمل سے مؤید ہو فکر کر

(تنبیہ) صاحب العنایہ اور صاحب الکفایہ نے جو حدیث کے الفاظ نقل فرمائے ہیں یہ تو میں نے احادیث کی کتابوں میں نہیں پائے ہیں۔ واللہ اعلم۔

(١٠) قال الامام ابن الهمام المتوفى ٨٦١ھ ثبت العشرون من زمن عمر رضي الله عنه ففي الموطا

- قال الامام السخاوي. محمد بن عبد الواحد بن عبد الحميد بن مسعود الكمال ابن الهمام ... كان اماما علامة عارفا باصول الديانات والتفسير والفقه واصوله والجدل والادب ... وحل علم النقل والعقل متفاوت المرتبة في ذلك مع قلة علمه في الحديث عالم اهل الارض ومحقق اولى العصر حجة اعجوبة ذا حجج باهرة واختيارات كثيرة وترجيحات قوية بل كان يصرح بانه لولا العوارض البدنية من طول الضعف والأسقام وتراكمهما في طول المدة لبلغ رتبة الاجتهاد. طالع التفصيل في الضوء اللامع ٨/١٢٧ إلى ١٣٢
- قال الامام احمد طاش کبری ... ومن شروح الهداية فتح القدير للعاجز الفقير الامام ابن الهمام

(١٠) امام ابن الہمام المتوفی ٨٦١ھ کہ بیس رکعات تراویح زمانہ عمر رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے موطا میں ہے

- امام سخاوی فرماتے ہیں۔ محمد بن عبد الواحد بن عبد الحمید بن مسعود الکمال بن الہمام یہ امام علامہ اصول الدیانات اور تفسیر اور فقہ اور اصول اور جدل اور ادب کو جاننے والے تھے اور علم النقل والعقل میں بلند ہے اور اس میں متفاوت مرتبہ والا تھا اور حدیث میں اس کا علم کم تھا اور اس کے باوجود اہل الارض میں عالم تھے اور اپنے زمانہ میں محقق حجت اعجوبہ اور دلائل واضحہ اور اختیارات کثیرہ اور قوی ترجیحات کے مالک تھے بلکہ یہ تصریح کرتے ہیں کہ عوارض بدنیہ کمزوری اور امراض بدن طویل زمانہ نہ ہوتے تو یہ درجہ اجتہاد کو پہنچ جاتے۔

تفصیل کے لئے دیکھیں الضوء اللامع ٨/١٢٧ تا ١٣٢

... الامام ابن الہمام

ابو محمد بن عبد الواحد — وتقدم على اقرانه وبرع في العلوم وتصدى لنشر العلم وانتفع به خلق وكان علامة في الفقه والاصول والنحو والتصرف . محققا جدليا نظارا وكان يقول انا لا نقلد في المعقولات احدا۔

طالع مفتاح السعادة ٢/٢٤٤ إلى ٢٤٦

محمد بن عبد الواحد کا ہے ۔ یہ اپنے زمانہ کے ساتھیوں میں مقدم تھے اور علوم میں بلند تھے اور علم کا نشر اور اشاعت کیا ... اور لوگوں نے اس سے فائدہ حاصل کیا اور یہ فقہ اور اصول اور نحو وصرف میں علامہ محقق جدلی نظار تھے اور فرماتے تھے کہ ہم معقولات میں کسی کی تقلید نہیں کرتے

مطالعہ کریں مفتاح السعادة ٢/٢٤٤ تا ٢٤٦

عن يزيد بن رومان كان الناس يقومون فی زمان عمر بن الخطابؓ بثلاث و عشرين ركعة وروى البيهقی فی المعرفة عن السائب بن يزيد قال كنا نقوم فی زمن عمر بن الخطابؓ بعشرين ركعة قال النووی فی الخلاصة اسناده صحيح [1]

• قال الامام ابن العماد (سنة احدى وستين وثمانمائة) وفيها (توفي) كمال الدين محمد ابن عبد الواحد المعروف بابن الهمام الحنفی... وتقدم على اقرانه وبرع فی العلوم (ذكره ما قال طاش كبرى) ...... ۲ طالع شذرات الذهب ۲۹۸/۷

---

[1] فتح القدير ۴۰۷/۱ • طالع نصب الراية ۱۵۴/۲ للامام الزيلعیؒ

یزید بن رومان سے روایت ہے کہ لوگ زمانہ عمر رضی اللہ عنہ میں ۲۳ رکعات (مع وتر) پڑھا کرتے تھے اور بیہقی نے معرفہ میں سائب بن یزید سے روایت کی ہے کہ ہم زمانہ عمرؓ میں بیس تراویح پڑھا کرتے تھے اور نوویؒ نے خلاصہ میں فرمایا ہے کہ اس کی اسناد صحیح ہے جیسا فتح القدیر ۴۰۷/۱ میں ہے۔

• نصب الرایۃ ۱۵۴/۲ زیلعی کا بھی مطالعہ کریں

• امام ابن العمادؒ فرماتے ہیں کہ ۸۶۱ھ میں کمال الدین محمد بن عبدالواحد جو معروف با بن الہمام ہے کی وفات ہوئی ہے۔ اور وہ اپنے ساتھیوں میں مقدم اور علوم میں بلند پایہ کے تھے (پھر امام طاش کبری والا کی عبارت ذکر کی ہے) مطالعہ کریں شذرات الذہب ۲۹۸/۷

قال الامام الشوکانیؒ: محمد بن عبد الواحد ... وکان دقیق الذھن عمیق الفکر بدقق الباحث حتی یحیر شیوخه فضلاً عن من عدام ... وکان اماماً فی الاصول والتفسیر والفقه والفرائض والحساب والتصوف والنحو والصرف والمعانی والبیان والبدیع والمنطق والجدل۔

طالع البدر الطالع ۲/۲۰۱ و ۲۰۲ • الاعلام للزرکلی ۷/۱۳۴ • الفوائد البھیة ۱۸۰
الرسالة المستطرفة ۱۹۶ • ھدیة العارفین ۲/۲۰۱ • کشف الظنون ۱/۲۳۶ و ۳۵۸ و
۸۸۲ • ۲/۹۴۵ و ۹۴۶، ۱۲۹۲، ۱۶۶۶، ۲۰۳۴
احال بعض العلماء علی حسن المحاضرة ۱/۲۷۰ • بغیة الدعاة ۷۰، ۷۱

امام شوکانیؒ فرماتے ہیں۔ محمد بن عبد الواحد۔ یہ دقیق النظر عمیق الفکر اور مباحث میں باریک بین تھے یہاں تک کہ اساتذہ، کو بھی حیران کر دیتے چہ جائیکہ دوسرے لوگ ہوں۔ یہ اصول اور تفسیر اور فقہ اور میراث اور حساب اور تصوف اور نحو و صرف اور معانی اور بیان اور بدیع اور منطق اور جدل میں امام تھے

مطالعہ کریں البدر الطالع ۲/۲۰۱، ۲۰۲

(الوضح) مندرجہ بالا کتابیں مطالعہ کریں دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

(۱۱) قال الامام الملا خسرو المتوفی ۸۸۵ھ التراویح وھی سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تدصح

قال الامام ابن العماد (سنۃ خمس وثمانین وثمانمائۃ) وفیھا (توفی) المولی خسرو محمد بن فراموز الرومی الحنفی الامام العلامۃ واخذ العلوم عن برھان الدین الرومی المفتی فی بلاد الرومیۃ... وکان السلطان محمد یجلہ کثیرا ویقول لوزرائہ ھذا ابو حنیفۃ لزمانہ وکان متخشعا صاحب اخلاق حمیدۃ وسکینۃ ووقار یخدم بنفسہ مع مالہ من العبید والخدم الذین لا یحصون کثرۃ وکان مع اشغالہ بالمناصب والتدلیس یکتب کل یوم ورقتین من کتب السلف بخط حسن وعمر عدۃ مساجد بقسطنطیۃ ومن مصنفاتہ حواشی علی المطول وحواشی التلویح والدرر والغرر۔ طالع شذرات الذھب ۷/۳۴۲، ۳۴۳ • الضوء اللامع ۸/۲۷۹

---

(۱۱) امام ملا خسرو متوفی ۸۸۵ھ فرماتے ہیں کہ تراویح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہیں

• امام ابن العمادؒ فرماتے ہیں کہ ۸۸۵ھ میں مولیٰ خسرو محمد بن فراموز الرومی الحنفی الامام العلامہ کی وفات ہوگئی ہے اور علوم برہان الدین الرومی سے حاصل کئے ہیں اور بلاد رومیہ میں یہ مفتی تھے اور سلطان محمد اس کی عزت کیا کرتے تھے اور وزیروں کو فرماتے تھے۔

کہ یہ اس زمانہ کا ابو حنیفہؒ ہے۔ اور بڑا اچھے اخلاق اور باوقار انسان تھے اور کثرت غلاموں کے باوجود یہ خود خدمت کیا کرتے تھے اور یہ منصب اور تدریس میں مشغول ہونے کے باوجود روزانہ دو ورق سلف کی کتابوں سے خوشخطی کے ساتھ تحریر فرماتے تھے اور قسطنطنیہ میں چند مساجد تعمیر کیں ہیں۔ اور آپ کی تصانیف سے مطول اور تلویح پر حواشی ہیں۔ اور الدرر اور الغرر بھی آپ کی تصانیف سے ہیں۔

مطالعہ کریں شذرات الذھب ۷/۳۴۲، ۳۴۳ • الضوء اللامع ۸/۲۷۹

انه علیه الصلوٰة والسلام اقامها فی بعض اللیالی وبین العذر فی ترکها الخ وهی خشیة ان تکتب علینا ثم واظب علیها الخلفاء الراشدون الخ وهی خمس ترویحات لکل (ترویحة) تسلیمتان فتکون التسلیمات عشرا۔

قال الامام اسماعیل باشا البغدادیؒ ۔ ملا خسرو محمد بن فرامرز الشهیر بملا خسرو شیخ الاسلام الرومی الحنفی المتوفی سنة خمس وثمانین وثمانمائة من تصانیفه درر الحکام شرح غرر الاحکام ... هدیة العارفین ۲/۲۱۱

طالع کشف الظنون ۱/۹۱ ، ۱۱۳ ، ۱۹۰ ، ۴۷۴ ، ۴۹۷ ، ۸۹۹ ، ۲/۱۱۴۴ ، ۱۶۵۷

• معجم المؤلفین ۱۱/۱۲۲

درر الحکام فی شرح غرر الاحکام ۱/۱۱۹ و ۱۲۰

اس لئے کہ یہ صحیح ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض راتوں میں تراویح کا قیام کیا ہے پھر ہمیشگی نہ کرنے کی وجہ بیان کی کہ ایسا نہ ہو کہ ہم پر فرض ہو جائیں پھر تراویح پر خلفاء راشدین نے مواظبت ہمیشگی کی ہے اور یہ پانچ ترویحات (بیس رکعات) ہیں ہر ترویحہ (چار رکعت) کے لئے دو سلام ہیں تو سلام تمام دس ہوگئے۔ جیسا کہ درر الحکام ۱/۱۱۹، ۱۲۰ میں ہے

• اسماعیل باشا البغدادی فرماتے ہیں کہ: ملا خسرو محمد بن فرامرز جو ملا خسرو سے مشہور ہیں یہ شیخ الاسلام الرومی الحنفی ۸۸۵ھ میں اس کی وفات ہوگئی ہے اور آپ کی تصانیف سے درر الحکام شرح غرر الاحکام ہے۔ هدیة العارفین ۲/۲۱۱

• مطالعہ کریں کشف الظنون ۱/۹۱ ، ۱۱۳ ، ۱۹۰ ، ۴۷۴ ، ۴۹۷ ، ۸۹۹ ، ۲/۱۱۴۴ ، ۱۶۵۷ ، معجم المؤلفین ۱۱/۱۲۲

(۲۱) قال الامام ابن نجیمؒ المتوفی سنہ ۹۷۰ھ[1] وسن فی رمضان عشرون رکعۃ (ثم ذکر روایۃ الامام مالکؒ عن یزید بن رومان کما مر مفصلا ثم قال) وعلیہ عمل الناس شرقا وغربا[2]

---

[1] قال الامام ابن العماد (سنۃ سبعین وتسعمائۃ) وفیہا (توفی) الشیخ زین الدین ابن ابراہیم الشہیر بابن نجیم الحنفی الامام العلامۃ قال ولدہ الشیخ احمد ہو الامام العالم العلامۃ البحر الفہامۃ وحید دہرہ وفرید عصرہ کان عمدۃ العلماء العاملین وقدوۃ الفضلاء الماہرین وختام المحققین والمفتین اخذ عن العلامۃ قاسم بن قطلوبغا والبرکان الکرکی ... وغیرہم والف رسائل وحوادث ووقائع فی فقہ الحنفیۃ من ابتداء امرہ یحتاج الیہا فی زماننا وشرح الکنز وسماہ بالبحر الرائق۔

طالع شذرات الذہب ۸/ ۳۵۸ • طالع کشف الظنون ۱/ ۹۸ ، ۳۵۶ ، ۷۲۷ ، ۸۴۷ ، ۹۱۰ • ۲/ ۱۵۱۵ ، ۱۶۶۱ • ہدیۃ العارفین ۱/ ۳۷۸

• معجم المؤلفین ۴/ ۱۹۲

---

[2] بحر الرائق ۲/ ۷۲

---

(۲۱) امام ابن نجیم متوفی ۹۷۰ھ فرماتے ہیں کہ ماہ رمضان میں بیس رکعات سنت ہیں پھر امام مالکؒ والی روایت یزید بن رومان کا ذکر کیا ہے پھر فرمایا ہے کہ اس پر شرقا اور غربا لوگوں کا عمل ہے جیسا کہ بحر الرائق ۲/ ۷۲ میں ہے۔

• امام ابن العمادؒ فرماتے ہیں کہ سنہ ۹۷۰ھ و شیخ زین الدین بن ابراہیم جو ابن نجیم سے مشہور ہے یہ حنفی امام علامہ تھے اس کا بیٹا شیخ احمد فرماتے ہیں کہ یہ امام علامہ بحر فہامہ زمانہ میں یکتا عمدۃ العلماء العاملین اور قدوۃ الفضلاء الماہرین اور ختام المحققین اور مفتیین تھے اور علوم قاسم بن قطلوبغا البرکانی الکرکی وغیرہ سے حاصل کئے ہیں اور رسائل اور وقائع فقہ حنفی میں لکھے ہیں جس کو انسان ہمارے زمانہ ابتداء سے محتاج ہوتا ہے اور شرح الکنز لکھی ہے اس کا نام بحر الرائق لکھا ہے۔

مطالعہ کریں شذرات الذہب ۸/ ۳۵۸

(نوٹ) مندرجہ بالا کتابیں مطالعہ کریں۔ دوبارہ اعادہ کی ضرورت نہیں۔

(٦٠) قال الامام جلال الدين الخوارزمی [1] کان جملتها عشرین رکعة (ثم قال) ومارويناه هو المشهور بين الصحابة [رض] والتابعين رحمهم الله تعالى [2]

---

[1] قال الامام طاش کبری [رح] - الكفاية للسيد جلال الدين الكرلاني لم اقف على ترجمته
مفتاح السعادة ٢/ ٢٤٠ نسخة اخرى ٢/ ٢٦٧
• وقال الامام حاجی خلیفة [رح] الكفاية لجلال الدين السيد الكرلاني (الكرماني) المتوفى . . .
كشف الظنون ٢/ ١٤٩٩

---

[2] الكفاية على هامش فتح القدير ١/ ٤٠٧

---

(٦٠) امام جلال الدین الخوارزمی فرماتے ہیں کہ مجموعہ تراویح بیس رکعات ہیں (پھر فرماتے ہیں) جو ہم نے روایت کی ہے یہ صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ تعالیٰ کے درمیان مشہور ہے۔ جیسا کہ الکفایۃ ۱/ ۴۰۷ میں ہے۔

• امام طاش کبریٰ [رح] فرماتے ہیں کہ کفایہ سید جلال الدین الکرلانی کا ہے، اور اس کا ترجمہ مجھے معلوم نہ ہوا۔
مفتاح السعادۃ ۲/ ۲۴۰ نسخہ دوم ۲/ ۲۶۷
• حاجی خلیفہ [رح] فرماتے ہیں۔ الکفایہ سید جلال الدین کرلانی (الکرمانی) المتوفی . . . کا ہے۔
کشف الظنون ۲/ ۱۴۹۹

(۱٤) قال الامام ابراهيم القاری[1] سن فی رمضان عشرون رکعة بعشر تسلیمات بعد العشاء[2]

---

[1] قال الامام حاجی خلیفة. ومن شروحه (ای الکنز) المستخلص لابراهیم بن محمد القاری الحنفی وهو شرح ممزوج فرغ عنه فی رجب سنة ۹۰۷ھ (سبع وتسعمائة) کشف الظنون ۲/۱۵۱۶

---

[2] المستخلص ۱/۲٤٦

---

(۱٤) امام ابراهیم القاریؒ فرماتے ہیں کہ ماہ رمضان میں بیس رکعات تراویح دس سلاموں کے ساتھ نماز عشاء کے بعد سنت ہیں جیسا کہ مستخلص ۱/۲٤٦ میں ہے۔

• امام حاجی خلیفہؒ فرماتے ہیں کہ
کنز کی شرحوں سے المستخلص ہے جو ابراهیم بن محمد القاری الحنفی کی تصنیف ہے
جس سے ۹۰۷ھ میں فارغ ہوئے ہیں۔
کشف الظنون ۲/۱۵۱۶

(۱۵) قال الامام الشیخ عبد الرحمٰن المتوفی ۱۰۷۸ھ[1] وهی عشرون رکعة بعشر تسلیمات[2]

---

[1] قال الامام حاجی خلیفة[2]... المولی العلامة قاضی القضاة بالعساکر الرومیة عبد الرحمٰن بن الشیخ محمد بن سلیمان المدعو بشیخ زاده المتوفی ۱۰۷۸ھ والف شرحا بسیطا وسماه مجمع الانهر شرح ملتقی الابحر۔ کشف الظنون ۲/۱۸۱۵

---

[2] مجمع الانهر شرح ملتقی الابحر ۱/۱۳۶

---

(۱۵) امام شیخ عبدالرحمٰن المتوفی ۱۰۷۸ھ فرماتے ہیں کہ تراویح دس سلاموں کے ساتھ بیس رکعات ہیں جیساکہ مجمع الانہر ۱/۱۳۶ میں ہے۔

---

۱ امام حاجی خلیفہ فرماتے ہیں:-

المولی العلامہ قاضی القضاۃ لشکر رومی میں۔ عبدالرحمٰن بن الشیخ محمد بن سلیمان جو شیخ زادہ متوفی ۱۰۷۸ھ سے بلایا جاتا ہے۔ اور شرح لکھی ہے جس کا نام مجمع الانہر ہے۔

کشف الظنون ۲/۱۸۱۵

(١٦) قال الامام ابن عابدین المتوفی سنة ١٢٥٢ھ [1] التراویح سنة موکدة (ثم ذکر الاستدلال من مواظبة الخلفاء الراشدین المهدیین وعامة الصحابة رضی الله عنهم ومن بعدهم الی یومنا هذا ثم قال) وهی عشرون رکعة وهو قول الجمهور وعمل الناس شرقا وغربا [2]

---

[1] قال الامام اسماعیل باشا البغدادیؒ - ابن عابدین السید محمد امین عابدین بن السید عمر عابدین بن عبد العزیز الحنفی المفتی العلامة الشهیر با بن عابدین (ثم ذکر تصانیفه) . هدیة العارفین ٢/٣٦٧

---

[2] رد المحتار ١/٥٢٠ • طالع شرح الالیاس ١٧٥ • الکفایة لذوی العنایة ۷۵ للعبد الناخوری

---

(١٦) امام ابن عابدین متوفی ١٢٥٢ھ فرماتے ہیں تراویح سنت مؤکدہ ہیں (پھر اس پر استدلال میں خلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم جو ہدایت یافتہ ہیں کا دوام اور عام صحابہ رضی اللہ عنہم اور ان کے بعد تابعین وغیرہ اس دن تک لوگوں کا عمل پیش کیا ہے۔ پھر فرماتے ہیں) کہ یہ جمہور کا قول ہے شرقاً اور غرباً۔
جیسا کہ رد المحتار ١/٥٢٠ میں ہے۔ مطالعہ کریں شرح الالیاس ١٧٥ • الکفایہ لذوی العنایہ ۷۵

• امام اسماعیل باشا الحنفی البغدادیؒ فرماتے ہیں۔
ابن عابدین السید محمد امین عابدین بن السید عمر عابدین بن عبد العزیز الحنفی المفتی
جو ابن عابدین سے مشہور ہیں پھر آپ کی تصانیف ذکر کیں ہیں
هدیة العارفین ٢/٣٦٧

مطالع ترجمة الامام ابن عابدين فى الكتب التالية

ايضاح المكنون ١/٧، ١٨، ٢٥، ٢٨، ١٠، ١١٤، ٢٢٩، ٢٣٢، ٢٣٤، ٢٦٠، ٣٢٤، ٤٦٩، ٥٥٢، ٥٥٦، ٥٧٩

٢/٥١، ١١٣، ١١٥، ١٣٨، ١٦٣، ٢٠٧، ٥٥٤، ٥٦٤، ٥٦٧، ٥٧٨، ٥٩٥، ٦٣١، ٦٤٤، ٦٤٧ • احال فى المعجم ٩/٧٧ • على معجم المطبوعات ١٥٠، ١٥٤

منتخبات التواريخ لدمشق ٢/١٨٠ • روض البشر ٢٢٠، ٢٢٣ • فهرست الخديوية ٢/٢٣٨، ٣/٢٦٨ • الكتاف ٥٨، ٦٦، ١٨٦ • فهرست الازهرية ٢/٨٤، ٩١، ١٥٩

فهرست التيمورية ٢/١٨٧ • فهرست دار الكتب المصرية ٢/١٤٨

فهرست اصول الفقه ٢١

مندرجہ بالا کتابیں ملاحظہ فرمائیں۔ دوبارہ اعادہ کی ضرورت نہیں۔

قال الحافظ الذهبیؒ۔ الامام الشافعیؒ. محمد بن ادریس الامام عالم العصر ناصر الحدیث فقیہ الملۃ ابو عبداللہ القرشی۔ طالع التفصیل فی سیر اعلام النبلاء ۱۰/۵ إلی ۹۹

تذکرۃ الحفاظ ۱/۳۶۱ • الکاشف ۳/۱۹ • دول الاسلام ۱/۱۲۷

التاریخ الکبیر ۱/۴۲ • التاریخ الصغیر ۲/۳۰۲ • تاریخ بغداد ۲/۵۶ إلی ۷۳

الفہرست للندیم ۲۶۳ • طبقات الحنابلۃ ۱/۲۸۰ • ترتیب المدارک ۲/۳۸۲

صفۃ الصفوۃ ۲/۹۵ • المختصر فی اخبار البشر ۲/۲۸ • تہذیب الاسماء واللغات ۱/۴۴

وفیات الاعیان ۴/۱۶۳ • الکامل ۶/۱۹۶ • تہذیب الکمال ۱/۱۱

حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں:

الامام الشافعی محمد بن ادریس الامام عالم العصر ناصر الحدیث، فقیہ الملۃ ابو عبداللہ القرشی

ہے۔ مطالعہ کریں تفصیل کے لیے سیر اعلام النبلاء ۱۰/۵ تا ۹۹

(نوٹ، مندرجہ بالا کتابوں کا مطالعہ کریں۔ اعادہ کی ضرورت نہیں

ثلاثين ركعة) واحب الى عشرون لانه روى عن عمر رضى الله عنه وكذلك
يقومون بمكة ويوترون بثلاث [1]

---

[1] طبقات السبكي الجزء الاول • البداية والنهاية ١٠/٢٥١ • تهذيب التهذيب ٩/٢٥
خلاصة تذهيب الكمال ٣٢٦ • النجوم الزاهرة ٢/١٧٦ • مفتاح السعادة ٢/١٩٩ إلى ٢٠٠
شذرات الذهب ٢/٩ إلى ١١ • الرسالة المستطرفة ١٧ • نهاية النهاية ٢/٩٥
طبقات ابن هداية الله ١٨٧ مع طبقات الفقهاء للشيرازي • الديباج المذهب ٢/١٥٦ إلى ١٦١
• طبقات الفقهاء ٦٠ الى ٦٢ لامام ابى اسحاق • كشف الظنون ١/١٦٤، ٤٢٢،
٥٠٠، ٨٢٣ • ٢/١٢٧٧، ١٣٣٩، ١٣٨٤، ١٤٤٨، ١٨٣٥
هدية العارفين ٢/٩ • اعلام للزركلي ٦/٢٤٩

كتاب الام ١/١٤٢ • ايها الاخ الكريم انظر الى تجاهل الالبانى حيث يقول فى رسالته
تضعيف الامام الشافعي لعدد العشرين ص٥٥ ولما ينادى الامام الشافعي بعدد
العشرين ويقول احب الى عشرون فكيف يتجاهل الحاسدون هل هو يحب الضعيف
لنفسه ويترك الصحيح للالبانى ولمتبوعه ولاتباعه - انا لله وانا اليه راجعون

کو وہ ۳۶ پڑھتے تھے اور مجھے بیس رکعات پسند ہیں کیونکہ یہ عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں اور اسی طرح
مکہ میں بیس تراویح اور تین وتر پڑھتے تھے جیسا کہ کتاب الام ۱/۱۴۲ میں ہے
اے میرے بھائی البانی کی جہالت کو دیکھ لیں کہ وہ اپنے رسالہ میں لکھتے ہیں کہ امام شافعیؒ نے بیس رکعات کی
تضعیف کی ہے رسالہ البانی ۵۵ امام شافعیؒ اعلان فرماتے ہیں کہ بیس رکعات مجھے پسند ہیں تو حاسدین
کیوں جہالت کا ارتکاب کرتے ہیں کیا امام شافعیؒ اپنے لئے ضعیف پسند کرتے ہیں اور صحیح البانی
اور متبعین اور تابعین کے لئے چھوڑتے ہیں - انا للہ وانا الیہ راجعون

(٢٠) قال الامام ابواسحٰق ابراهیم بن علی الفیروز آبادی الشیرازی رح [ل] المتوفی ۴۷۶ھ

[ل] قال الامام السمعانی رح ۔ الفیروز آبادی بکسر الفاء وسکون الیاء المنقوطه باثنتین من تحتها و ضم الراء وسکون الواو و فتح الزاء والباء المنقوطة بین الالفین وفی آخرها الذال المعجمة هذه النسبة الی فیروز آباد وهی بلدة بفارس دیقال هی بلدة جور والمشهور بالنسبة الی هذه البلدة ابواسحٰق ابراهیم بن علی بن یوسف المعروف بالشیرازی امام الدنیا علی الاطلاق والمدرس ببغداد ۔ طالع الانساب ١٠/٢٢٧ و ٢٢٨

[ک] قال الامام السمعانی ۔ الشیرازی بکسر الشین المعجمة والیاء الساکنة آخر الحروف والراء المفتوحة بعدها الالف و فی آخرها الزاء هذه النسبة الی شیراز وهی قصبة فارس ودار الملك بها ۔ طالع الانساب ٩/٢١٧

• قال الحافظ ابن عساکر رح . . . و منهم الشیخ ابواسحٰق ابراهیم بن علی بن یوسف الشیرازی ثم الفیروز آبادی الفقیه الزاهد العابد ذوالتصانیف الحسنة والتوالیف المستحسنة سکن بغداد وسمع الحدیث بها من ابی علی بن شاذان . . . .

طالع تبیین کذب المفتری ٢٧٦ الی ٢٧٨

---

(٢٠) امام ابواسحٰق ابراهیم بن علی الفیروز آبادی الشیرازی المتوفی ۴۷۶ھ فرماتے ہیں ۔

[ل] امام السمعانی رح فرماتے ہیں ، الفیروز آبادی . فار کے کسرہ اور سکون یار اور ضم راء اور سکون واو اور فتح زار اور بار دو الفوں کے درمیان اور اخیر میں ذال بالنقطہ یہ نسبت فیروز آباد کی طرف ہے ۔ یہ فارس میں ہے کہا جاتا ہے کہ یہ ظلم کے شہر سے مسمّی کیا جاتا ہے اور اس شہر کے ساتھ مشہور ابواسحٰق ابراہیم بن علی بن یوسف جو شیرازی سے معروف تھے اور امام الدنیا علی الاطلاق تھے اور بغداد میں مدرس تھے ۔

مطالعہ کریں انساب ١٠/ ٢٢٧ و ٢٢٨

[ک] امام سمعانی فرماتے ہیں کہ شیرازی شین معجمہ کے کسرہ اور سکون یار کے ساتھ اور راء مفتوحہ کے بعد الف واخیر میں زار یہ شیراز کی طرف نسبت ہے یہ فارس کا قصبہ ہے وہاں دار الخلافہ ہے ۔ مطالعہ کریں انساب ٩/ ٢١٧

• حافظ ابن عساکر فرماتے ہیں ۔ ان میں شیخ ابواسحٰق ابراہیم بن علی بن یوسف شیرازی پھر فیروز آبادی ہے جو فقیہ زاہد ، عابد بہترین تصانیف کے صاحب تھے اور بغداد میں سکونت پذیر تھے اور وہاں ابوعلی بن شاذان سے حدیث سنی ہیں ۔ مطالعہ کریں تبیین کذب المفتری ٢٧٦ تا ٢٧٨

ومن السنن الراتبة قيام رمضان وهو عشرون ركعة بعشر تسليمات [1]

قال الحافظ ابن النجار- ابراهيم بن علی بن یوسف امام اصحاب الشافعی ومن انتشر فضله فی البلاد وفاق اهل زمانه بالعلم والزهد والسداد و اقر بعلمه وورعه الموافق و المخالف والمعادی والمحالف وحاز قصب السبق- قال الحافظ السلفی سألت ابا غالب شجاع بن فارس عن ابی اسحٰق ابراهیم بن علی الشیرازی فقال امام اصحاب الشافعی و المقدم علیهم فی وقته ببغداد وکان ثقة ورعا صالحا عالما بمعرفة الخلاف علما لایشارکه فیه احد سمعت منه شیئا من حدیثه ومصنفاته ..

طالع المستفاد من ذیل تاریخ بغداد ۱۸/۴۲ الی ۴۶

[1] المهذب فی فقه مذهب الامام الشافعی ۱/۸۴

کہ سنتوں مؤکدہ سے رمضان میں قیام کرنا ہے اور یہ دس سلاموں کے ساتھ بیس رکعات تراویح پڑھنا ہے جیساکہ مہذب فی فقہ مذہب الامام الشافعی ۱/۸۴ میں ہے۔

حافظ ابن نجار فرماتے ہیں۔ ابراہیم بن علی بن یوسف شوافع کے امام تھے اور شہروں میں اس کی فضیلت منتشر تھی اور علم زہد اور استقامت میں اہل زمانہ میں فائق بلند تھے اور اس کے علم اور پرہیزگاری کا موافق اور مخالف قائل تھے۔ حافظ سلفی کہتے ہیں کہ میں نے ابو غالب شجاع بن فارس سے ابو اسحٰق ابراہیم بن علی کے بارے پوچھا تو فرمایا شوافع کے امام تھے اور یہ ثقہ پرہیزگار اور نیک تھے اور اختلاف پر ایسا علم رکھتے تھے جس میں آپ کے ساتھ کوئی شریک نہیں تھا۔ میں نے اس سے حدیث اور اس کی تصانیف سنیں۔

المستفاد من ذیل تاریخ بغداد ۱۸/۴۲ تا ۴۶

• قال الحافظ الذہبی. ابواسحق الشیرازی الشیخ الامام القدوۃ المجتہد شیخ الاسلام ابواسحق ابراھیم بن علی بن یوسف. .. قال ابوبکر الشاشی ابواسحق حجۃ اللہ علی ائمۃ العصر۔

طالع سیر اعلام النبلاء ۱۸/ ۴۵۲ الی ۴۶۴ • طالع المنتظم ۹/ ۷ • البدایۃ والنہایۃ ۱۲/ ۱۲۴ • طبقات السبکی ۴ ۲۱۵ • وفیات الاعیان ۱/ ۲۹ الی ۳۱

• صفۃ الصفوۃ ۴/ ۶۶

• الکامل ۱۰/ ۱۳۲ • اللباب ۲/ ۴۵۱ • تہذیب الاسماء واللغات ۲/ ۱۷۲

• المختصر فی اخبار البشر ۳/ ۱۹۴ • تتمۃ المختصر ۱/ ۵۷۳ • طبقات الاسنوی ۲/ ۸۳ • النجوم الزاھرۃ ۵/ ۱۱۷ • مفتاح السعادۃ ۲/ ۲۸۹

• طبقات ابن ھدایۃ اللہ ۲۳۶ • طبقات الاولیاء لابن ملقن ۶۶۱

• شذرات الذھب ۳/ ۳۴۹ • ھدیۃ العارفین ۱/ ۸ • کشف الظنون ۱/ ۳۳۹، ۳۹۱، ۴۸۹، ۲/ ۱۱۰۰، ۱۰۰۵، ۱۵۶۲، ۱۷۴۳، ۱۹۱۲، ۱۹۱۷

حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں ابواسحق شیرازی امام قدوۃ مجتہد شیخ الاسلام ابواسحق ابراھیم بن علی تھے۔ ابوبکر شاشی کہتے ہیں کہ ابواسحاق ائمہ عصر پر حجۃ اللہ تھے مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ۱۸/ ۴۵۲ تا ۴۶۴

(نوٹ) مندرجہ بالا کتابوں میں اس کا ترجمہ مطالعہ کریں۔ دوبارہ اعادہ کی ضرورت نہیں۔

قال الامام ابوبكر محمد بن احمد الشاشی رحمہ اللہ المتوفی ۵۰۷ھ من السنن الراتبة صلوٰة التراویح

قال الامام ابوعبید الاندلسی .. شاش بشین معجمة بعد الالف من بلاد الترک
معجم ما استعجم ۲/۷۷۵

قال الامام السمعانی الشاشی بالالف الساکن بین الشینین المعجمتین هذه النسبة الی وراء نهر جیحون یقال لها شاش - الانساب ۸/۱۳ ● طالع اللباب ۲/۱۷
● معجم البلدان ۳/۳۰۸

قال الحافظ الذهبی. الشاشی الامام العلامة شیخ الشافعیة فقیه العصر فخر الاسلام ابوبکر محمد بن احمد بن الحسین الشاشی. طالع سیر اعلام النبلاء ۱۹/۳۹۳، ۳۹۴
تبیین کذب المفتری ۳۰۶، ۳۰۷ ● المستفاد من ذیل تاریخ بغداد ۱۸/۴
المنتظم ۹/۱۷۹ ● وفیات الاعیان ۴/۲۱۹ ● تذکرة الحفاظ ۴/۱۲۴۱
● دول الاسلام ۲/۳۶ ● المختصر فی اخبار البشر ۲/۲۲ ● تتمة المختصر ۲/۲۷
لابن الوردی ● طبقات السبکی ۶/۷۰ ● الکامل لابن الاثیر ۹/۹۶۸ ● ۱۰/۴۰ع

امام ابوبکر محمد بن احمد الشاشی المتوفی ۵۰۷ھ فرماتے ہیں کہ سنن مؤکدہ سے نماز تراویح ہے۔

امام ابوعبید اندلسی فرماتے ہیں کہ شاش شین معجمہ الف کے بعد کے ساتھ ترک کے بلاد سے ہے۔ معجم ما استعجم ۲/۷۷۵
امام سمعانی فرماتے ہیں الشاشی دو شینوں کے درمیان الف کے ساتھ یہ نسبت ہے، سیحون کے نہر کے اس طرف جو شاش کہتے ہیں۔ الانساب ۸/۱۳ ● مطالعہ کریں لباب ۲/۱۷ ● معجم البلدان ۳/۳۰۸
حافظ ذہبی فرماتے ہیں الشاشی الامام العلامہ شوافع کا شیخ فقیہ العصر فخر الاسلام ابوبکر محمد بن احمد بن الحسین الشاشی تھے۔ مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ۱۹/۳۹۳، ۳۹۴
تمام مندرجہ بالا کتابوں میں اس کا ترجمہ کا مطالعہ کریں۔ دوبارہ اعادہ کی ضرورت نہیں۔

وهي عشرون ركعة بعشر تسليمات وبه قال ابو حنيفةؒ واحمد وفعلها بالجماعة افضل نص عليه في البويطي[1]

• النجوم الزاهرة ٥/٢٠٦ • البداية والنهاية ١٢/١٧٧ • شذرات الذهب ٤/١٦
• طبقات الاسنوى ٢/٨٦ • طبقات ابن هداية الله ص ٢٥ • كشف الظنون ١/٤٠١، ٦٩٠ • ٢/١٠٢٥
(تنبيه) قد وقع الخطأ عن الكاتب في تبيين كذب المفترى ص ٣٠٧ حيث كتب فيها بانه مات سنة سبع وسبعين وخمسمائة .... مع انه توفي سنة سبع خمسمائة فتدبر ...

---

[1] حلية الاولياء في معرفة مذاهب الفقهاء ٢/١١٩

اور یہ بیس رکعات دس سلام کے ساتھ ہے اور اسی پر ابو حنیفہؒ اور احمدؒ نے قول کیا ہے، اور جماعت سے ادا کرنا بہتر ہے اور بویطی میں اس پر تصریح کی ہے۔ جیسا کہ حلیۃ الاولیاء فی معرفۃ مذاہب الفقہاء ٢/١١٩ میں ہے۔

(تنبیہ) تبیین کذب المفترای ص ٣٠٧ میں کاتب سے غلطی ہوئی ہے کہ وہاں لکھا ہے کہ یہ ۵۷۷ھ میں وفات پا گئے ہیں حالانکہ یہ ۵۰۷ھ میں وفات پا گئے ہیں، فکر کر

(٤) قال الامام المفسر محیی السنة ابو محمد الحسین بن مسعود البغوی المتوفی ۱
۵۱۶ھ قوله ان اکثر اهل العلم

---

(۱) قال الحافظ الذهبی البغوی العلامة القدوة الحافظ شیخ الاسلام محیی السنة ابو محمد الحسین بن مسعود بن محمد الفراء البغوی الشافعی المفسر صاحب التصانیف کشرح السنة ..... الخ .... وکان البغوی یلقب بمحیی السنة وبرکن الدین وکان سیدا اماما عالما علامة زاهدا قانعا بالیسیر ....

طالع التفصیل فی سیر اعلام النبلاء ۱۹/۴۳۹ الی ۴۴۲ • العبر ۴/۴۰۶
• دول الاسلام ۲/۴۳ • تذکرة الحفاظ ۴/۱۲۵۷ الی ۱۲۵۹ • الوافی بالوفیات ۱۳/۲۶ • المختصر فی اخبار البشر ۲/۲۴۰ • النجوم الزاهرة ۵/۲۲۳، ۲۲۴
• طبقات السبکی ۷/۷۵ الی ۸۰ • طبقات الاسنوی ۱/۲۰۵ و ۲۰۶ • البدایة و النهایة ۱۲/۱۹۳ • مفتاح السعادة ۱/۴۳۵ و ۲/۸ • تهذیب ابن عساکر ۴/۳۴۸ ذکره استطرادا فی ترجمة الحسین بن علی البغوی • شذرات الذهب ۴/۴۸، ۴۹ کشف الظنون ۱/۱۹۵، ۵۱۷، ۲/۱۶۹۷ • دائرة المعارف ۴/۲۷

---

(۴) امام مفسر محیی السنة ابو محمد الحسین بن مسعود البغوی المتوفی ۵۱۶ھ فرماتے ہیں کہ اکثر اہل العلم

• حافظ ذہبی فرماتے ہیں کہ بغوی علامہ قدوۃ حافظ شیخ الاسلام محی السنۃ ابو محمد الحسین بن مسعود بن محمد الفراء البغوی الشافعی المفسر صاحب التصانیف مثل شرح السنۃ الخ ہیں اور اس کا لقب محی السنۃ اور رکن الدین تھا اور سید امام عالم علامہ زاہد معمولی چیز کے ساتھ صبر کر لیتے ...

مطالعہ کریں تفصیل سیر اعلام النبلاء ، ۱۹/ ۴۳۹ تا ۴۴۳ ...

النوٹ: مندرجہ بالا کتابوں میں ترجمہ مطالعہ کریں
دوبارہ اعادہ کی ضرورت نہیں

فعلى عشرين ركعة يروى ذلك عن عمر و علي و غيرهما من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وهو قول الثوري وابن المبارك[ل] والشافعي واصحاب الرأي وقال الشافعي هكذا ادركت ببلدنا مكة يصلون عشرين ركعة[ل]

[ل] قال الحافظ العجلي . عبد الله بن المبارك (خراساني) ثقة ثبت في الحديث رجلا صالح وكان يقول الشعر وكان جامعا للعلوم. تاريخ الثقات ٢٧٥ رقم ٨٧٦

- قال الحافظ الذهبي . عبد الله بن المبارك . الامام شيخ الاسلام عالم زمانه وامير الاتقياء في وقته ..... وحديثه حجة بالاجماع وهو في المسانيد والاصول. طالع التفصيل في سير اعلام النبلاء ٨/٣٧٨ الى ٤٢١
- طالع طبقات خليفة ٣٢٢ • التاريخ الكبير ٥/٢١٢ • التاريخ الصغير ٢/٢٢٥
- الجرح والتعديل ٥/١٧٩ • حلية الاولياء ٨/١٦٢ • الانتقاء لابن عبد البر ١٣٢
- تاريخ بغداد ١٠/١٥٢ • طبقات ابي اسحٰق الشيرازي ١٠٧ • صفة الصفوة ٤/١٣٤ الى ١٤٧ • وفيات الاعيان ٣/٣٢ • تهذيب الكمال ٨٣٠
- تذكرة الحفاظ ١/٢٧٤ • التهذيب ٥/٣٨٢ • غاية النهاية ١/٤٤٦
- النجوم الزاهرة ٢/١٠٣ • خلاصة تذهيب الكمال ٢١١ • العبر ١/٢٧٠
- شذرات الذهب ١/٢٩٥

[ل] شرح السنة ٤/١٢٣

بیس تراویح پڑھیں اور یہ عمرؓ اور علیؓ وغیرہ اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے اور یہ قول ثوریؒ اور ابن المبارکؒ[ل] اور شافعیؒ اور اصحاب الرائی کا ہے اور شافعیؒ فرماتے ہیں کہ ہم نے اپنے شہر مکہ معظمہ میں یہی پایا ہے کہ بیس رکعات تراویح پڑھا کرتے تھے جیسا کہ شرح السنۃ ۴/۱۲۳ میں ہے

[ل] حافظ عجلیؒ فرماتے ہیں عبداللہ بن المبارک (خراسانی) ثقہ ثبت فی الحدیث رجل صالح جامع علم تھے اور شعر فرماتے تھے. تاریخ الثقات ۲۷۵ رقم ۸۷۶

- حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں عبداللہ بن المبارک امام شیخ الاسلام، اپنے زمانہ کا عالم اور اپنے وقت میں امیر الاتقیاء تھے اور اس کی احادیث بالاتفاق حجت ہیں اور مسانید اور اصول میں آپ کی احادیث ہیں۔ مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ۸/۳۷۸ تا ۴۲۱

[illegible] ترجمہ مطالعہ کریں دوبارہ اعادہ کی ضرورت نہیں۔

(۵) قال الامام محیی الدین یحیی بن شرف النووی[1] المتوفی سنہ ۶۷۶ھ[2] مذھبنا انھا عشرون رکعۃ۔

---

[1] قال الامام السمعانیؒ ۔ النووی بفتح النون وفی آخرھا الواو ھذہ النسبۃ الی نوۃ وھی قریۃ من ناحیۃ دھستان ۔ الانساب ۱۲/۲۱۴ • طالع اللباب ۳/۳۲۷
• معجم البلدان ۵/۳۰۶

• قال الحافظ الذھبیؒ ۔ النواوی الامام الحافظ الاوحد القدوۃ شیخ الاسلام علم الاولیاء محیی الدین ابو زکریا یحیی بن شرف النووی ... قال قطب الدین کان اوحد زمانہ فی العلم والورع والعبادۃ والتقلل ... وقال الشیخ شمس الدین ... کان اماما بارعا حافظا متقنا اتقن علوما جمۃ وصنف التصانیف الجمۃ ... طالع تذکرۃ الحفاظ ۴/۱۴۸۰ الی ۱۴۸۴

• قال الحافظ ابن کثیرؒ ... الشیخ محی الدین النووی یحیی بن شرف النووی (ثم ذکر تصانیفہ وقال)

---

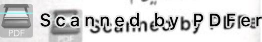
(۵) امام محی الدین یحیی بن شرف النووی[1] المتوفی سنہ ۶۷۶ھ فرماتے ہیں کہ تراویح وتر کے علاوہ دس سلام کے ساتھ بیس رکعات ہیں۔

---

[1] امام سمعانیؒ فرماتے ہیں النووی فتح نون اور آخر میں واو کے ساتھ نوی کی طرف نسبت ہے اور یہ دھستان کے اطراف سے گاؤں ہے۔ انساب ۱۳/۲۱۴ • مطالعہ کریں لباب ۳/۳۲۷
• معجم البلدان ۵/۳۰۶

• حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں۔ النواوی الامام الحافظ یکتا القدوۃ شیخ الاسلام علم الاولیاء محی الدین ابو زکریا یحیی بن شرف النووی تھے۔ قطب الدین فرماتے ہیں کہ علم اور پرہیزگاری اور عبادت میں یگانہ آدمی تھے شیخ شمس الدین فرماتے ہیں کہ یہ امام بارع حافظ متقن تھے اور تصانیف کثیرہ کے صاحب تھے۔ مطالعہ کریں "تذکرۃ الحفاظ ۴/۱۴۸۰ تا ۱۴۸۴

• حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں الشیخ محی الدین یحیی بن شرف النووی۔ (پھر آپ کی تصانیف ذکر کرکے فرماتے ہیں)



شرح المهذب الذی سماه المجموع وصل فیه إلی کتاب الربوٰ فأبدع فیہا
وأجاد وأفاد وأحسن الانتقاد وحرر الفقه فیه فی المذاهب وغیرہ . . .
البدایة والنہایة ۱۳/۲۷۸ و ۲۷۹

- قال الامام طاش کبری - ابو زکریا یحیی بن شرف النووی، امام اهل زمانه
کان عالماً فاضلاً متورعاً فقیہاً محدثاً ثبتاً حجة له مصنفات کثیرة
طالع مفتاح السعادة ۲/۱۲۸، ۱۲۹
- طالع طبقات السبکی ۸/۳۹۵ • شذرات الذهب ۵/۳۵٤ • النجوم
الزاهرة ۷/۲۷٦
- کشف الظنون ۱/۵۹، ۸۰، ۹٦، ۱۱۵، ۲۱۰، ۲٤٤، ۵۵۰، ۹۳٦
- ۲/۱۰۳۹، ۱۱۸۸، ۱۸۵۹، ۱۸۷۳،
- هدیة العارفین ۲/۵۲ • الرسالة المستطرفة ۲۰٦
- ایضاح المکنون ۱/۲۵۲ • ۲/۱۹۹، ٤۲۵

شرح المہذب وہ ہے جس کا نام المجموع رکھا ہے کتاب الربوا تک پہنچی ہے ۔ عجیب اندکر
طریقہ سے اس کی تصنیف کی ہے اور اس میں فقہ تحریر کی ہے مذاہب وغیرہ میں ۔
البدایہ والنہایہ ۱۳/۲۷۸ و ۲۷۹
(نوٹ) مندرجہ بالا کتابوں میں ترجمہ مطالعہ کریں ۔
دوبارہ اعادہ کی ضرورت نہیں ۔

بعشر تسلیمات غیر الوتر وذلك خمس ترويحات والترويحة اربع ركعات هذا مذهبنا وبه قال ابو حنيفة واصحابه واحمد وداؤد وغيرهم ونقله القاضي عياض عن جمهور العلماء (ثم نقل مذهب الامام مالك وقال) واحتج اصحابنا بما رواه البيهقي وغيره بالاسناد الصحيح عن السائب بن يزيد قال كانوا يقومون على عهد عمر بن الخطاب في شهر رمضان بعشرين ركعة و كانوا يقرأون بالمئين .... ثم ذكر رواية يزيد بن رومان ¹

---

¹ المجموع شرح المهذب ٤/٣٣، ٣٤

اور یہ پانچ ترویحے ہیں اور ترویحہ چار رکعات ہیں یہ ہمارا مذہب ہے اور اس پر ابو حنیفہ اور آپ کے اصحاب اور احمد اور داؤد وغیرہ نے قول کیا ہے اور قاضی عیاض جمہور علماء سے (بیس تراویح کا) نقل کیا ہے پھر مذہب امام مالکؒ نقل کر کے فرماتے ہیں، کہ ہمارے اصحاب استدلال اس روایت سے کرتے ہیں کہ جو بیہقی وغیرہ نے صحیح اسناد کے ساتھ سائب بن یزید سے نقل کیا ہے کہ ماہ رمضان میں عہد عمر رضی اللہ عنہ میں بیس رکعات پڑھا کرتے تھے اور رکعتی سو آیات پڑھا کرتے تھے پھر یزید بن رومان کی روایت ذکر کی ہے جیسا کہ المجموع شرح المہذب ۴/۳۳، ۳۴ میں ہے۔

اقول العجب کل العجب علی تجاهل الالبانی

بانه قال فی رسالته بعد ذکره روایة یزید بن رومان - کذا ضعفه النووی فی المجموع ٤/٣٣ ، لعله ماوقع نظره علی مایقول النووی واحتج اصحابنا بمارواه البیهقی وغیره بالاسناد الصحیح الخ واحسن ماقیل ؎

نظروا بعین العداوة لوانها - عین الهوی لاستحسنوا مااستقبحوا - فما قال الالبانی فکذب وبهتان صریح لان النووی وان قال بکون روایة یزید بن رومان مرسلة لکن الارسال لیس مستلزما للضعف علاوة ان النووی اثبت دعوی العشرین بالاسناد الصحیح فتدبر ولا تغتر بقول الالبانی -

---

نوٹ) میں کہتا ہوں کہ البانی کی جہالت پر تعجب ہے کہ یزید بن رومان کی روایت کو ذکر کرکے لکھتے ہیں کہ اس کو نووی نے المجموع ۴/۳۳ میں ضعیف کہا ہے ۔ شاید اس کی نظر اس قول پر نہیں گذری کہ نووی فرماتے ہیں کہ ہمارے اصحاب نے بیہقی وغیرہ کی صحیح اسناد سے استدلال کیا ہے ۔ اور صحیح فرمایا ہے کہ عداوت کی آنکھوں سے دیکھا اگر وہ محبت کی آنکھوں سے دیکھ لیتے تو جو قبیح سمجھتے ہیں اس کو حسن کہتے تھے تو جو البانی نے لکھا ہے ، یہ جھوٹ اور بہتان ہے اس لیے کہ نووی نے اگرچہ یزید بن رومان کی روایت کو مرسل کہا ہے لیکن مرسل ہونا ضعیف ہونے کو مستلزم نہیں علاوہ نووی نے بیس تراویح کا دعوی صحیح اسناد سے ثابت کیا ہے تو فکر کر اور البانی کے قول سے دھوکہ نہ ہو جائے ۔

(٦) قال الامام ابو زکریا الانصاری المتوفی ۹۲۵ھ له وهی عشرون رکعة بعشر تسلیمات فی کل لیلة۔

له قال الامام السخاوی ۔۔۔۔ زکریا بن محمد بن احمد بن زکریا الشافعی القاضی ولد فی سنة ست و عشرین وثمانمائة ۔ طالع التفصیل فی الضوء اللامع ۳/۲۳۴ الی ۲۳۸

• وقال الامام ابن العماد (سنة خمس وعشرین وتسعمائة) وفیها (توفی) شیخ الاسلام قاضی القضاة زین الدین الحافظ زکریا بن محمد الانصاری ۔۔ قال ابن حجر الهیثمی فی معجم مشائخه وقدمت شیخنا زکریا لانه اجل من وقع علیه بصری من العلماء والعاملین والائمة الوارثین واعلی من عنه رویت ودریت من الفقهاء الحکماء المهندسین فهو عمدة العلماء الاعلام حجة الله علی الانام حامل لواء المذهب الشافعی علی کاهله ومحرر مشکلاته ۔ طالع التفصیل فی شذرات الذهب ۸/۱۳۴ الی ۱۳۶

---

(٦) حافظ ابوزکریا المتوفی ۹۲۵ھ فرماتے ہیں کہ تراویح بیس رکعات ہیں کہ ماہ رمضان میں دس سلام کے ساتھ بیس رکعات پڑھیں۔

له امام سخاوی فرماتے ہیں زکریا بن محمد بن احمد بن زکریا الشافعی القاضی ۸۲۶ھ میں پیدا ہوئے تفصیل مطالعہ کریں الضوء اللامع ۳/۲۳۴ تا ۲۳۸

• امام ابن العماد فرماتے ہیں ذکر ۹۲۵ھ میں شیخ الاسلام قاضی القضاۃ زین الدین الحافظ زکریا بن محمد الانصاری کی وفات ہوئی تھی ۔ ابن حجر ھیثمی معجم المشائخ میں فرماتے ہیں کہ میں شیخ زکریا کے پاس آیا کیونکہ وہ ان عاملین علماء اور ائمہ وارثین میں سے بلند پایہ تھے جن کو ہم نے دیکھے ہیں اور جن حکماء مہندسین فقہاء سے ہم نے روایت کی ہے ان سے بیا اعلیٰ درجہ رکھتے تھے یہ عمدۃ العلماء الاعلام اور مخلوق پر حجۃ اللہ تھے امام شافعی کے مذہب کا جھنڈا اپنے کندھوں پر رکھا تھا اور مشکلات کو حل کرنے والے تھے۔

تفصیل مطالعہ کریں شذرات الذہب ۸/۱۳۴ تا ۱۳۶

• قال العلامة عبد الحی الکتانی ؒ ... زکریا الانصاری قاضی القضاة بالدیار المصریة وسندها شیخ الاسلام بها الامام المعمر المتوفی ۹۲۵ھ عن نحو المائة سنة ترجمه تلمیذه ابن حجر الهیثمی وترجمه السخاوی فی الضوء اللامع مع انه مات قبله . طالع فهرس الفهارس ۱/۴۵۷ الی ۴۵۹

• علامہ عبدالحی الکتانی ؒ فرماتے ہیں زکریا الانصاری مصر کے شہروں میں قاضی القضاۃ اور شیخ الاسلام تھے اور ۹۲۵ھ میں ایک سو سال کی عمر کے ہوکر وفات پاگئے تھے ۔ اس کا ترجمہ ابن حجر ہیثمی نے کیا ہے اور سخاوی ؒ نے الضوء اللامع میں حالانکہ یہ اس سے قبل وفات پاگئے تھے
مطالعہ کریں فہرس الفہارس ۱/۴۵۷ تا ۴۵۹

فی شہر رمضان بعشرین رکعۃ .. وروی الامام البیہقی باسناد صحیح انہم کانوا یقومون علی عہد عمر بن الخطاب فی شہر رمضان بعشرین رکعۃ
وکذ ذکر روایۃ یزید بن رومان لہ

طالع البدر الطالع ۱/۳۵۲، ۳۵۳ • کشف الظنون ۱/۱ع، ۴۷، ۹۲، ۱۵۵
۱۸۸، ۲۰۸، ۳۷۲، ۵۵۸، ۶۲۶، ۸۶۸، ۹۱۹، ۱۰۲۱، ۱۰۳۰
۱۰۳۵، ۱۱۱۷، ۱۱۳۶، ۱۲۳۲، ۱۲۳۶، ۱۲۶۵، ۱۲۷۲، ۱۳۲۵
۱۳۳۲، ۱۳۴۰، ۱۴۹۷، ۱۵۴۲، ۱۵۵۹، ۱۵۷۱، ۱۶۳۶، ۱۷۹۹
۱۸۷۴، ۱۸۸۰
ایضاح المکنون ۱/۱۰، ۲۵۵، ۲۶۱، ۴۳۶ • ۲/۱۴۴، ۱۶۷، ۱۷۷، ۱۹۵
۵۴۲،
المعجم ۴/۱۸۲، ۱۸۳

شرح روض الطالب من أسنی المطالب ۱/۲۰۰ و ۲۰۱
طالع شرح المنہج علی ہامش حاشیۃ سلیمان الجمل ۱/۴۸۹، ۴۹۰
• حاشیۃ سلیمان الجمل ۱/۴۸۹

• مطالعہ کریں البدر الطالع ۱/۳۵۴ و ۳۵۳
(نوٹ) مندرجہ بالا حوالجات دیکھ لیں دوبارہ اعادہ کی ضرورت نہیں •

اور امام بیہقی نے اسناد صحیح سے روایت کی ہے کہ عمر بن الخطاب کے زمانہ میں بیس رکعات تراویح پڑھا کرتے تھے اور اسی طرح یزید بن رومان کی روایت ذکر کی ہے جیسا کہ شرح روض الطالب ۱/۲۰۰، ۲۰۱ میں ہے
مطالعہ کریں شرح المنہج بر حاشیہ حاشیہ سلیمان الجمل ۱/۴۸۹، ۴۹۰
• حاشیہ سلیمان الجمل ۱/۴۸۹

(۷) قال الامام عبد الوهاب الشعرانیؒ المتوفی ۹۷۳ھ [1] عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی التراویح فی غیر جماعۃ عشرین رکعۃ [2] ثم قال بان ثلاث عشرۃ رکعۃ فی اول عمر

---

[1] قال الامام ابن العماد (سنۃ ثلاث وسبعین وتسعمائۃ) وفیھا (توفی) الشیخ عبد الوھاب ابن احمد الشعرانی الشافعیؒ قال الشیخ عبد الرؤف المناوی فی طبقاتہ ھو شیخنا الامام العامل العابد الزاھد الفقیہ المحدث الاصولی الصوفی المربی ..... الخ ھو فقیہ النظر صوفی الخبر لہ درجۃ باقوال السلف و مذاھب الخلف .. وکان مواظبا علی السنۃ مبالغا فی الورع مؤثرا لذوی الفاقۃ علی نفسہ . طالع شذرات الذھب ۸/۳۷۲ الی ۳۷۵

---

[2] وقد مر الکلام علی ھذہ الروایۃ بانھا ضعیفۃ ونحن نستدل من الروایات الصحیحۃ الاخری تدبر

وقد ذکر الحافظ ابن حجرؒ ھذہ الروایۃ فی المطالب العالیۃ ۱/۱۴۶

---

(۷) امام عبد الوہاب شعرانی متوفی ۹۷۳ھ فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بغیر جماعت بیس رکعات تراویح پڑھی ہیں پھر فرمایا کہ عمر رضی اللہ عنہ کے ابتداء دور خلافت میں تیرہ رکعات پڑھتے تھے ۔

• امام ابن العماد فرماتے ہیں کہ ۹۷۳ھ میں شیخ عبد الوہاب بن احمد شعرانی شافعیؒ کی وفات ہوگئی ہے ۔ شیخ عبد الرؤف مناوی اپنے طبقات میں کہتے ہیں کہ یہ ہمارے شیخ عامل عابد زاہد فقیہ محدث اصولی اور صوفی اور مربی الخ تھے اور یہ فقیہ النظر اور حدیث اقوال السلف اور مذاہب خلف سے اس کا تجربہ تھا اور سنت پر قائم تھے اور پرہیزگاری میں مبالغہ کرنے والے تھے ۔

مطالعہ کریں شذرات الذہب ۸/۳۷۲ تا ۳۷۵

(نوٹ) ابن عباسؓ کی روایت ضعیف ہے ہم نے اس سے استدلال نہیں کیا ہے ۔ بلکہ ہم دوسری صحیح روایات سے استدلال کرتے ہیں اور یہ روایت حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے المطالب العالیہ ۱/۱۴۶ میں بھی ذکر کیا ہے ۔

ماخذ: كشف الظنون ١/١٢، ٦٧، ١٩٤، ٢٤٠، ٤٨٨، ٥٩٦، ٦١٨، ٦٧٣، ٧٠٦، ٢/١١٨، ١٢٢٤، ١٢٣٦، ١٣٥٦، ١٣٦٠، ١٣٨٢، ١٤٤١، ١٤٨٨، ١٤٩٣، ١٥٥٥، ١٥٦٧، ١٥٦٧، ١٥٧٣، ١٦٤٠، ١٦٨٧، ١٨٩٤، ١٨٠٤، ١٨٦٩، ١٨٨٣، ١٩١٨

• ايضاح المكنون ١/٦٤١ • هدية العارفين ١/٣٢٣، ٤٦٧، ٤٦٩، ٥٥٧، ٢/١١، ٨١، ٨٩، ١١٧، ١٨٤، ٢٤٢، ٢٥١، ٥٥٢، ٥٩٩، ٦٨٦، ٧١٥

• الاعلام للزركلي ٤/٣٣١ • احال فى المعجم ٦/٢١٩ • على جامع الكرامات ١٢٨ فهرست المخطوطات الظاهرية ٦/٢٨٨ • تاريخ الادب اللغة العربية ٣/٢٣٥

المخطوطات المصورة ١٤٠ • فهرست الخديوية ٢/٥٥ • ٥/١٢٣، ١٢٤

نوٹ) مندرجہ بالا کتابوں میں آپ کا ترجمہ دیکھ لیں۔ اعادہ کی ضرورت نہیں

عمر رضی اللہ عنہ، بان القاری یقرأ بالمئین من الآیات حتی کان الناس یعتمدون علی العصی من طول القیام وکان امامہم ابی بن کعب وتمیم الداری رضی اللہ عنہما ثم ان عمر رضی اللہ عنہ امر بفعلہا ثلاثا وعشرین رکعۃ ثلاث منہا وتر واستقر الامر علی ذلک فی الامصار

ل کشف الغمہ ۱/۴۶، ۱۴۷

اس طرح کہ قاری کئی سو آیات پڑھا کرتے تھے یہاں تک کہ طول قیام کی وجہ سے لوگ لاٹھیوں کا سہارا لیتے تھے اور ان کا امام ابی بن کعبؓ اور تمیم داری رضی اللہ عنہما تھے پھر عمر رضی اللہ عنہ نے ۲۳ رکعات کا حکم فرمایا۔ اور تمام شہروں میں اس پر عمل درآمد رہا جیسا کہ کشف الغمہ ۱/۴۶، ۱۴۷ میں ہے

قال الامام محمد بن احمد الشربيني المتوفى ۹۷۷ھ وهي عشرون ركعة
بعشر تسليمات في كل ليلة من رمضان. ثم ذكر حديث السائب بن يزيد ويزيد
ابن رومان ۔

قال الامام ابن العماد (سنة سبع وسبعين وتسعمائة) وفيها (توفي) شمس الدين
محمد بن محمد الشربيني القاهري الشافعي الخطيب الامام العلامة.....
واجمع اهل مصر على صلاحه ووصفوه بالعلم والعمل والزهد والورع وكثرة
النسك والعبادة وبالجملة كان آية من آيات الله وحجة من حججه
على خلقه وتوفي بعد عصر يوم الخميس ثاني شعبان سنة سبع وسبعين
وتسعمائة . شذرات الذهب ۸/۳۸٤
. طالع كشف الظنون ۱/٤۹۲ . ۲/۱۱۳۹ ، ۱۸۷۲ ، ۱۸۷۶ . ايضاح المكنون
۲/۱٦۱ ، ۵۸۷ ، ۵۸۵
. هدية العارفين ۲/۲۵۰ . المعجم ۸/۲٦۹

. مغني المحتاج الى معرفة معاني الفاظ المنهاج ۱/۲۲٦

امام محمد بن احمد شربینی متوفی ۹۷۷ھ فرماتے ہیں کہ تراویح ماہِ رمضان میں دس سلام کے ساتھ بیس رکعات
ہیں پھر سائب بن یزید اور یزید بن رومان کی روایت پیش کی ہے۔
جیسا کہ مغنی المحتاج ۱/۲۲٦ میں ہے

امام ابن العماد فرماتے ہیں سنہ ۹۷۷ھ میں شمس الدین محمد بن محمد شربینی قاہری شافعی خطیب امام علامہ وفات پاگئے اہل مصر
والوں نے اس کی صلاح پر اتفاق کیا ہے اور علم وعمل اور زھد و پرہیزگاری اور زیادہ عبادت کرنے والے کے ساتھ
موصوف کیا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں ایک نشانی اور مخلوق پر ایک حجت تھی اور بروز جمعرات دو شعبان
۹۷۷ھ میں وفات پاگئے ہیں۔ مطالعہ کریں شذرات الذہب ۸/۳۸۴
کشف الظنون ۱/۴۹۲ ، ۲/۱۱۳۹ ، ۱۸۷۲ ، ۱۸۷۶
ایضاح المکنون ۲/۱٦۱ ، ۵۸۷ ، ٦۸۵
[illegible] ۸/۲٦۹

(۹) قال العلامة شمس الدين محمد بن احمد الرملی المتوفی سنہ ۱۰۰۴ھ له والاصح ان الجماعة تسن فی التراویح لما مران النبی صلی الله علیه وسلم صلاها لیالی و اجمع علیه الصحابة او اکثرهم رضی الله عنهم واصل مشروعیتها مجمع علیه وهی عشرون رکعة بعشر تسلیمات فی کل لیلة من رمضان ثم ذکر حدیث یزید بن رومان له

له نهایة المحتاج الی شرح المنهاج فی الفقه علی المذهب الشافعی ۲/۱۲۱ و ۱۲۲

• وقد صرح العلامة عثمان محمد البکری علی التراویح العشرین فی کتابه اغانة الطالبین ۱/۲۵۵ طالع التفصیل هناك

• علامہ شمس الدین محمد بن احمد الرملی متوفی سنہ ۱۰۰۴ھ فرماتے ہیں کہ صحیح بات یہ ہے کہ تراویح میں جماعت سُنّت ہے اس لیے کہ پہلے گذر چکا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو چند راتیں تراویح پڑھائیں اور صحابہ کرام نے اجماع کیا ہے یا اکثر نے یا یہ ہے کہ مشروعیت تراویح تو اتفاقی امر ہے اور یہ بیس رکعات تراویح ہیں دس سلام کے ساتھ۔

پھر یزید بن رومان کی روایت پیش کی ہے جیسا کہ نہایۃ المحتاج ۲/۱۲۱ و ۱۲۲ ہے اور علامہ عثمان محمد بکری نے بھی اغانۃ الطالبین ۱/۲۵۵ میں بیس رکعات پر تصریح فرمائی ہے۔

ا قال العلامة المحبي ... محمد بن احمد بن حمزه الملقب شمس الدين
شهاب الدين الرملي وذهب جماعة من العلماء الى انه مجدد القرن
العاشر ووقع الاتفاق على المغالاة بمدحه وهو استاد الاستاذين واحد
اساطين العلماء واعلام مخاديرهم محي السنة وعمدة الفقهاء في الآفاق.
طالع التفصيل في خلاصة الاثر ٣/ ٣٤٢ الى ٣٤٨
قال العلامة الزركلي - شمس الدين الرملي ... محمد بن احمد .. فقيه الديار
المصرية في عصره ومرجعها في الفتوى يقال له الشافعي الصغير.
الاعلام ٦/ ٢٣٥

ا علامہ محبیؒ فرماتے ہیں - محمد بن احمد بن حمزۃ ملقب شمس الدین الرملی کے ساتھ ہے اور علماء
کی ایک جماعت کہتی ہے کہ یہ دسویں قرن کے مجدد تھے اور اس کی صفت میں غلو
کیا ہے - اور یہ استاد الاساتذہ اور احد اساطین العلماء محی السنۃ عمدۃ الفقہاء تھے -
مطالعہ کریں خلاصۃ الاثر ٣/ ٣٤٢ تا ٣٤٨
علامہ زرکلیؒ فرماتے ہیں - شمس الدین الرملی، محمد بن احمد اپنے زمانہ میں دیار مصریہ کے
فقیہ اور فتووں میں مرجع تھے اور اس کو چھوٹا شافعی کہتے تھے - الاعلام ٦/ ٢٣٥

(۱۰) قال الامام تقی الدین ابوبکر بن محمد الحصنی من القرن التاسع الهجری[1]. واما صلوٰۃ التراویح، فلا شک فی سُنیتها۔ وانعقد الاجماع علی ذٰلک قاله غیر واحد ولا عبرۃ بشواذ الاقوال (ثم ذکر الحدیث الذی فیه ... بانه علیه الصلوٰۃ والسلام قال انی خشیت ان تفرض علیکم ثم قال المؤلف) انه علیه الصلوٰۃ والسلام استمر علی ذٰلک وکذا الصدیق رضی الله عنه وصدرا من خلافة عمر رضی الله عنه ثم رأی الناس یصلونها فی المسجد فرادی واثنین اثنین وثلاثة ثلاثة فجمعهم علی ابی رضی الله عنه وواظب لهم عشرین رکعة واجمع الصحابة معه علی ذٰلک[2]

---

[1] ابوبکر الحصنی الفقیه الشافعی طالع ترجمته فی شذرات الذهب ۷/۱۸۸
• البدر الطالع ۱/۱۶۶ • کشف الظنون ۱/۲۰۳، ۴۰۸، ۴۹۱، ۵۵۸، ۲/۱۰۳۲، ۱۰۱۳، ۱۳۵۶، ۱۶۲۵، المعجم ۳/۷۴

---

[2] کتاب الاخیار فی حل غایة الاختصار ۱/۱۷۲

• امام تقی الدین ابوبکر بن محمد الحصنی المتوفی [1] ۸۲۹ھ فرماتے ہیں صلوٰۃ تراویح اس کی سُنیت میں شک نہیں اور اس پر اجماع منعقد ہے اور شاذ اقوال کا کوئی اعتبار نہیں (پھر وہ حدیث اس نے ذکر کی ہے جس میں ذکر کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں تم پر فرض نہ ہو جائے اور پھر مصنف فرماتے ہیں) کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر استمرار کیا ہے (یعنی انفرادی طور پر ادا فرماتے تھے) اور اسی طرح صدیق رضی اللہ عنہ اور ابتدا دورِ خلافت عمرؓ میں پھر جب (عمر رضی اللہ عنہ نے) لوگوں کو اکیلا اکیلا دو دو اور تین تین کو نماز پڑھتے مسجد میں دیکھا تو انہیں ابیّ بن کعب رضی اللہ عنہ پر جمع کیا اور بیس تراویح پر مداومت فرمائی اور اسی پر صحابہ رضی اللہ عنہم کا اجماع ہوگیا جیسا کہ کتاب الاخیار ۱/۱۷۲ میں ہے۔

---

[1] امام تقی الدین ابوبکر بن الحصنی متوفی ۸۲۹ھ کا ترجمہ مندرجہ بالا کتابوں میں مطالعہ کریں۔

الفصل الرابع

فی بیان التراویح بانها عشرون رکعة عند الحنابلة رحمهم الله تعالیٰ

قال الامام موفق الدین ابن قدامۃ المتوفی سنہ ۶۲۰ھ[1]

قال الامام ابوشامۃ الدمشقی المتوفی ۶۶۵ھ . واما شیخ الحنابلۃ فھو ابو محمد عبد اللہ بن احمد بن محمد الملقب بموفق الدین - کان اماما من ائمۃ المسلمین وعلما من اعلام الدین فی العلم والعمل .

[1] طالع الذیل علی الروضتین ۱۳۹

چوتھا فصل بیں تراویح کے بیان میں ہے حنابلہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک۔

امام موفق الدین ابن قدامہ متوفی سنہ ۶۲۰ھ[1] فرماتے ہیں۔

امام ابو شامہ دمشقی متوفی سنہ ۶۶۵ھ فرماتے ہیں کہ شیخ الحنابلہ ابو محمد عبداللہ بن احمد بن محمد جن کا لقب موفق ہے۔ ائمۃ المسلمین سے امام اور علم و عمل میں اعلام الدین سے ایک نشانی تے

[1] مطالعہ کریں الذیل علی الروضتین ۱۳۹

• قال الحافظ الذهبي . ابن قدامة الشيخ الامام القدوة العلامة المجتهد شيخ الاسلام موفق الدين ابو محمد عبد الله بن احمد... قال ابن النجار كان امام الحنابلة بجامع دمشق وكان ثقة حجة نبيلا عزيزا الفضل نزها ورعا عابدا على قانون السلف عليه النور والوقار. طالع سير اعلام النبلاء ٢٢/١٦٥ الى ١٧٣

• طالع البداية والنهاية ١٣/٩٩، ١٠٠ • فوات الوفيات ٢/١٥٨ • النجوم الزاهرة ٦/٢٥٦ • دول الاسلام ٢/٩٣ • الذيل لابن رجب ٢/١٣٣ الى ١٤٩

• شذرات الذهب ٥/٨٨ • معجم البلدان ٢/١٦٠ • هدية العارفين ١/٤٥٩

• كشف الظنون ١/٣٤٣، ٨٢٨، ٩٢٤ • ٢/١١٦٤، ١٣٧٨، ١٤٠٦، ١٤١٥، ١٤٢٠، ١٦٢٦، ١٨٠٩

• هامش الانساب ٢/٢٠٩ • ايضاح المكنون ١/ ، ٥٤٤ • ٢/٢٤١، ٥٨٩

• حافظ ذہبی فرماتے ہیں۔ ابن قدامہ شیخ امام قدوۃ علامہ مجتہد شیخ الاسلام موفق الدین ابو محمد عبد اللہ بن احمد تھے۔

ابن نجار فرماتے ہیں کہ جامع دمشق میں امام الحنابلہ تھے اور یہ ثقہ حجت نبیل عزیز الفضل تقوی اور عبادت میں سلف صالحین کے قانون پر تھے اس پر نور اور روشنی تھی مطالعہ کریں۔ سیر اعلام النبلاء ٢٢/١٦٥ تا ١٧٣ • البدایۃ والنہایہ ١٣/٩٩، ١٠٠

(نوٹ) مندرجہ بالا کتابیں مطالعہ کریں۔ دوبارہ اعادہ کی ضرورت نہیں۔

المختار عند ابی عبد الله رحمہ اللہ فیہا عشرون رکعۃ

قال الحافظ الذھبی ..... احمد بن حنبل ھو الامام حقا و شیخ الاسلام صدقا ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل (المتوفی ۲۴۱ھ) ثم بین الحافظ الذھبی توثیقہ من ائمۃ النقاد وبین المحن والمظالم علیہ بمالا مزید علیہ طالع التفصیل فی سیر اعلام النبلاء ۱۱/۱۷۷ الی ۳۵۸

وقال الحافظ الذھبی - احمد بن حنبل شیخ الاسلام سید المسلمین فی عصرہ کما فی تذکرۃ الحفاظ ۲/۴۳۱

ذکر الحافظ ابن کثیرؒ... المحن والتکالیف علی ھذا الامام المجتہد وصبرہ وتوکلہ علی اللہ تعالیٰ. طالع البدایۃ والنہایۃ ۱۰/۳۲۵ الی ۳۴۳

طالع الطبقات الکبریٰ لابن سعد ۷/۳۵۴ • التاریخ الکبیر ۲/۵ • التاریخ الصغیر ۲/۳۷۵ المعرفۃ والتاریخ ۱/۲۱۲ • الجرح والتعدیل ۱/۲۹۲ الی ۳۱۳ • ۲/۶۸ الی ۷۰ تاریخ بغداد ۴/۴۱۲ • الفہرست للندیم ۲۸۵ • حلیۃ الاولیاء ۹/۱۶۱ الی ۲۳۳ وفیات الاعیان ۱/۶۳ • طبقات الحنابلۃ ۱/۴ الی ۲۰ • تہذیب الاسماء واللغات ۱/۱۱ طبقات السبکی ۲/۲۷ الی ۳۷ • التہذیب ۱/۲۲ • النجوم الزاہرۃ ۲/۳۰۴ شذرات الذھب ۲/۹۶ • مفتاح السعادۃ ۲/۳۲ • ۲ کشف الظنون ۲/۱۳۹۷، ۱۴۰۱ ۱۴۲۲ ، ۱۶۸۰

ابو عبداللہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مختار بیس رکعات ہیں ۔

حافظ ذہبی فرماتے ہیں کہ احمد بن حنبل سچے امام اور شیخ الاسلام تھے پھر حافظ ذہبی نے ائمہ نقاد سے انکی توثیق بیان کی ہے اور آپ پر جو تکالیف اور ظلم گذر چکے ہیں وہ تفصیل طور پر اعلام النبلاء ۱۱/۱۷۷ تا ۳۵۸ دیکھئے حافظ ذہبی (اسلئے ہیں کہ احمد بن حنبل شیخ الاسلام سید المسلمین تھے جیسا کہ تذکرۃ الحفاظ ۲/۴۳۱ میں ہے حافظ ابن کثیرؒ نے آپ پر جو تکالیف گذری ہیں اور ان پر جو ظلم کئے گئے ہیں اور آپ کا توکل اور صبر اللہ تعالیٰ پر وہ مکمل تفصیل سے البدایۃ والنہایۃ ۱۰/۳۲۵ تا ۳۴۳ میں دیکھ لیں ۔ مطالعہ کریں طبقات کبریٰ ابن سعد ۷/۳۵۴ اور مندرجہ بالا حوالجات میں آپ کی توثیق اور آپ پر جو ظلم کئے گئے ہیں مطالعہ کریں ۔ دوبارہ اعادہ کی

وبهذا قال الثوری رحمہ اللہ تعالیٰ[1]

[1] قال الحافظ الذهبی... سفیان بن سعید بن مسروق بن حبیب۔ هو شیخ الاسلام امام الحفاظ سید العلماء العاملین فی زمانہ ابو عبد الله الثوری الکوفی المجتهد مصنف کتاب الجامع طالع التفصیل فی سیر اعلام النبلاء ۷/ ۲۲۹ الی ۲۸۰ • طبقات ابن سعد ۶/ ۳۷۱ الی ۳۷۴ • طبقات خلیفة ۳۱۹ الی ۴۳۷ • التاریخ الکبیر ۴/ ۹۲ و ۹۳
• التاریخ الصغیر ۲/ ۱۵۴ • المعارف ۴۹۷ و ۴۹۸ • المعرفة والتاریخ ۱/ ۷۱۳ الی ۷۲۸ • الجرح والتعدیل ۴/ ۲۲۲ • مشاهیر علماء الامصار ۱۶۹
• حلیة الاولیاء ۶/ ۳۵۶ الی ۷/ ۱۴۴ • تاریخ بغداد ۹/ ۱۵۱ الی ۱۷۴ • تهذیب الاسماء واللغات ۱/ ۲۲۲ و ۲۲۳ • وفیات الاعیان ۲/ ۳۸۶ الی ۳۹۱ تهذیب الکمال ۵۱۲ و ۵۱۳
• تذکرة الحفاظ ۱/ ۲۰۳ الی ۲۰۷ طبقات القراء لابن الجزری ۱/ ۳۰۸ • التهذیب ۴/ ۱۱۱ الی ۱۱۵ • خلاصة تذهیب الکمال ۱۴۵ • شذرات الذهب ۱/ ۲۵۰ و ۲۵۱
• الفهرست للندیم المقالة السادسة الفن السادس •

اسی پر ثوریؒ نے قول کیا ہے[1]

[1] حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں۔ سفیان بن سعید بن مسروق، شیخ الاسلام امام الحفاظ اپنے زمانہ سید العلماء العاملین ابو عبد اللہ کوفی مجتہد مصنف کتاب الجامع تھے۔ تفصیل سیر اعلام النبلاء ۷/ ۲۲۹ تا ۲۸۰،
طبقات ابن سعد ۶/ ۳۷۱ تا ۳۷۴ • طبقات خلیفہ ۳۱۹ تا ۴۳۷
التاریخ الکبیر ۴/ ۹۲، ۹۳ میں دیکھ لیں۔
(نوٹ) مندرجہ بالا کتابوں میں امام ثوریؒ کی توثیق مطالعہ کریں۔ دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

ن ابوحنیفةؒ والشافعیؒ (واستدل بما) روی ان عمر رضی اللہ عنہ لما جمع الناس علی ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فکان یصلی عشرین رکعة وروی عنه من طرق، وروی مالکؒ [1]

---

[1] قال الحافظ الذہبیؒ... مالک الامام ہو شیخ الاسلام حجة الامة امام دار الہجرة ابو عبداللہ مالک بن انس بن مالکؒ... قلت کان عالم المدینة فی زمانه بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصاحبیه زید بن ثابت، عائشة، ثم ابن عمر ثم سعید ابن المسیب ثم الزہری ثم عبید اللہ بن عمر ثم مالکؒ. طالع سیر اعلام النبلاء ۸/۴۸ الی ۱۳۵ • تاریخ خلیفة ۴۵۱ • المعارف لابن قتیبة ۲۱۸ • مشاہیر علماء الامصار ۱۴۰ • الفہرست للندیم ۲۵۱ • الکامل لابن الاثیر ۵/۱۰۱ • تہذیب الاسماء واللغات ۲/۷۵ الی ۷۹ • وفیات الاعیان ۴/۱۳۵ • تہذیب الکمال ۱۲۹۶ • تذکرة الحفاظ ۱/۲۰۷ الی ۲۱۳ • العبر ۱/۲۱۰ للذہبی • البدایة والنہایة ۱۰/۱۷۴ • الدیباج المذہب ۱/۵۵ الی ۱۳۹ • التہذیب ۱۰/۵ • النجوم الزاہرة ۲/۹۶، ۹۷ • ارشاد الساری ۱/۷ • مفتاح السعادة ۲/۱۹۵ • التاریخ الکبیر ۷/۳۱۰ • التاریخ الصغیر ۲/۲۲۰ • شذرات الذہب ۲/۱۲ الی ۱۵ • الانساب ۱/۲۰۰ • الرسالة المستطرفة ۱۳ • مروج الذہب ۳/۳۵۰ • طبقات القراء ۲/۳۵ للجزری • کشف الظنون ۲/۱۹۰۷ • اعلام للزرکلی ۶/۱۲۸ • اللباب لابن الاثیر ۱/۶۹ • طبقات الشیرازی ۵۳ • ترتیب المدارک ۱/۱۰۲ الی ۲۵۴ • الکاشف ۳/۹۹ • حلیة الاولیاء ۶/۳۱۶ الی ۴۲۶

ابوحنیفہؒ اور شافعیؒ نے بھی قول کیا ہے اور استدلال اس روایت سے کیا ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو ابی بن کعبؓ پر جمع کیا اور وہ بیس رکعات تراویح پڑھاتے تھے اور کئی طریقوں سے آپ سے یہ منقول ہے۔ امام مالکؒ

حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں مالک امام شیخ الاسلام حجة الامة امام دار الہجرة ابو عبداللہ مالک بن انس بن مالکؒ ہے۔ میں کہتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اپنے زمانہ میں صاحبین اور زید بن ثابت اور عائشہ پھر ابن عمر، پھر سعید بن المسیب پھر زہری پھر عبید اللہ بن عمر پھر مالکؒ تھے۔ مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ۸/۴۸ تا ۱۳۵ ومحولہ بالا کتابوں میں امام مالکؒ کی توثیق مطالعہ کریں۔ دوبارہ اعادہ کی ضرورت نہیں۔

عن يزيد بن رومان قال كان الناس يقومون فى زمن عمرؓ فى رمضان بثلاث وعشرين ركعة وعن علیؓ انه امر رجلا یصلی بھم فی رمضان عشرين ركعة وهذا كالاجماع ثم يرد على رواية احد واربعين وقال بان فيه صالحا وهو ضعيف[1] ثم قال لكان ما فعله عمرؓ واجمع عليه الصحابة فى عصره اولى بالاتباع[2]

---

[1] اقول ان الامام النسائی یقول صالح بن نبهان مولى التوأمة ضعيف الضعفاء والمتروكين الا مع الكتب الاخرى ۲۹۴

• قال الحافظ ابن حبان - صالح بن نبهان - تغير فى سنة خمس وعشرين ومائة وجعل يأتى بالاشياء التى تشبه الموضوعات عن الائمة الثقات فاختلط بحديثه القديم ولم يتميز فاستحق الترك كتاب مجروحين ۱/۳۶۶

---

[2] المغنى مع الشرح الكبير ۱/۷۹۹

• یزید بن رومانؒ سے روایت کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں مہینہ رمضان میں ۲۳ رکعات پڑھا کرتے تھے اور علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مہینہ رمضان میں ایک شخص کو حکم فرمایا کہ ان کو بیس رکعات پڑھائیں اور یہ اجماع جیسے ہے پھر ۴۱ رکعات والی روایت کی تردید کی ہے کہ اس میں صالح راوی ضعیف ہے پھر فرماتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے جو کیا ہے اور جس پر صحابہ کرام کا اپنے وقت میں اجماع ہے اس کی اتباع کرنا اولیٰ ہے جیسا کہ المغنی مع الشرح الکبیر ۱/۷۹۹ میں ہے۔

---

[1] میں (خان بادشاہ) کہتا ہوں کہ امام نسائی فرماتے ہیں کہ صالح بن نبہان ضعیف ہے۔ الضعفاء والمتروکین دوسری کتابوں کے ساتھ ہے ۲۹۴ -

• حافظ ابن حبان فرماتے ہیں صالح بن نبہان اس کا حافظہ ۱۲۵ھ میں خراب ہوگیا تھا اور ثقہ ائمہ سے ایسی روایات نقل کرتا تھا جو موضوعات کے مشابہ ہیں تو پیچھے کی احادیث متقدم احادیث سے خلط ہوگئیں تو یہ چھوڑنے کا مستحق ہوگیا۔ کتاب المجروحین ۱/۳۶۶

قال الحافظ ابن الجوزی. صالح بن نبہان کان شعبۃ لا یروی عنہ وقال مالک لیس بثقۃ وقال السعدی تغیر وقال النسائی ضعیف. الضعفاء والمتروکین ۲/۵۱
طالع دیوان الضعفاء للذہبی ۱۴۸ • احوال الرجال رقم ۲۵۰ للحافظ الجوزجانی
تہذیب الکمال ۶۰۱ للحافظ المزی • الضعفاء الکبیر ۲/۲۰۴ للحافظ العقیلی
میزان الاعتدال ۲/۳۰۲ • التقریب ۱۵۰، ۱۵۱ • التہذیب ۴/۴۰۵ الی ۴۰۷
خلاصۃ تذہیب الکمال ۱۷۲
وعلی کل حال انہ اختلط فی آخر عمرہ فالاحادیث المتقدمۃ صحیحۃ والمتأخرۃ ضعیفۃ دون البعض ولقوہ وضعفہ بعض

حافظ ابن الجوزی فرماتے ہیں صالح بن نبہان۔ شعبہ اس سے روایت نہیں کرتا تھا اور مالک کہتے ہیں کہ ثقہ نہیں اور سعدی کہتے ہیں کہ حافظہ خراب ہوگیا تھا اور نسائی ضعیف کہتے ہیں۔ الضعفاء والمتروکین

بہرحال آخر عمر میں اس کا حافظہ خراب ہوگیا تھا تو اس کے متقدم احادیث صحیح ہیں اور متأخر احادیث ضعیف ہیں کیونکہ بعضوں نے توثیق کی ہے اور بعضوں نے تضعیف۔
نوٹ:- مندرجہ کتابیں مطالعہ کریں۔ دوبارہ اعادہ کی ضرورت نہیں

• قال الامام ابن قدامة في تايقه الاخر ثم التراويح وهي عشرون ركعة يقوم بها في رمضان في جماعة [1]

• وقال الامام الموصوف " القسم الثاني ماسن له الجماعة من التراويح وهو قيام رمضان وهو سنة مؤكدة لان النبي صلى الله عليه وسلم قال من صام رمضان [2] او قامه ايمانا واحتسابا غفر له ماتقدم من ذنبه متفق عليه

وقام النبي صلى الله عليه وسلم باصحابه ثلاث ليال ثم تركها خشية ان تفترض فكان الناس يصلون لانفسهم حتى خرج عمر وهم اوزاع يصلون فجمعهم على ابي بن كعب قال السائب بن يزيد

---

[1] المقنع ١/١٨٧

[2] روى البخاري عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من صام رمضان ايمانا واحتسابا غفر له ماتقدم من ذنبه طالع البخاري ١/٢٥٥ • صحيح مسلم على حاشية ارشاد الساري • سنن النسائي ٤/١٥٧ مع شرح السيوطي • رياض الصالحين ٣٦٣

امام ابن قدامہ فرماتے ہیں کہ تراویح بیس رکعات ہیں رمضان میں جماعت کے ساتھ پڑھا کریں، جیسا کہ مقنع ١/١٨٧ میں ہے اور امام موصوف فرماتے ہیں کہ دوسری قسم جس کے لئے جماعت سنت ہے تراویح قیام رمضان ہے اور یہ سنت مؤکدہ ہے اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس نے رمضان کا روزہ رکھا یا قیام کیا [1] ایمان اور تصدیق اور اجر کے عقیدہ سے تو اس کے پہلے گناہ معاف کئے جائیں گے۔ متفق علیہ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تین رات صحابہ کرام کو قیام (تراویح) کیا پھر چھوڑ دیا اس ڈر سے کہ فرض نہ ہو جائے تو لوگ اپنے لئے (انفرادی طور پر) نماز پڑھا کرتے تھے یہاں تک کہ عمر رضی اللہ عنہ نکلے اور یہ جدا جدا تراویح پڑھتے تھے تو انہیں ابی بن کعب پر جمع کیا ... سائب بن یزید فرماتے ہیں۔

---

[1] من صام رمضان کی روایت بخاری ١/٢٥٥ • صحیح مسلم ٣/٣٠ بر حاشیہ ارشاد الساری • سنن نسائی ٤/١٥٧ مع شرح جلال الدین سیوطی • ریاض الصالحین ٣٦٣

ے روی الامام البخاریؒ عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفرله ما تقدم من ذنبه طالع البخاری ۱/۲۶۹ • صحیح مسلم ۴/۲۹، ۳۰ علی حاشیة ارشاد الساری
• سنن النسائی ٤/١٥٦ • صحیح مسلم مع شرحه السراج الوهاج ۳/۱۰۰
• ریاض الصالحین ۳۵۵

له من قام رمضان کی روایت بخاری ۱/۲۶۹ • صحیح مسلم ۴/۲۹ و ۳۰
• سُنن نسائی ۴/۱۵۶ • صحیح مسلم مع شرح السراج الوهاج ۳/۱۰۰
• ریاض الصالحین ۳۵۵

لما جمع عمرؓ الناس على ابیّ بن کعب کان یصلی بھم عشرین رکعة فالسُّنَّة ان یصلی بھم عشرین رکعة فی الجماعة لذالک ویوتر الامام بھم بثلاث رکعات لما روی مالک عن یزید بن رومان قال کان الناس یقومون فی عھد عمرؓ بثلاث وعشرین رکعة[1]

[1] الکافی فی فقه الامام احمد ۱/۱۹۸ و ۱۹۹

جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ پر جمع کیا تو وہ بیس رکعات تراویح پڑھاتے تھے تو سنت طریقہ یہ ہے کہ جماعت کے ساتھ بیس رکعات تراویح پڑھیں۔ اور امام ان کو تین رکعات وتر پڑھایا کرے۔ اس لئے امام مالکؒ نے یزید بن رومان سے روایت کی ہے کہ لوگ عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ۲۳ رکعات (مع وتر) پڑھا کرتے تھے جیسا کہ الکافی فی فقہ الامام احمد ۱/۱۹۸ ، ۱۹۹ میں ہے۔

(٢) قال شيخ الاسلام ابن تيمية المتوفى سنة ٧٢٨ھ ان نفس قيام رمضان لم يوقت النبى صلى الله عليه وسلم فيه عددا معينا

• قال الحافظ الذهبیؒ - ابن تيمية شيخ الاسلام العلامة الحافظ الناقد الفقيه المجتهد المفسر البارع شيخ الاسلام علم الزهاد نادر العصر تقى الدين ابو العباس احمد بن المفتى شهاب الدين عبد الحليم بن الامام المجتهد شيخ الاسلام مجد الدين عبد السلام ... عنى بالحديث ونسخ الاجزاء ودار على الشيوخ وخرج و انتقى وبرع فى الرجال و علل الحديث وفقهه فى علوم الاسلام وعلم الكلام وغير ذلك وكان من بحور العلم ومن الاذكياء المعدودين والزهاد الافراد والشجعان الكبار والكرماء الاجواد اثنى عليه الموافق والمخالف وسارت بتصا نيفه الركبان لعلها ثلاثمائة مجلد طالع التفصيل فى تذكرة الحفاظ ٤/١٤٩٦ و ١٤٩٧.

• وقال الحافظ الذهبیؒ ... فى طبقة تاليه و الى بضع وعشرين وسبعمائة رقم ٢٤٢١ ، والحافظ العلامة القدوة شيخ الاسلام تقى الدين احمد بن عبد الحليم ابن عبد السلام بن عبد الله بن تيمية الحرانى

كتاب المعين فى طبقات المحدثين ٢٢٧

---

(٢) شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ متوفی ۷۲۸ھ فرماتے ہیں کہ نفس قیام رمضان میں عدد معین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر نہیں فرمایا۔

• حافظ ذہبی فرماتے ہیں کہ ابن تیمیہ شیخ امام علامہ حافظ ناقد فقیہ مجتہد مفسر بارع شیخ الاسلام علم الزہاد نادر العصر تقی الدین ابو العباس احمد بن مفتی شہاب الدین عبد الحلیم بن امام مجتہد شیخ الاسلام مجد الدین عبد السلام تھے ... یہ رجال اور علل الحدیث میں اونچے طبقہ کے تھے اور علوم اسلامیہ اور علم کلام وغیرہ میں فقیہ تھے اور علم کا سمندر تھے اور اذکیاء اور زہاد اور بڑے بہادروں اور سخیوں سے تھے اور موافق اور مخالف نے اس کی تعریفیں کیں ہیں اور آپ کی تصانیف سوار لیکر لیجاتے تھے شاید تین سو مجلد ہوں گی۔ مطالعہ تفصیل تذکرۃ الحفاظ ۴/۱۴۹۶ اور ۱۴۹۷

• اور حافظ ذہبی فرماتے ہیں کہ حافظ علامہ قدوۃ شیخ الاسلام تقی الدین احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام بن عبد اللہ ابن تیمیہ الحرانی تھے ... طبقات المحدثین ۲۲۷ رقم ۲۴۲۱

• قال الامام زین الدین عمر بن الوردی المتوفی ۷۴۹ھ . ذکر وفاۃ ابن تیمیۃ
وفیھا فی لیلۃ الاثنین والعشرین من ذی القعدۃ توفی شیخ الاسلام تقی الدین
ابوالعباس احمد بن المفتی شہاب الدین......
وحزرت النساء بخمسۃ عشر الفا واما الرجال فقیل کانوا مائتی الف وکثر البکاء علیہ
وختمت لہ عدۃ ختم . قلت ورثیتہ ابیات مرثیۃ علی حرف الطاء لشاعت
واشتہرت وطلبھا منی الافاضل والعلماء من البلاد وھی ھذہ (وانا ذکر بعضھا)

توفی وھو محبوس فرید — ولیس لہ الی الدنیا انبساط
ولو حضروہ حین قضی لالفوا — ملائکۃ النعیم بہ احاطوا
فتی فی علمہ اضحی فریدا — وحل المشکلات بہ یناط
وکان الی التقی یدعو البرایا — وینھی فرقۃ فسقوا ولاطوا
فیا للہ ما قد ضم لحد — ویا للہ ما غطی البلاط

• حافظ امام زین الدین عمر بن الوردی متوفی ۷۴۹ھ فرماتے ہیں ۔ ذکر وفات ابن تیمیہ ۔ ۲۲ ذی القعدہ
کی رات شیخ الاسلام تقی الدین ابوالعباس احمد بن مفتی شہاب الدین وفات پاگئے ہیں اور جنازہ
میں پندرہ ہزار عورتیں شامل تھیں اور مرد تو کہا جاتا ہے کہ دو لاکھ تھے اور اس پر رونا بہت زیادہ
تھا اور کئی ختم ہو چکے تھے ۔ میں کہتا ہوں کہ میں نے حرف طاء پر مرثیہ مرتب کیا اور وہ مشہور ہوگیا
اور فضلاء اور علماء نے مجھ سے طلب کیا اور وہ یہ ہے (میں خاں بادشاہ بعض ذکر کرتا ہوں)

آپ جیل میں اکیلے وفات پاگئے . اور دنیا کی طرف اس کی خندہ پیشانی نہیں تھی
اگر یہ لوگ آپ کی وفات کے وقت حاضر ہوتے تو . تو خوشی کے فرشتے آپ پر احاطہ کرتے ہوئے پاتے
یہ ایک ایسے نوجوان تھے کہ علم میں یکتا تھے . اور مشکلات کا حل کرنا اس کے ساتھ لٹکا ہوا تھا
لوگوں کو تقوی کی طرف بلاتے . اور تفریق سے منع کرتے وہ لوگ جو لا زمانی کرکے اکھٹے ساتھ ہیں
اے لوگو! اللہ تعالیٰ کے لئے آجاؤ کیسے شخص کو لحد نے کھینچا . اور اے لوگو اللہ تعالیٰ کے لئے آجاؤ کیسے شخص کو زمین نے چھپایا

هم حسدوه لما لم ينالوا　　　مناقبه فقد مكروا وشاطوا

وحبس الدر فی الاصداف فخر　　　وعند الشیخ بالسجن اغتباط

ثم یقول بعد ذکر مدائحه فی الاشعار۔ وکانت له خبرة تامة بالرجال وجرحهم وتعدیلهم

• لوگ جب اس کے مناقب نہیں پا سکتے تو اس لیے آپ سے ساتھ حسد کرتے اور مکر اور اس کے ساتھ زیادتی کی۔

• موتی کو صدف میں بند ہونے پر فخر ہے۔ اور شیخ کو جیل پر خوشی تھی۔

پھر کافی مدح بشیخ الاسلام کا اشعار میں ذکر کرتے فرماتے ہیں کہ رجال اور جرح اور تعدیل

و طبقاتهم ومعرفة بفنون الحديث و بالعالی والنازل والصحیح
والسقیم مع حفظه لمتونه الذی انفرد به وهو عجیب
فی استحضاره واستخراج الحجج منه والیه المنتهی فی عزوه الی
الکتب الستة والمسند بحیث یصدق علیه ان یقال کل حدیث
لا یعرفه ابن تیمیة فلیس بحدیث ولکن الاحاطة لله غیر انه
یغترف فیه من بحر وغیره من الائمة یغترفون من

طبقات میں اور فنون الحدیث اور عالی ونازل اور صحیح وسقیم میں اس کو کافی معلومات نے
باوجود اس کے کہ یہ حدیث کے متون کا حافظ تھے اور متون کے استحضار اور دلائل کے
استخراج میں عجیب (حافظہ) رکھتے تھے اور آپ کو انتہا تھی جب کتب ستہ (چھ) اور
مسند کی طرف نسبت کرتے اور اس پر یہ قول صادق ہوتا کہ جو حدیث ابن تیمیہ سے نہیں پہچانی
تو وہ حدیث نہیں لیکن احاطہ تو اللہ تعالیٰ کے لیے ہے سوای اس کے کہ یہ سمندر سے چلو

العراقي (ثم يقول بعد تفصيل) وله باع طويل في معرفة مذاهب الصحابة والتابعين. طالع التفصيل في تتمة المختصر ٢/٤٠٦ الى ٤١٢

وقال الامام محمد بن شاكر الكتبي المتوفى سنة ٧٦٤ھ الشيخ تقي الدين ابن تيمية احمد بن عبد الحليم بن عبد السلام بن عبد الله بن ابي القاسم الحراني الشيخ الامام العلامة الفقيه المفسر الحافظ المحدث شيخ الاسلام نادر العصر ذو التصانيف والذكاء تقي الدين ابو العباس ابن العالم المفتي شهاب الدين ابن الامام شيخ الاسلام مجد الدين ابي البركات ...

قال الشيخ شمس الدين وصنف في فنون و لعل تواليفه تبلغ ثلاثمائة مجلدة ... وكان قوالاً بالحق نهاءً عن المنكر ذا سطوة واقدام و عدم مداراة.

طالع التفصيل في فوات الوفيات ١/٧٤ الى ٨١

عراقی اور باقی ائمہ جتنو ساتی سے بھر لیتے (پھر تفصیل کے بعد فرماتے تھے) کہ مذاہب صحابہ اور تابعین میں آپ ید طولیٰ رکھتے تھے۔

مطالعہ کریں تفصیل تتمۃ المختصر ۲/۴۰۶ تا ۴۱۲

امام محمد بن شاکر کتبی متوفی ۷۶۴ھ فرماتے ہیں الشیخ تقی الدین ابن تیمیہ۔ احمد بن عبد الحلیم ابن عبد السلام بن عبد اللہ بن ابی القاسم الحرانی الشیخ الامام العلامہ الفقیہ المفسر الحافظ المحدث شیخ الاسلام نادر العصرۃ صاحب ذکاوۃ اور تصانیف تقی الدین ابو العباس ابن العالم المفتی شہاب الدین ابن الامام شیخ الاسلام مجد الدین ابی البرکات تھے۔ شیخ شمس الدین فرماتے ہیں کہ مختلف فنون میں آپ نے تصانیف کیں ہیں۔ شاید تصانیف تین سو مجلد تک پہنچ جاتی ہیں اور حق پر دائم اور حق بیان کرنے والے اور منکر سے منع کرنے والے قوی اور اقدام کرنے والے تھے۔

فوات الوفیات ۱/۷۴ تا ۸۱

وقال الحافظ ابن كثير المتوفی ۷۷۴ھ - وفاة شيخ الاسلام ابی العباس تقی الدين احمد بن تيمية

قال الشيخ علم الدين البرزالی فی تاريخه - وفی ليلة الاثنين العشرين من ذی القعدة توفی الشيخ الامام العالم العلم العلامة الفقيه الزاهد العابد المجاهد القدوة شيخ الاسلام تقی الدين ابو العباس احمد ابن شيخنا الامام المفتی شهاب الدين ..... الخ

وكان عالما باختلاف العلماء عالما بالاصول والفروع والنحو والفقه وغير ذلك من العلوم النقلية والعقلية وما قطع فی مجلس ولا تكلم معه فاضل فی فن من الفنون الا ظن ان ذلك الفن فنه ورآه عارفا به متقنا له واما الحديث فكان حامل رايته حافظا له مميزا بين صحيحه وسقيمه عارفا

حافظ ابن کثیر متوفی ۷۷۴ھ فرماتے ہیں وفات شیخ الاسلام ابی العباس تقی الدین احمد بن تیمیہ شیخ علم الدین البرزالی تاریخ میں ذکر کرتے ہیں کہ ۲۲ ذو القعدہ شیخ امام عالم علامہ فقیہ زاہد عابد مجاہد قدوہ شیخ الاسلام تقی الدین ابو العباس احمد بن شیخنا امام مفتی شہاب الدین وفات پاگئے ہیں اور اختلاف العلماء کو جاننے والے تھے اور اصول و فروع اور نحو اور دیگر علوم عقلیہ اور نقلیہ کو جاننے والے تھے اور کسی فن میں اس کے ساتھ کسی فاضل نے بات نہیں کی ہے مگر وہ گمان کرتا تھا کہ یہ فن اسی کا ہے اور اس کو دیکھتا ہے کہ یہ اس میں محقق ہیں اور حدیث تو اس کا فن تھا صحیح اور سقیم میں امتیاز کرنے والے

برجاله - واثنى عليه وعلى علومه وفضائله جماعة من علماء عصره
طالع التفصيل فى البداية والنهاية ١٤/١٣٢ و ١٣/٢٤١ و ٢٥٢ و ١٤/٣٦ الى
٣٩ و ١٣٥ الى ١٤١ • تفسير ابن كثير ١/٣٨ وطالع ١/٢٧١
قال الامام ابو الخير محمد بن محمد الجزرى المتوفى ٨٣٣ھ فى ترجمة جد
شيخ الاسلام حيث قال عبد السلام بن عبد الله بن ابى القاسم ابن تيمية
ابو البركات مجد الدين الحرانى وجد الامام الحجة تقى الدين بن تيمية
غاية النهاية فى طبقات القراء ١/٣٨٦

ے اور رجال کو جاننے والے تھے اور آپ کے علوم اور فضائل کی تعریف زمانہ کے علماء نے
بیان کی ہے -
مطالعہ کریں تفصیل البدایہ والنہایہ ۱۴/۱۳۲ اور ۱۳/۲۴۱ و ۲۵۲ و ۱۴/۳۶ تا ۳۹ و
۱۳۵ تا ۱۴۱ • تفسیر ابن کثیر ۱/۳۸ مطالعہ کریں ۱/۲۷۱
• امام ابو الخیر محمد بن محمد الجزری المتوفی ۸۳۳ھ شیخ الاسلام کے دادا کے ترجمہ میں فرماتے ہیں - عبد السلام
بن عبد اللہ بن ابی القاسم ابن تیمیہ ابو البرکات مجد الدین الحرانی اور امام الحجۃ تقی الدین ابن تیمیہ کا دادا -
غایۃ النہایہ فی طبقات القراء ۱/۳۸۶

- وقال الامام احمد بن علی المقریزی المتوفی ۸۴۵ھ ومات فی هذه السنة من الاعیان شیخ الاسلام تقی الدین ابو العباس احمد بن عبد الحلیم۔
کتاب السلوک لمعرفة دول الملوک ۲/ ۳۰۴ الجزء الثانی من القسم الاول
- قال الحافظ ابن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ۔ احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام۔ ولد فی عاشر ربیع الاول سنة ۶۶۱ وتحول به ابوه من خراسان سنة ۶۷ فسمع من عبد الدائم ...
ونظر فی الرجال والعلل وتفقه وتمهر وتقدم وصنف ودرس وافتی

- امام احمد بن علی مقریزی متوفی ۸۴۵ھ فرماتے ہیں اسی سن میں علماء سے شیخ الاسلام تقی الدین ابو العباس احمد بن عبد الحلیم کی وفات ہو گئی تھی۔
کتاب السلوک لمعرفة دول الملوک ۲/ ۳۰۴ جزو دوم از قسم اول
- حافظ عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ فرماتے ہیں۔ احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام کی ولادت ۱۰ ربیع الاول ۶۶۱ھ میں ہوئی تھی اور اس کے والد صاحب خراسان سے ۶۷ھ میں لے گئے۔ اور عبد الدائم ...... سے سنا۔ اور رجال اور علل کا مطالعہ کیا اور فقاہت اور مہارت



وفاق الاقران وصار عجبا فی سرعة الاستحضار و قوة الجنان و
والتوسع فی المنقول و المعقول والاطالة والاطلاع علی مذاهب السلف
والخلف (ثم ذکر الحافظ المحن و التکالیف التی وصلت له من الناس و
سجنوه و اذوه بکل اذاه رضی الله عنه ثم یقول) قال الذهبی ماملخصه
کان یقضی منه العجب اذا ذکر مسألة من مسائل الخلاف واستدل
ورجع وکان بحق له الاجتهاد ولاجتماع شروطه فیه۔
طالع التفصیل فی الدرر الکامنة ۱/۱٤٤ الی ۱۶۰ .

• وقال الامام یوسف بن تعزی المتوفی ۸۷۴ھ فیما رسنة ثمان وعشرین
وسبعمائة) توفی شیخ الاسلام تقی الدین ابو العباس احمد بن عبد الحلیم
۔ وکان امام عصره بلا مدافعة

تقدم حاصل کی اور تصنیف اور تدریس اور افتاء کرتے تھے اور زمانہ کے لوگوں
پر فوقیت حاصل کی اور سرعت استحضار مسائل میں عجیب تھے اور منقولات ومعقولات
میں وسیع النظر تھے اور مذاہب سلف وخلف سے خبردار تھے پھر حافظ عسقلانی وہ جملے
تکالیف ذکر کیں ہیں جو آپ کو لوگوں سے پہنچی ہیں اور آپ کو جیل میں ڈالا اور ہر قسم تکلیف آپ
کو دی ہے - پھر فرماتے ہیں کہ ذہبیؒ نے فرمایا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے:
اور اس سے تعجب یہ تھا کہ جب مسائل اختلافی سے کوئی مسئلہ ذکر کرتا تو استدلال
پیش کرتا اور ترجیح دیتا اور اس میں اجتہاد کے شرائط موجود تھے تو یہ اجتہاد کا مستحق
تھا۔ مطالعہ کریں۔ الدرر الکامنۃ ۱/۱۴۴ تا ۱۶۰۰
• امام یوسف بن تعزی متوفی ۸۷۴ھ فرماتے ہیں کہ سنہ ۷۲۸ھ میں شیخ الاسلام تقی الدین
ابوالعباس احمد بن عبدالحلیم کی وفات ہوگئی ہے اور یہ اپنے زمانے کے فقہ اور حدیث
اور اصول اور نحو اور لغت میں بلا شک امام تھے ۔

فی الفقه والحديث والاصول والنحو واللغة وله عدة مصنفات مفيدة يضيق هذا المحل عن ذكر شئ منها اثنى عليه جماعة من العلماء مثل الشيخ تقی الدين بن دقيق العيد والقاضی شهاب الدين الجوينی والقاضی شهاب الدين ابن النحاس وقال القاضی كمال الدين ابن ملكانی المقدم ذكره اجتمعت فيه شروط الاجتهاد علی وجهها.

طالع التفصيل فی النجوم الزاهرة ۹/۲۷۱ و ۲۷۲

اور اس کی کئی تصانیف مفید ہیں یہ محل گنجائش نہیں رکھتا۔ علما کی جماعت نے اس کی صفت بیان کی ہے۔ جیسا کہ شیخ تقی الدین بن دقیق العید اور قاضی شہاب الدین الجوینی اور قاضی شہاب الدین ابن النحاس اور قاضی کمال الدین الزملکانی فرماتے ہیں کہ اس میں اجتہاد کے شرائط موجود تھیں۔

تفصیل مطالعہ کریں النجوم الزاھرۃ ۹/۲۷۱ و ۲۷۲

قال الامام ابن العابدين المتوفی ۱۲۵۲ھ رأیت فی حاشیة المنتهی للعلامة
• الشیخ محمد الخلوتی الحنبلی نقلا عن خاتمة المجتهدین شیخ الاسلام
تقی الدین رطالع مجموعة رسائل ابن عابدین ۱/۱۷۵
وقال فی مقام آخر عمدة الحنابلة شیخ الاسلام ابن تیمیة ... ۱/۳۳۱
• طالع ۱/۳۱۵ و ۳۲۳، ۳۴۰ و ۳۴۲ و ۳۶۴
• طالع لشذرات الذهب ۶/۸۰ الی ۸۶ • البدر الطالع ۱/۶۳ الی ۷۲
• کشف الظنون ۱/۲۲۰، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۷۷، ۳۷۹، ۴۸۷، ۷۳۰، ۷۵۷،
۸۸۷، ۲/۱۰۱۱، ۱۰۶۹، ۱۰۷۸، ۱۱۵۷، ۱۵۰۶، ۱۹۵۷
• ایضاح المکنون ۱/۲۳، ۲۶، ۹۷، ۲۰۴، ۲۳۳، ۲۵۴، ۲۶۶، ۳۰۶، ۳۲۲،
۳۴۳
۲/۱۸۷، ۳۵۸، ۴۰۹، ۵۰۳، ۵۸۵
• الاعلام للزرکلی ۱/۱۴۰ وسیجیئ تفصیل ترجمته ان شاء اللہ مفصلة فی تالیفی
الصارم المبکی علی من یعاون السبکی

• امام ابن عابدین المتوفی ۱۲۵۲ھ کہ علامہ شیخ محمد خلوتی حنبلی کے حاشیہ المنتہی میں دیکھا کہ
خاتمہ المجتہدین شیخ الاسلام تقی الدین سے نقل کیا ہے۔
مطالعہ کریں مجموعہ رسائل ابن عابدین ۱/۱۷۵
اور دوسری جگہ میں فرماتے ہیں۔ عمدۃ الحنابلۃ شیخ الاسلام ابن تیمیہ ۱/۳۳۱
• مطالعہ کریں شذرات الذهب ۶/۸۰ تا ۸۶ • البدر الطالع ۱/۶۳ تا ۷۲
الوٹ)
مندرجہ بالا حوالجات بغرض ترجمہ دیکھ لیں۔
تفصیل انشاء اللہ تعالیٰ میری تالیف الصارم المبکی علی من یعاون السبکی میں آجائے گی۔

بل كان هو صلى الله عليه وسلم لا يزيد في رمضان ولا في غيره على ثلاث عشرة ركعة لكن كان يطيل الركعات فلما جمعهم عمرؓ على ابى بن كعبؓ كان يصلى بهم عشرين ركعة ثم يوتر بثلاث وكان يخفف القراءة بقدر ما زاد من الركعات (ثم يقول) والافضل يختلف باختلاف المصلين فان كان فيهم احتمال لطول القيام فالقيام بعشر ركعات وثلاث بعدها كما كان النبى صلى الله عليه وسلم يصلى لنفسه فى رمضان وغيره وهو الافضل وان كان لا يحتملونه فالقيام بعشرين هو الافضل وهو الذى يعمل به اكثر المسلمين فانه وسط بين العشر والاربعين [1]

---

[1] مجموع فتاوٰی ۲۲/۲۷۲

بلکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور بغیر رمضان تیرہ ۱۳ رکعات سے زائد نہیں پڑھتے تھے لیکن رکعات لمبی پڑھا کرتے تھے اور جب عمرؓ نے اُبی بن کعبؓ پر جمع کیا تو وہ ان کو بیس تراویح پھر تین رکعات وتر پڑھاتے تھے۔ اور قراءت میں تخفیف کرتے تھے (پھر فرماتے ہیں) بہتر یہ ہے کہ اس کا دار و مدار نماز پڑھنے والوں پر ہے۔ اگر وہ لمبا کھڑا ہونا برداشت کر سکتے ہیں تو پھر دس رکعات اور تین اس کے بعد جیسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں اپنے لئے کیا کرتے تھے۔ اگر لمبا کھڑا ہونا برداشت نہیں کر سکتے تو بیس رکعات پڑھنا افضل بہتر ہے۔ اور یہ وہ طریقہ ہے جس پر اکثر مسلمانوں نے عمل کیا کیونکہ یہ دس اور چالیس کے درمیان میں ہے جیسا کہ مجموعہ فتاوٰی ۲۲/۲۷۲

وقال شيخ الاسلام ... وقيام الليل فى رمضان وغيره انما يكون بعد العشاء وقد جاء مصرحا به فى السنن انه لما صلى بهم قيام رمضان صلى بعد العشاء وكان النبى صلى الله عليه وسلم قيامه بالليل هو وتره يصلى بالليل فى رمضان وغير رمضان احدى عشرة ركعة اوثلاث عشرة ركعة لكن كان يصليهما (طوالاً) فلما كان ذلك يشق على الناس قام بهم ابي بن كعب فى زمن عمر بن الخطاب عشرين ركعة ويوتر بعدها ويخفف فيها القيام فكان تضعيف العدد عوضا عن طول القيام [1]

---

[1] مجموع فتاوٰه ۱۲۰/۲۳

اور شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ قیام اللیل رمضان اور غیر رمضان میں عشار کے بعد ہے اور یہ سنن میں آیا ہے کہ ان کو جب قیام رمضان فرماتے تو عشار کے بعد فرماتے ... اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ ۱۱ رکعات یا تیرہ ۱۳ رکعات پڑھتے تھے لیکن لمبی رکعات پڑھتے تھے اور جب لوگوں پر یہ بوجھ ہوگیا تو عمر بن الخطاب کے زمانہ میں ابی بن کعب نے بیس رکعات کا قیام شروع کیا اور اس کے بعد وتر کر لیتے اور ہلکا قیام کرتے تو شمار کا دوگنا لمبا کھڑا ہونے سے عوض ہوگیا ۔ جیسا کہ مجموع فتاوٰی ۱۲۰/۲۳ میں ہے

• وقال شيخ الاسلام ... عن ابي عبد الرحمٰن السلمي[1] ان عليا دعا القراء في رمضان فامر رجلا منهم يصلي بالناس عشرين ركعة وكان علي يوتر بهم[2]

[1] قال الامام ابن حبان ... ابو عبد الرحمٰن السلمي من قراء القرآن واهل الورع في السر والاعلان مات سنة اربع وسبعين مشاهير علماء الامصار ١٠٢ رقم ٧٥٢

• قال الحافظ العجلي - عبد الله بن حبيب ابي عبد الرحمٰن السلمي المقرئ تابعي ثقة تاريخ الثقات ٢٥٣ رقم ٧٩٣

[2] منهاج السنة النبوية ٤/٢٢٤ • طابع السنن الكبرى ٢/٤٩٦ و ٤٩٧ • المنتقى من منهاج الاعتدال ٥٤٢ للذهبي

• شیخ الاسلام فرماتے ہیں، ابو عبد الرحمٰن سلمی[1] سے روایت ہے کہ علیؓ نے رمضان میں قاریوں کو بلایا ان میں سے ایک آدمی کو امر فرمایا کہ ان کو بیس تراویح پڑھائیں اور علیؓ ان کو وتر پڑھاتے تھے جیسا کہ منہاج السنہ ۴/۲۲۴ اور سنن الکبریٰ ۲/۴۹۶ و ۴۹۷ • المنتقیٰ ۵۴۲ میں ہے۔

[1] امام ابن حبان فرماتے ہیں ابو عبد الرحمٰن السلمی قرآن کریم کے قاریوں میں سے تھے اور سر اور علانیہ میں پرہیزگار تھے اور ۷۴ھ میں اس کی وفات ہوئی ہے۔ مشاہیر علماء الامصار ۱۰۲ رقم ۷۵۲

قال الحافظ الذهبی ... ابوعبدالرحمن السلمی مقرئ الکوفۃ الامام العلم عبداللہ
ابن حبیب .... من اولاد الصحابۃ مولدہ فی حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم
وقد کان ثبتا فی القراءۃ والحدیث حدیثہ مخرج فی الکتب الستۃ
طالع سیر اعلام النبلاء ٤/٢٦٧ الی ٢٧٢ • تذکرۃ الحفاظ ١/٥٩
قال الامام ابن سعدؒ .... وکان ثقۃ کثیر الحدیث .... الطبقات الکبری ٦/١٧٢
الی ١٧٥
طالع تھذیب الکمال ٢٨/١٦٢ • العقد الثمین ٨/٦٦ • غایۃ النھایۃ ١/٤١٣
تھذیب التھذیب ٥/١٨٣، ١٨٤ • التقریب ١٧٠ • التاریخ الکبیر ٥/٧٢
حلیۃ الاولیاء ٤/١٩١ • تاریخ بغداد ٩/٤٣٠ • المعرفۃ والتاریخ ٢/٥٨٩ • الجرح و
التعدیل ٥/٣٧ • البدایۃ والنھایۃ ٩/٧ • خلاصۃ تذھیب الکمال ١٩٤
• المعارف لابن قتیبۃ

حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں ابو عبدالرحمٰن السلمی کوفہ کا قاری امام علم عبداللہ بن حبیب اولاد صحابہ
سے تھے اور اس کی پیدائش نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہوئی تھی اور قراءت
اور حدیث میں ثبت تھے اور اس کی حدیثیں کتب ستہ میں ہیں۔
مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ٤/٢٦٧ تا ٢٧٢ • تذکرۃ الحفاظ ١/٥٩
امام ابن سعدؒ فرماتے ہیں کہ یہ ثقہ کثیر الحدیث ہیں الطبقات الکبری ٦/١٧٢ تا ١٧٥
اور مندرجہ بالا کتابوں میں ترجمہ مطالعہ کریں۔

(۳) قال الامام شمس الدين بن مفلح المتوفى سنة ٧٦٣ھ وتسن التراويح في رمضان عشرون ركعة

ك قال الحافظ ابن كثيرؒ... وفي ثاني رجب توفي القاضي الامام العالم شمس الدين ابن مفلح المقدسي الحنبليؒ... وكان بارعاً فاضلاً متقناً في علوم كثيرة ولا سيما علم الفروع كان غاية في نقل مذهب الامام احمد وجمع مصنفات كثيرة منها كتاب المقنع نحو من ثلاثين مجلداً كما اخبرني بذلك عنه قاضي القضاة جمال الدين

.... ملخص البداية والنهاية ١٤/٢٩٤

• قال الحافظ ابن حجر العسقلانيؒ: محمد بن مفلح بن محمد الفقيه الحنبلي شمس الدينؒ ...... واشتغل في الفقه وبرع فيه الى الغاية وصنف الفروع في مجلدين اجاد فيه الى الغاية

---

(۳) امام شمس الدین بن مفلح متوفی ۷۶۳ھ فرماتے ہیں تراویح ماہ رمضان میں بیس رکعات سنت ہیں

لے حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں کہ دو رجب میں قاضی امام عالم شمس الدین بن مفلح مقدسی حنبلی کی وفات ہوگئی ہے اور یہ بلند اور فاضل بہت سے علوم میں متقن تھے خاص کر علم الفروع میں امام احمدؒ کے مذہب کے نقل کرنے میں انتہا کو پہنچے تھے اور بہت سی تصانیف جمع کیں ہیں۔ ان میں کتاب المقنع تیس جلدوں میں ہے جیسا کہ مجھے قاضی القضاۃ جمال الدین نے اس کے ساتھ خبر دی ہے۔ معاذ کریں

البدایۃ والنہایۃ ۱۴/۲۹۴

• حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں۔ محمد بن مفلح بن محمد فقیہ حنبلی شمس الدین تھے اور فقہ میں مشغول تھے اور نہایت کو اس میں پہنچے اور فروع دو جلدیں لکھے اور کھرا ہونے میں انتہا کو پہنچے

(ثم ذكر ما قال الحافظ ابن كثير ......)

الدرر الكامنة ٤/٢٦١، ٢٦٢

قال الإمام ابن العماد (سنة ثلاث وستين وسبعمائة) وفيها توفي[1] قاضي القضاة شمس الدين ابو عبدالله محمد بن مفلح بن محمد - الحنبلي الشيخ الإمام العلامة وحيد دهره وفريد عصره شيخ الاسلام واحد ائمة الاعلام ... وكان آية وغاية في نقل مذهب الإمام احمد رضي الله عنه

(پھر حافظ ابن کثیرؒ کی بات کو ذکر کیا ہے) الدرر الکامنة ۴/۲۶۱ و ۲۶۲

امام ابن العماد فرماتے ہیں (سنہ ۷۶۳ھ) میں قاضی القضاۃ شمس الدین ابو عبداللہ محمد بن مفلح ابن محمد حنبلی شیخ امام علامہ زمانہ میں یکتا شیخ الاسلام اور بڑے علماء میں ایک تھے کی وفات ہوگئی ۔۔ اور مذہب امام احمدؒ کے نقل میں نہایت کو پہنچے تھے

لا ست وثلاثون سنة

وقال عنه ابو البقاء السبكي ما رأت عيناي احداً افقه منه وكان ذا حظ من زهد وتعفف وصيانة وورع ودين متين. وذكره الذهبي في المعجم فقال شاب عالم له عمل ونظر في رجال السنن ناظر وسمع كتب وتقدم... طالع شذرات الذهب ۱۹۹/۶

- النجوم الزاهرة ۱۶/۱۱ • كشف الظنون ۴۲/۱ و ۱۲۵۶/۲
- ايضاح المكنون ۶۷۸/۲ • هدية العارفين ۱۶۲/۲
- اجاز في المعجم على الدارس ۴۳/۲ • و القلائد الجوهرية ۱۶۱/۱

ک كتاب الفروع ۵۴۶/۱ اور نہ ۳۶ رکعات جیکہ كتاب الفروع ۵۴۶/۱ میں ہے

اور اس سے ابو البقاء السبکی نے روایت کی ہے کہ اس سے زیادہ فقیہ میں نے نہیں دیکھا ہے اور یہ زاہد اور پرہیزگار اور دین متین والے تھے اور ذہبی نے معجم میں ذکر کیا ہے کہ جوان عالم تھے اور رجال سنن میں اس کی نظر تھی شذرات الذهب ۱۹۹/۶ مطالعہ کریں۔

نوٹ : مندرجہ بالا کتابیں مطالعہ کریں۔ دوبارہ اعادہ کی ضرورت نہیں

(٤) قال الامام ابو اسحاق ابن مفلح المتوفی ۸۸۴ھ[1] وهی عشرون رکعة فی قول اکثر العلماء وقد روی مالک عن یزید بن رومان کان الناس یقومون فی

[1] قال الامام السخاوی ... ابراهیم بن محمد بن عبد الله بن محمد بن مفلح ... وبرع فی الفقه واصوله وانتفع به الفضلاء وکتب علی المقنع شرحا ... وکان فقیها اصولیا طلقا فصیحا ذا ریاسة ووجاهة وشکالة فهذا بین رفقائه ومحاسنه کثیرة الضوء اللامع ۱/۱۵۲

قال الامام ابن العماد رسنة اربع وثمانین وثمانمائة م فیها توفی اقضی القضاة برهان الدین ابو اسحاق ابراهیم بن محمد بن عبد الله بن مفلح الحنبلی الشیخ الامام الحبر الهمام العلامة القدوة الحافظ المجتهد لاحة شیخ الاسلام سید العلماء والحکام

---

(٤) امام ابو اسحاق بن مفلح متوفی ۸۸۴ھ[1] فرماتے ہیں کہ اکثر علماء کے نزدیک یہ بیس رکعات ہیں اور امام مالک یزید بن رومان سے روایت کی ہے کہ لوگ (صحابہؓ) زمانہ عمرؓ میں ماہِ رمضان میں ۲۳ رکعات پڑھتے تھے جیسا کہ المبدع فی شرح المقنع ۲/۱۷ میں لکھا ہے۔

---

[1] امام سخاویؒ فرماتے ہیں کہ ابراہیم بن محمد بن عبد اللہ بن محمد مفلح ... فقہ اور اصول میں ماہر تھے اور اس سے فضلاء نے فائدہ حاصل کیا ہے اور مقنع کی شرح لکھی ہے۔ اور یہ فقیہ اصولی فصیح اور ریاست اور مرتبہ والے رفقاء میں تھے اور اس کے محاسن زیادہ ہیں الضوء اللامع ۱/۱۵۲

امام ابن العماد فرماتے ہیں کہ ۸۸۴ھ میں قاضی القضاۃ برہان الدین ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن عبد اللہ بن مفلح حنبلی شیخ امام حبر علامہ قدوۃ حافظ مجتہد شیخ الاسلام سید العلماء اور سید الحکام،

زمن عمر رضی الله عنه فی رمضان بثلاث وعشرين ركعة. [1]

---

[1] ذو الدين المتين والورع ... المتقين شيخ العصر... طالع التفصيل فی شذرات الذهب ٧/ ٢٣٨ و ٢٢٩

- ايضاح المكنون ١/ ٣ و ٢/ ٥٤٩
- احال فی المعجم على الدارس ٢/ ٥٩ • معجم المصنفين ٤/ ٢٧٣

---

[1] المبدع فی شرح المقنع ٢/ ١٧

صاحبِ دینِ متین اور پرہیزگار، شیخ العصر کی وفات ہوگئی ہے۔ مطالعہ کریں شذرات الذہب ٧/ ٢٣٨

- ایضاح المکنون ١/ ٣ و ٢/ ٥٤٩
- معجم المؤلفین على الدارس ٢/ ٥٩ اور معجم المصنفین ٤/ ٢٧٣ پر حوالہ دیا ہے۔

٭ قال شیخ الاسلام علاء الدین علی بن سلیمان المرداوی الحنبلی المتوفی ۸۸۵ھ
قوله ... ثم التراویح یعنی انها سنة وهذا المذهب وعلیه الاصحاب، وقطع به اکثرهم

٭ قال الامام السخاویؒ - علی بن سلیمان بن احمد الدمشقی الحنبلی - وکان
فقیها حافظا لفروع المذهب شارکا فی الاصول بارعا فی الکتابة بالنسبة الی غیرها
متقدما فی المناظرة والمباحثة ووفور الذکاء ....
طالع الضوء اللامع ۵ / ۲۲۵ الی ۲۲۸

٭ قال الامام ابن العماد (سنة خمس وثمانین وثمانمائة) وفیها (توفی)
علاء الدین ابو الحسن علی بن سلیمان الشیخ الامام العلامة المحقق،

٭ شیخ الاسلام علاء الدین علی بن سلیمان المرداوی الحنبلی المتوفی فرماتے ہیں .... یہ قول اس کا کہ تراویح یہ سنت ہیں اور اس پر اصحاب الحنابلہ ہیں اور اکثر نے اس پر یقین کیا ہے ۔ اور بعض واجب کہتے ہیں ... یہ قول کہ بیس رکعات ہیں اسی پہ اکثر اصحاب حنابلہ ہیں جیسا کہ الانصاف ۲ / ۱۸۰ میں ہے

٭ امام سخاویؒ فرماتے ہیں - علی بن سلیمان بن احمد الدمشقی الحنبلی یہ فقیہ فروع مذہب کے حافظ تھے اور اوروں کی نسبت یہ کتابت میں بلند تھے ۔ مطالعہ کریں الضوء اللامع ۵/۲۲۵ تا ۲۲۸
٭ امام ابن العمادؒ فرماتے ہیں کہ ۸۸۵ھ میں علاء الدین ابو الحسن علی بن سلیمان شیخ امام علامہ محقق زمانہ کا

.. وقيل يرجو بهاتونه وهي عشدون دكعة هكذا قال اكثر الاصحاب ١ه

اعجوبة الدهر شيخ المذهب وامامه ومصححه ومنقحه بل شيخ الاسلام على الاطلاق ومحرر العلوم بالاتفاق ... وانتهت اليه رياسة المذهب وصار قوله حجة في المذهب يعول عليه في الفتوى والاحكام في جميع مملكة الاسلام

طالع شذرات الذهب ۷/۳۴۰ و ۳۴۱

البدر الطالع ۱/۴۶۶ ٭ كشف الظنون ۱/۲۵۷ ٭ ايضاح المكنون ۱/۱۳۴، ۲۳۱، ۲/۴۵۰ و ۵۹۴ ٭ هدية العارفين ۱/۷۳۶

ﮯ الانصاف في معرفة الراجح من الخلاف ۲/۱۸۰

اعجوبہ، شیخ المذہب اور امام اور مصحح بلکہ یہ شیخ الاسلام علی الاطلاق اور محرر العلوم بالاتفاق تھے، کی وفات ہوگئی ہے اور اس پہ ریاست مذہب کی انتہا رہے اور اس کا قول مذہب میں حجت ہے اور فتوی اور احکام میں اس پر اعتماد ہے ممالک اسلامیہ میں،

مطالعہ کریں شذرات الذہب ۷/۳۴۰، ۳۴۱۔

(نوٹ) مندرجہ بالا کتابیں مطالعہ کریں۔ دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

(۲) قال الفقیه ابو بکر مرعی بن یوسف المتوفی ۱۰۳۳ھ[1] وھی عشرون رکعۃ[2]

---

[1] قال الامام المحبیؒ - مرعی بن یوسف بن ابی بکر - احد اکابر علماء الحنابلۃ بمصر کان اماما محدثا فقیھا ذا اطلاع واسع علی نقول الفقہ ودقائق الحدیث ومعرفۃ تامۃ بالعلوم المتداولۃ - طالع خلاصۃ الاثر ۴/۳۵۸ الی ۳۶۱

• وقال الزرکلی - مرعی بن یوسف - الحنبلی مؤرخ ادیب من کبار الفقہاء الاعلام ۸/۸۸

[2] غایۃ المنتھی مع مطالب اولی النھی ۱/۶۵۳

---

(۲) فقیہ ابوبکر مرعی بن یوسف متوفی ۱۰۳۳ھ فرماتے ہیں کہ یہ تراویح بیس رکعات ہیں جیسا کہ غایۃ المنتھی مع مطالب اولی النھی ۱/۶۵۳ میں ہے

[1] امام محبی فرماتے ہیں کہ مرعی بن یوسف بن ابی بکر مصر میں اکابر علماء حنابلہ سے تھے اور یہ امام اور محدث فقہ اور دقائق الحدیث میں وسیع اطلاع رکھتے تھے اور علوم متداولہ میں معرفت تامہ رکھتے تھے۔ مطالعہ کریں خلاصۃ الاثر ۴/۳۵۸ تا ۳۶۱ د

• زرکلی فرماتے ہیں کہ مرعی بن یوسف حنبلی مؤرخ ادیب اکابر فقہاء سے تھے جیسا کہ اعلام ۸/۸۸ میں ہے۔

٧) قال الامام منصور بن يونس المتوفى سنہ ١٠٥١ھ والتراويح وهي عشرون ركعة برمضان في جماعة لحديث ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي في شهر رمضان عشرين ركعة رواه ابوبكر بن عبد العزيز في الشافي باسناده ثم ذكر حديث يزيد بن رومان) ٢ـ

١ـ قال الامام المحبي منصور بن يونس بن صلاح الدين الحنبلي شيخ الحنابلة بمصر و خاتمة علمائهم... كان عالماً عاملاً ورعا متبحرا في العلوم الدينية صارفا اوقاته في تحرير المسائل الفقهية..

طالع التفصيل في خلاصة الاثر ٤/٤٢٦ • الاعلام ٨/٢٤٩ للزركلي

- هدية العارفين ٢/٤٧٦ • ايضاح المكنون ١/٦٠٧ ٢/١٢٢، ١٢٣، ٢٥٣
- احال في المعجم على فهرست الخديوية ٣/٢٩٤ • الكشاف ٩٢، ٩٤ /
- فهرس الازهرية ٢/٦٣٩، ٦٤٠/٢، ٦٤٢، ٦٤٤، ٦٥١

) امام منصور بن یونس متوفی ۱۰۵۱ھ فرماتے ہیں کہ رمضان میں تراویح بیس رکعات جماعت کے ساتھ ہیں اس لیے کہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ماہِ رمضان میں بیس رکعات تراویح پڑھتے تھے

٢ـ شرح منتهى الارادات ١/٢٣١

ابوبکر بن عبدالعزیز نے یہ حدیث شافی میں ذکر کی ہے (پھر اسی حدیث یزید بن رومان کا ذکر کیا ہے) جیسا کہ شرح منتہی الارادات ۱/۲۳۱ میں ہے

۱ـ امام محبی فرماتے ہیں کہ منصور بن یونس شیخ الحنابلہ اور مصر کے علماء کا خاتمہ تھے اور یہ عالم عامل پرہیزگار اور علوم دینیہ میں بحر اور سمندر تھے اور اپنا وقت مسائل فقہیہ میں صرف کرتے تھے۔

مطالعہ کریں خلاصۃ الاثر ۴/۴۲۶

(فوٹ) مندرجہ بالا کتابیں مطالعہ کریں۔ اعادہ کی ضرورت نہیں ۔

قال الشارح مصطفیٰ بن سعد المتوفی ۱۲۴۳ھ ما روی مالک عن یزید بن رومان کان الناس یقومون فی زمان عمر بن الخطابؓ فی رمضان بثلاث وعشرین رکعۃ وروی ابوبکر بن عبد العزیز فی کتابہ الشافی عن ابن عباسؓ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی فی شہر رمضان عشرین رکعۃ

قال الزرکلی۔ مصطفیٰ بن سعد بن عبدہ السیوطی شہرۃ۔ کان مفتی الحنابلۃ بدمشق .. وتفقہ واشتہر وولی فتوی الحنابلۃ سنۃ ۱۲۱۲ وتوفی بدمشق۔
الاعلام ۸/۱۳۵

مطالب اولی النھی فی شرح غایۃ المنتھی ۱/۵۶۳، اعلم انہ قد ذکر بعض الحنابلۃ ھذہ الروایۃ (ای روایۃ ابن عباسؓ باسناد آخر کما قالوا رواہ ابوبکر بن عبد العزیز فی کتابہ الشافی۔
فالروایۃ المذکورۃ فی البیہقی وان کانت ضعیفۃ لکنہا مؤیدۃ بعمل الخلفاء الراشدین والصحابۃؓ والتابعین وکذلک مؤیدۃ بھذہ الروایۃ فیصح منہا الاحتجاج فتدبر

شارح مصطفیٰ بن سعد متوفی ۱۲۴۳ھ فرماتے ہیں کہ مالک نے یزید بن رومان سے روایت کی ہے کہ لوگ (صحابہؓ) عمرؓ کے زمانہ میں ۲۳ رکعات (مع وتر) پڑھتے تھے اور ابوبکر بن عبد العزیز نے اپنی کتاب الشافی میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ذکر کی ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم ماہ رمضان میں بیس تراویح پڑھتے تھے
اور زرکلی فرماتے ہیں کہ مصطفیٰ بن سعد بن عبدہ جو سیوطی سے مشہور تھے دمشق میں حنابلہ کے مفتی تھے اور فقاہت حاصل کی اور مشہور رہو گئے اور ۱۲۱۲ھ میں فتوی کا کام شروع کیا اور دمشق میں وفات پائی۔ مطالعہ کریں الاعلام ۸/۱۳۵
بعض حنابلہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ذکر کی ہے دوسری اسناد کے ساتھ جیسا کہ ابوبکر بن عبد العزیز نے کتاب شافی میں ذکر کیا ہے۔
اور بیہقی کی روایت اگرچہ کمزور ہے لیکن خلفاء راشدین اور صحابہؓ اور تابعینؒ کے عمل کے ساتھ مؤید ہے اسی طرح اس روایت کے ساتھ مؤید ہے تو اس سے احتجاج صحیح ہے۔

۹) قال شیخ الاسلام محمد بن عبد الوهاب المتوفی سنہ ۱۲۰٦ ھ[۱] صلوٰة التراویح سنة مؤکدة سنها رسول الله صلی الله علیه وسلم الی عمرؓ لانه جمع الناس علی ابی بن کعب والمختار عند احمد عشرون رکعة وبه قال الشافعیؒ (ثم قال) ان عمر جمع الناس علی اُبی کان یصلی بهم عشرین رکعة[۲]

---

[۱] قال العلامة الزرکلی - محمد بن عبد الوهاب بن سلیمان ... داعیا الی التوحید الخالص ونبذ البدع وتحطیم ما علق بالاسلام من اوهام۔

طالع الاعلام ۷/ ۱۳۷ و ۱۳۸

- طالع هدیة العارفین ۲/ ۳۵ • ایضاح المکنون ۱/ ۳۰۷ و ۲/ ۲۷۳ و ۳٤۲
- مختصر طبقات الحنابلة ۱۳۷ الی ۱٤۰ • احال فی المعجم علی المسک الاذفر ۱۱۱ الی ۱۲۱
- المنجد دون فی الاسلام ٤۳۷، ٤٤۱ • تاریخ آداب اللغة العربیة ۳/ ۲۳۰
- معجم المطبوعات ۱٦۹ • الکتاف ۲۲۲/ ۲٦۰، ۲٦۱

---

[۲] مؤلفات شیخ الاسلام محمد بن عبد الوهاب ۱۵۷

- شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب متوفی سنہ ۱۲۰٦ھ فرماتے ہیں کہ صلوٰۃ تراویح سُنت مؤکدہ ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیں ہیں۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے ابی بن کعبؓ پر صحابہ کرامؓ کو جمع کیا۔ اور امام احمدؒ کے نزدیک مختار بیس رکعات تراویح ہیں اور امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے (پھر فرماتے ہیں) کہ عمرؓ نے لوگوں کو اُبیؓ پر جمع کیا اور وہ ان (صحابہؓ) کو بیس تراویح پڑھاتے تھے جیسا کہ مؤلفات شیخ الاسلام ۱۵۷ میں ہے۔
- علامہ زرکلی فرماتے ہیں، محمد بن عبد الوہاب بن سلیمان توحید خالص کا داعی تھا اور بدعات کو پھینکنے والے اور اسلام کے ساتھ جو اوہام معلق تھے ان کو ختم کرنے والے تھے۔

مطالعہ کریں الاعلام ۷/ ۱۳۷ و ۱۳۸

دیگر ملاحظہ مندرجہ بالا کتابیں مطالعہ کریں۔ دوبارہ اعادہ کی ضرورت نہیں۔

قال الامام سليمان بن الامام عبد الله بن شيخ الاسلام محمد بن عبد الوهاب المتوفى ۱۲۳۳ھ وهى عشرون ركعة اى فى قول اكثر العلماء روى مالك عن يزيد بن رومان كان الناس يقومون فى زمن عمر بن الخطاب بثلاث وعشرين ركعة

قال العلامة الزركلى - سليمان بن عبد الله بن محمد بن عبد الوهاب فقيه من اهل نجد من حفدة الشيخ محمد بن عبد الوهاب كان بارعا فى التفسير والحديث والفقه و مشى به بعض المنافقين الى ابراهيم باشا بن محمد بن على بعد دخوله الدرعية واستيلاء عليها فاحضره ابراهيم واظهر بين يديه الات اللهو والمنكر اغاظة له ثم اخرجه الى المقبرة وامر العساكر ان يطلقوا عليه الرصاص جميعا فمزقوا جسمه - له تيسير العزيز فى شرح كتاب التوحيد والاصل من تاليف جده ولم يتمه - طالع الاعلام ۱۹۲/۳

طالع هدية العارفين ۱/۴۰۸ - ايضاح المكنون ۱/۳۳۸ ، ۴۲۳

ہامش المقنع ۱/۱۸۷

امام سلیمان بن امام عبداللہ بن شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب متوفی ۱۲۳۳ھ فرماتے ہیں کہ تراویح اکثر علماء کے نزدیک بیس رکعات ہیں، امام مالکؒ نے یزید بن رومانؒ سے روایت کی ہے کہ صحابہ کرام، ماہِ رمضان میں ۲۳ رکعات (تراویح) پڑھتے تھے جیسا کہ ہامش المقنع ۱/۱۸۷ میں ہے

علامہ زرکلیؒ فرماتے ہیں سلیمان بن عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب نجد سے ہیں اور شیخ محمد بن عبدالوہاب کے نواسے تھے اور تفسیر وحدیث اور فقہ میں بلند پایہ رکھتے تھے اور منافقین کے بغض کی وجہ سے ابراہیم بن محمد ابن علی باشا کو شیطانی اور چغلی کی ہے جبکہ یہ درعیہ میں داخل ہوگیا اور ابراہیم بادشاہ نے اس کو حاضر کیا اور اس کے سامنے اس پر غصہ کرتے ہوئے آلات لہو اور منکرات ظاہر کئے پھر مقبرہ کر نکال دیا۔ اور فوج کو حکم دیا کہ تمام آپ کو گولیوں کے ساتھ ماریں تو آپ کے جسم کو ٹکڑے ٹکڑے کیا اور اس کی شرح کتاب التوحید میں تیسیر العزیز ہے اور یہ اصل میں اس کے دادا کی تصنیف ہے اور اسے مکمل نہ کر سکے۔ مطالعہ کریں الاعلام ۳/۱۹۲ ، ہدیۃ العارفین ۱/۴۰۸ ، ایضاح المکنون ۱/۳۳۸ و ۴۲۳

الفصل الثالث

في بيان التراويح بانها عشرون ركعة عند المالكية رحمهم الله تعالى

(١) قال شيخ الاسلام الحافظ ابن عبد البر النمري(٢) المتوفى ٤٦٣ھ وقيام رمضان سنة

---

(١) قال الامام السمعاني ... النمري بفتح النون والميم وفي آخرها الراء هذه النسبة الى النمر بن قاسط.

طالع الانساب ١٣/١٧٩ و اللباب ٣/٣٢٦

(٢) قال الحافظ الذهبي ... ابن عبد البر الامام العلامة حافظ المغرب شيخ الاسلام ابو عمر يوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد البر المالكي صاحب التصانيف الفائقة قال الحميدي. ابو عمر فقيه مكثر عالم بالقراءات وبالخلاف وبعلوم الحديث والرجال قديم السماع يميل في الفقه الى اقوال الشافعي.

طالع التفصيل في سير اعلام النبلاء ١٨/١٥٣ الى ١٦٣ • تذكرة الحفاظ ٣/١١٢٨ الى ١١٣٢

• المشتبه ١/١١٢ • دول الاسلام ١/٢٧٢ • جمهرة انساب العرب ٣٠٢

• جذوة المقتبس ٣٣٩ • ترتيب المدارك ٤/٨٠٨ • وفيات الاعيان ٧/٦٦

فصل سوم تراویح کے بیان میں ہے کہ مالکیہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک بیس رکعات ہیں۔

• شیخ الاسلام حافظ ابن عبد البر النمری(٢) المتوفی ۴۶۳ھ فرماتے ہیں کہ قیام رمضان سنت ہے۔

• امام سمعانی فرماتے ہیں۔ النمر نون اور میم کے فتح کے ساتھ ہے اور آخر میں راء ہے اور یہ نسبت نمر بن قاسط کی طرف ہے ... مطالعہ کریں الانساب ١٣/١٧٩ • اللباب ٣/٣٢٦

• حافظ ذہبی فرماتے ہیں۔ ابن عبد البر امام حافظ مغرب علامہ شیخ الاسلام ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد بن عبد البر المالکی بلند کتابوں کا مصنف تھے۔ حمیدی فرماتے ہیں۔ ابو عمر فقیہ اور قراءات اور علوم الحدیث اور رجال کا عالم تھے۔ فقہ میں امام شافعی کے اقوال کی طرف مائل تھے۔

تفصیل مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ١٨/١٥٣ تا ١٦٣

ریان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد ابتداھا ثم ترکھا خشیۃ ان تفترض
علی أمتہ وسنھا عمر رضی اللہ عنہ بحضر من الصحابۃ رضی اللہ عنہم فلم ینکر
علیہ احد واجمعوا علی العمل بھا لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام علیکم بسنتی و

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تراویح کی ابتدا کی ہے پھر اس کو اس لئے چھوڑ دیا کہ ایسا نہ ہو کہ امت پر
فرض ہو جائے پھر اس سنت کو عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ رض کی موجودگی میں جاری کیا اور کسی نے اس سے انکار
نہ کیا اور سب نے اس پر عمل کرنے پر اجماع کیا اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم پر لازم ہے میری سنت اور

Scanned by PDFer

سُنّة الخلفاء الراشدين المهديين وقال اقتدوا بالذين من بعدی ابی بکر وعمر فلهذا قلنا ان قیام رمضان سنة واقل قیام شهر رمضان اثنا عشر رکعة مثنٰی مثنٰی ثم الوتر وهی کانت صلوٰة رسول الله صلی الله علیه وسلم فی رمضان وغیره واستحب جماعة من العلماء والسلف الصالح عشرین رکعة والوتر واستحب منهم اخرون ست وثلاثین والوتر ۱ھ

• المختصر فی اخبار البشر ۲/۸۷ او ۱۸۸ • البدایة والنهایة ۱۲/۱۰۴
• تتمة المختصر ۱/۵٦٤ • تاج العروس ۲/۵۸٦ • الدیباج المذهب دیباج ۲/۳٦۷ • شذرات الذهب ۳/۳۱٤ • کشف الظنون ۱/۱۲، ۱٤۲، ۷۸، ۸۱، ۱٤۲، ۷۵۰ و ۲/۱۲٤۵، ۱۳۷۹، ۱۳۲۸، ۱٤٤۰، ۱٤٦۰ • فهرس الفهارس ۲/۸٤۲ للکتانی • هدیة العارفین ۲/۵۵۰
• الرسالة المستطرفه ۱۵ • ایضاح المکنون ۲/۲٦٦

ھ الکافی فی فقه اهل المدینة ۱/۲۵٦

خلفار راشدین جو هدایت یافتہ ہیں کی سُنت کی اتباع کرنا اور فرمایا ہے کہ میرے بعد ابوبکرؓ اور عمرؓ کی اقتداء کرو اور اسی وجہ سے ہم کہتے ہیں کہ قیام رمضان سُنت ہے اور کم مقدار ۱۲ رکعات دو دو رکعات پڑھنا پھر وتر پڑھنا اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز رمضان اور غیر رمضان میں تھی اور علماء اور سلف صالحین نے بیس تراویح کو جماعت سے مستحب سمجھا ہے اور تین رکعات وتر۔۔۔ اور دیگر لوگوں نے ۳٦ رکعات تراویح اور وتر کو مستحب سمجھا ہے جیسا کہ الکافی ۱/۲۵٦ میں ہے۔

(نوٹ:) مندرجہ بالا کتابیں مطالعہ کریں۔ دوبارہ اعادہ کی ضرورت نہیں۔

(٨) قال الامام سلیمان المالکی الباجی رحمہ اللہ المتوفی ٤٧٤ھ ویحتمل امرہم عمر باحدی عشرۃ رکعۃ وامدہم مع ذلک

---

١ قال الامام السمعانی الباجی بالباء المفتوحۃ المنقوطۃ بنقطۃ من تحتہا الجیم المکسورۃ بعد الالف ھذہ النسبۃ الی ثلاثۃ مواضع (الانساب ٢/١٣، ١٤)

٢ قال الحافظ ابن ماکولا - ذو الوزارتین القاضی الامام ابو الولید سلیمان بن خلف الباجی من باجۃ الاندلس متکلم فقیہ ادیب شاعر رحل الی المشرق. الاکمال ١/٤٦٨

٣ قال الامام ابو الحسن علی بن بسام - فصل فی ذکر الفقیہ القاضی ابی الولید الباجی من باجۃ الاندلس بلغنی عن الفقیہ ابی محمد بن حزم انہ کان یقول لم یکن لاصحاب المذہب المالکی بعد عبد الوہاب مثل ابی الولید الباجی. طالع الذخیرۃ فی محاسن اہل الجزیرۃ ٣/٩٤ الی ٩٧

٤ قال الحافظ الذہبی - ابو الولید الباجی الامام العلامۃ الحافظ ذو الفنون القاضی ابو الولید سلیمان بن خلف الاندلسی القرطبی الباجی طالع سیر اعلام النبلاء ١٨/٥٣٥ الی ٥٤٥

٥ طالع معجم الادباء ١١/٢٤٦ الی ٢٥١ ٠ اللباب ١/١٠٣ ٠ وفیات الاعیان ٢/٤٠٨ و ٤٠٩

٦ دول الاسلام ٢/٦ ٠ تذکرۃ الحفاظ ٣/١١٧٨ ٠ تتمۃ المختصر ١/٥٧٢، ٥٧٣

---

(٨) امام سلیمان مالکی باجی متوفی ٤٧٤ھ فرماتے ہیں کہ احتمال ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو گیارہ رکعات پر امر کیا ہو

---

١ امام سمعانی فرماتے ہیں کہ باجی فتح بار پھر الف بعد میں جیم مکسورہ یہ نسبت تین جگہوں کی طرف ہے. الانساب ٢/١٣، ١٤

٢ حافظ ابن ماکولا فرماتے ہیں ذو الوزارتین قاضی ابو الولید سلیمان بن خلف باجی اندلس کے باجہ سے ہیں اور یہ متکلم فقیہ ادیب شاعر تھے مشرق کو سفر (برائے علم) کیا ... الاکمال ١/٤٦٨

٣ امام ابو الحسن علی ابن بسام فرماتے ہیں یہ فصل ہے فقیہ قاضی ابو الولید باجی جو اندلس کے باجہ میں سے ہیں. مجھے فقیہ ابو محمد بن حزم سے خبر پہنچی ہے کہ عبد الوہاب کے بعد مالکی مذہب والوں کے لیے ابو الولید باجی جیسا کوئی شخص نہیں تھا - مطالعہ کریں الذخیرہ ٣/٩٤ تا ٩٧

٤ حافظ ذہبی فرماتے ہیں ابو الولید الباجی الامام العلامہ الحافظ ذو الفنون القاضی ابو الولید سلیمان بن خلف الاندلسی القرطبی الباجی تھے. مطالعہ کریں سیر اعلام النبلاء ١٨/٥٣٥ تا ٥٤٥

بطول القراءة يقرأ القاری بالمئین فی الرکعة لان التطویل فی القراءة افضل الصلوٰة[1] فلما ضعف الناس عن ذلک امرهم بثلاث وعشرین رکعة علی وجہ التخفیف عنہم من طول القیام[2]

- فوات الوفیات ۲/۶۴ و ۶۵ • البدایة والنهایة ۱۲/۱۲۲ و ۱۲۳ • الدیباج المذهب ۱/۲۷۷
- النجوم الزاهرة ۵/۱۱۹ • نفح الطیب ۲/۶۲ • تهذیب ابن عساکر ۶/۲۵۰ الی ۲۵۲
- شذرات الذهب ۳/۲۴۴ • کشف الظنون ۱/۱۹، ۲۰، ۴۱۹
- هدیة العارفین ۱/۳۹۷ • الرسالة المستطرفة ۲۰۷ • ایضاح المکنون ۲/۸، ۷۴
- فهرس الفهارس ۱/۲۱۲

---

[1] ذهب قوم الی ان کثرة الرکوع والسجود افضل فی صلوٰة التطوع من طول القیام والقراءة وعند اخرین طول القیام فی ذلک افضل طالع شرح معانی الآثار ۱/۲۷۶

[2] المنتقی شرح الموطا ۱/۲۰۸

اور ان کو امر کیا طول قراءت سے اور قاری کئی سو آیات پڑھا کرتے تھے کیونکہ قراءت میں تطویل افضل الصلوٰۃ ہے[1] اور جب اس سے لوگ ضعیف ہوگئے تو ان کو ۲۳ رکعات کا امر فرمایا اور طول قیام کے بدلہ میں یہ تخفیف کی۔ جیساکہ المنتقی ۱/۲۰۸ میں ہے۔

---

[1] بعض لوگ کہتے ہیں کہ رکوع اور سجدہ زیادہ کرنا نفل نماز میں بہتر ہے قراءت اور قیام کے لمبا کرنے سے اور بعض کے نزدیک زیادہ کھڑا ہونا بہتر ہے۔ مطالعہ کریں۔
شرح معانی الآثار ۱/۲۷۶

(۴) قال الامام خلیل بن اسحاق بن موسی المالکی المتوفی ۷۶۲ھ تراویح ثلاث وعشرون
ثم جعلت ستا وثلاثین ۵

---

(۴) قال الحافظ ابن حجر العسقلانی ؒ. خلیل بن اسحاق بن موسی المالکی وکان
یسمی محمدا ویلقب ضیاء الدین سمع من ابن عبد الهادی ... وکان صینا
عفیفا نزھا شرح مختصر ابن الحاجب فی ستة مجلدات. طالع الدرر الکامنة
۸۶/۲ • النجوم الزاهرة ۹۲/۱۱
کشف الظنون ۱۶۲۸/۲ ، ۱۸۳۱ ، ۱۸۴۳ ، ۱۸۵۵ •
اعال فی المعجم علی البستان ۹۶ ، ۱۰۰ • حسن المحاضرة ۲۶۲/۱
الدیباج ۱۱۶، ۱۱۶ : نیل الابتهاج ۱۱۲ ، ۱۱۵

---

۵ مختصر ابی الضیاء مع الشرح الکبیر ۳۱۵/۱

---

(۴) امام خلیل بن اسحاق بن موسیٰ مالکی متوفی ۷۶۲ھ فرماتے ہیں۔ تراویح ۲۳ رکعات ہیں (مع وتر)
پھر ۳۶ (برائے تخفیف) بنائی گئیں ہیں جیساکہ مختصر ابی الضیاء مع الشرح الکبیر ۳۱۵/۱ میں ہے
• حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں۔ خلیل بن اسحاق بن موسیٰ المالکی اور نام اس کا محمد تھا اور لقب اس
کا ضیاء الدین اور عفیف اور پرہیزگار تھے۔
اور مختصر ابن حاجب کی شرح چھ جلدوں میں لکھی ہے۔ مطالعہ کریں الدرر الکامنہ ۸۶/۲
(نوٹ) مندرجہ بالا کتابیں مطالعہ کریں۔ دوبارہ اعادہ کی ضرورت نہیں۔

(٤) قال العلامة ابو البركات الدردير المتوفی ۱۲۰۱ھ [1] فی شرحہ علی مختصر ابی الضیاء ۔ تراویح وھی ثلاث وعشرون رکعۃ بالشفع والوتر کما کان علیہ العمل ثم جعلت فی زمن عمر بن عبد العزیز ستا وثلاثین بغیر الشفع والوتر لکن الذی قد جری علیہ العمل سلفا وخلفا الاول [2]

---

[1] قال العلامۃ اسماعیل باشا البغدادی ... الدردیر احمد بن محمد بن احمد بن ابی حامد الفقیہ المالکی الشہیر بالدردیر ولد سنۃ ۱۱۲۷ وتوفی ۱۲۰۱ھ له من التصانیف اقرب المسالک الی مذہب مالک فی شرح مختصر الشیخ خلیل طالع ھدیۃ العارفین ۱/۱۸۱ • ایضاح المکنون ۱/۱۱۲، ۲۳۸، ۲۲۹، ۲۲۵، ۲/۶۰۵

---

[2] الشرح الکبیر علی مختصر الامام ابی الضیاء ۱/۳۱۵

• علامہ ابوالبرکات الدردیر المتوفی ۱۲۰۱ھ [1] مختصر ابی الضیاء کی شرح میں فرماتے ہیں ۔ تراویح ۲۳ رکعات ہیں شفع اور وتر کے ساتھ جیسا کہ آج کل اس پر عمل ہے پھر زمانہ عمر بن عبد العزیز میں ۳۶ رکعات بغیر شفع اور وتر بنائے گئے ہیں لیکن سلف اور خلف میں عمل اول (۲۳ رکعات) پر جاری ہے جیسا کہ الشرح الکبیر ۱/۳۱۵ میں ہے ۔

---

[1] علامہ اسماعیل باشا بغدادی فرماتے ہیں ۔ الدردیر احمد بن محمد الفقیہ الدردیر کے ساتھ مشہور ہے ۱۱۲۷ھ میں پیدائش اور ۱۲۰۱ھ میں وفات پا گئے ہیں ، اس کی تصانیف سے اقرب المسالک الی مذہب مالک شرح مختصر الشیخ خلیل میں ہے ، مطالعہ کریں ۔ ھدیۃ العارفین ۱/۱۸۱

• ایضاح المکنون ۱/۱۱۲ ، ۲۳۸ ، ۲۲۹ ، ۲۲۵ ، ۲/۶۰۵

قال العلامة عبدالحی الکتانی: الدردیر هو الشهاب احمد بن محمد الدردیر المالکی شیخ الطریقة الخلوتیة واحد المنسوب لهم التجدید علی رأس المائة الثانیة عشرة من المالکیة وصفه بذلك الشهاب المرجانی فی وفیات الاسلاف. طالع فهرس الفهارس ۱/۳۹۳
احال فی المعجم ۲/۳۶۲ علی عجائب الآثار ۲/۱۴۷ • الیواقیت الثمینة ۱/۵۶ • جامع الکرامات ۱۵۵
معجم المطبوعات ۸۶۹، ۸۷۱ • الکشاف ۹۲ • کنز الجوهر ۱۲۰
فهرست الخدیویه ۲/۰۵، ۳۳۰، ۳۳۹ • ۳/۷۴، ۲۰۳ • ۳/۱۵۴، ۱۶۹، ۱۷۲ • فهرست التیموریة ۳/۹۸ • فهرست دار الکتب المصریة ۱/۲۵، ۵/۱۵۶

علامہ عبدالحی الکتانی فرماتے ہیں الدردیر، یہ احمد بن محمد الدردیر المالکی ہے یہ خلوتیہ طریقہ کا شیخ ہے اور بارہ صدی کے ابتدا میں اس کو تجدید منسوب کی گئی ہے کہ یہ اس صدی کا مجدد تھا اور اس بر اس کو الشہاب المرجانی نے وفیات الاسلاف میں موصوف کیا ہے۔

مطالعہ کریں فہرس الفہارس ۱/۳۹۳

اور

مندرجہ بالا کتابیں مطالعہ کریں۔

(۵) قال العلامة محمد بن احمد الدسوقی[1] المتوفی ۱۲۳۰ھ علی قول ابی البرکات کما کان علیه العمل - ای عمل الصحابة رضی الله عنهم [2]

---

[1] قال العلامة اسماعیل باشا ... الدسوقی - محمد بن احمد عرفة المصری المالکی الشہیر بالدسوقی المتوفی ۱۲۳۰ھ ...

طالع هدیة العارفین ۲/۳۵۸ • ایضاح المکنون ۱/۳۱۹ • الاعلام ۶/۲۴۱

• احال فی المعجم ۸/۲۹۲ علی فہرست الخدیویه ۲/۱۷، ۵۰، ۳/۱۶۱، ۴/۱

• تاریخ اداب اللغة العربیة ۴/۲۵۶ • معجم المطبوعات ۲/۸۷۵ و ۸۷۶

• فہرس النحو ۱۳۱ • فہرس المنطق ۴ • فہرس مذهب مالک ۸ • تاریخ اداب اللغة ۱/۲۷ • عجائب الاثار ۴/۱۳۳

---

[2] حاشیة الدسوقی ۱/۳۱۵ مع الشرح الکبیر

• علامہ محمد بن احمد الدسوقی المتوفی ۱۲۳۰ھ[1] قول ابی البرکات پر فرماتے ہیں ... کما کان علیه العمل یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم کا عمل - حاشیہ الدسوقی ۱/۳۱۵ مع الشرح الکبیر

یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم کا عمل تراویح اور وتر کے ساتھ ۲۳ رکعات کا پڑھنا تھا۔

[1] علامہ اسماعیل باشا فرماتے ہیں الدسوقی - محمد بن احمد بن عرفۃ المصری المالکی جو الدسوقی سے مشہور تھے - اور ۱۲۳۰ھ میں وفات پا گئے ہیں -

مطالعہ کریں هدیة العارفین ۲/۳۵۷، ایضاح المکنون ۱/۳۱۹ • الاعلام ۶/۲۴۱

اور مندرجہ بالا حوالجات مطالعہ کریں۔

(۶) قال الشيخ صالح عبد السميع الازهري فی شرحه على حاشية الامام ابن ابی زيد القيروانی ۔ وكان السلف الصالح وهم الصحابة رضی الله عنهم يقومون فيه ای فی زمن عمر بن الخطاب رضی الله عنه فی المساجد بعشرين ركعة وهو اختيار جماعة منهم ابوحنيفة والشافعی واحمد و العمل الآن عليه لٰه

(۷) وقال الشيخ محمد جمعة المفتش بالمعاهدة الازهرية ۔ والتراويح برمضان وهی عشرون ركعة بعد العشاء غير الشفع والوتر ـه

ك الثمر الدانی فی تقريب المعانی شرح رسالة ابن ابی زيد القيروانی ۳۱۲

ـه الجزء الاول من الكواكب الدرية فی فقه المالكية ۱۱۱

• شیخ صالح عبدالسمیع الازہری امام ابن ابی زید القیروانی کے حاشیہ کی تشریح میں فرماتے ہیں کہ سلف صحابہ رضی اللہ عنہم زمانہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں مساجد میں بیس رکعات پڑھتے تھے اور یہ جماعت (ائمہ) کا مختار ہے۔
ان میں سے امام ابوحنیفہؒ، امام شافعیؒ، امام احمدؒ ہیں اور آج کل اسی پر عمل جاری ہے جیساکہ ثمر دانی فی تقریب المعانی ۳۱۲ میں ہے۔

• شیخ محمد جمعہ مفتش معاہد ازہریہ فرماتے ہیں تراویح رمضان میں عشاء کے بعد بغیر شفع اور وتر بیس تراویح ہیں۔
جیساکہ جزء اول کواکب دریہ ۱۱۱ میں ہے۔

التکملة

فی بیان اقوال الائمة الکرام من المحدثین والفقهاء و العلماء العظام

اعلم یا اخی وفقنی الله وایاک بانی اثبت التراویح عشرین رکعة بالروایات الصحیحة من سنن الخلفاء الراشدین المهدیین وقد استقر العمل علیها فی القرون المفضلة المبشرة بقوله علیه الصلوة والسلام . خیر القرون قرنی ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم کما رواه البخاری[1]

---

[1] طالع صحیح البخاری ۱/۳۶۲ ، و ۲/۹۵۱ ، ۹۸۵ ، ۹۹۰ م-ب

• سنن الترمذی ۲/۴۵ ، ۵۴ • الکفایة فی علم الروایة ۴۷ • الاصابة فی تمییز الصحابة ۱/۱۲

• الاستیعاب لابن عبد البر ۱/۷ • سنن ابی داود ۲/۲۹۲ • منهاج السنة النبویة ۱/۱۶

(تکملہ) یہ تکملہ ائمہ کرام محدثین اور فقہاء اور بڑے بڑے علماء کے اقوال میں ہے۔

جان لو اے میرے بھائی اللہ تعالیٰ مجھ کو اور تم کو توفیق حق عطا فرماوے کہ میں نے بیس رکعات تراویح خلفائے راشدین سے صحیح روایات کے ساتھ ثابت کی ہیں اور قرون مفضلہ میں اس پر عمل جاری رہا جن کی خوشخبری کی بشارت حدیث میں موجود ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بہتر زمانوں میں سے میرا زمانہ پھر اس کے بعد پھر اس کے بعد جیسا کہ بخاری ۱/۳۶۲ و ۲/۹۵۱ و ۹۸۵ و ۹۹۰ اور دیگر مندرجہ بالا کتابوں

ولی روایت علیکم باصحابی ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم ثم یفشو الکذب[1]
وقد جری العمل علی التراویح العشرین فی زمن الصحابۃ رضی اللہ عنہم والتابعین
والائمۃ المجتہدین رحمہم اللہ تعالیٰ ولذا قال الامام الترمذیؒ واکثر اہل العلم
علی ما روی عن علی وعمر رضی اللہ عنہما وغیرہما من اصحاب النبی صلی اللہ
علیہ وسلم عشرین رکعۃ وھو قول سفیان الثوری وابن المبارک والشافعی وقال
الشافعیؒ ھکذا ادرکت ببلدنا مکۃ یصلون عشرین رکعۃ[2]

---

[1] سنن الترمذی ۲/۳۹ ، الکفایۃ فی علم الروایۃ ۳۵ للخطیب البغدادی
[2] سنن الترمذی ۱/۹۹

میں حدیث موجود ہے

- اور ایک روایت میں ہے کہ تم پر لازم ہے میرے صحابہؓ کا عمل پھر ان کے بعد کا پھر ان کے بعد کا پھر جھوٹ پھیل جائے گا جیساکہ ترمذی ۲/۳۹ الکفایہ ۳۵ میں ہے۔

اور بیس تراویح پر عمل کرنا صحابہ رضی اللہ عنہم کے زمانہ اور تابعین اور ائمہ مجتہدین میں جاری رہا اس وجہ سے امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ اکثر اہل العلم اس پہ ہیں جو علیؓ اور عمرؓ وغیرہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ سے روایت کی گئیں ہیں اور امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ ہم نے اپنے شہر مکہ میں لوگوں کو پایا ہے کہ وہ بیس تراویح پڑھتے تھے ۔ سنن ترمذی ۱/۹۹

- وقال الامام علاء الدين ان عمر جمع اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم في شهر رمضان على ابی بن کعب فصلی بھم کل لیلة ولم ینکر علیه احد فیکون اجماعا منهم على ذلك [1]
- وقال الامام القسطلانی والمعروف هو الذی علیه الجمهور انه عشرون رکعة
- وقال الامام الزیلعی. لنا ماروی البیهقی باسناد صحیح انهم کانوا یقومون على عهد عمر بن الخطاب بعشرين ركعة وعلى عهد عثمان وعلى مثله فصار اجماعا [3]
- قال الامام ابن النجیم.. وعلیه عمل الناس شرقا وغربا [4]

---

[1] بدائع الصنائع ۱/ ۲۸۸ [2] ارشاد الساری شرح صحیح البخاری ۳/ ۲۲۶

[3] تبیین الحقائق ۱/ ۱۷۸ [4] بحر الرائق ۲/ ۷۲

- امام علاء الدین فرماتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو ابی بن کعبؓ پر جمع کیا ان کو ہر رات بیس رکعات پڑھاتے تھے اور اس پر کسی نے انکار کیا تو یہ ان سے بیس تراویح پر اجماع ہوگیا جیسا کہ بدائع الصنائع ۱/ ۲۸۸
- امام قسطلانی فرماتے ہیں۔ معروف یہ ہے کہ جس پر جمہور علماء ہیں وہ بیس رکعات ہیں ارشاد الساری ۳/ ۲۲۶
- امام زیلعی فرماتے ہیں کہ ہمارے دلیل بیس تراویح کے اثبات کے لئے وہ ہے جو امام بیہقی نے صحیح اسناد سے روایت کی ہے کہ صحابہؓ عمر بن الخطاب کے زمانہ میں بیس رکعات پڑھتے تھے اور زمانہ عثمانؓ اور علی رضی اللہ عنہما کے زمانہ میں بیس اسی طریقہ سے پڑھتے تھے تو یہ اجماع ہوگیا۔ تبیین الحقائق ۱/ ۱۷۸
- امام ابن نجیم فرماتے ہیں کہ اسی (بیس رکعات) پر شرقا اور غربا عمل ہے۔ بحر الرائق ۲/ ۷۲

• قال الامام الخوارزمیؒ - وما رويناه هو المشهور بين الصحابةؓ والتابعينؒ ۵ھ

• قال الامام ابن عابدين - وهو قول الجمهور وعمل الناس شرقا وغربا ۶ھ

• وقال الامام النوويؒ وبه قال ابو حنيفة واصحابه واحمد وداود وغيرهم

• ونقله القاضي عياض عن جمهور العلماء ۷ھ

۵ھ الكفاية ۱/۴۰۷

۶ھ رد المحتار ۱/۵۲۰ ۷ھ المجموع شرح المهذب ۴/۳۳ و ۳۴

امام خوارزمی فرماتے ہیں کہ یہ جو ہم نے (بیس رکعات) روایت کی ہے یہ صحابہؓ اور تابعینؒ کے ہاں مشہور ہیں - الکفایہ ۱/۴۰۷

امام ابن عابدین فرماتے ہیں کہ یہ جمہور علماء کا قول ہے شرقاً اور غرباً (رد المحتار ۱/۵۲۰)

امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ اسی (بیس رکعات) پر ابو حنیفہؒ اور آپ کے اصحاب اور احمدؒ اور داؤدؒ وغیرہ نے قول کیا ہے اور قاضی عیاض نے جمہور سے یہ قول نقل کیا ہے -

المجموع ۴/۳۳ و ۳۴

- قال الامام الشعرانی: واستقر الامر علی ذلک فی الامصار [1]
- قال الامام الحصنی: واجمع الصحابة معه علی ذلک [2]
- قال الامام ابن قدامة (بعد بیان الادلة) وهذا کالاجماع واجمع علیه الصحابة فی عصره [3]
- قال الامام المرداوی: هکذا قال اکثر الاصحاب [4]
- قال شیخ الاسلام ابن تیمیة ... وهو الذی یعمل به اکثر المسلمین [5]
- قال الامام سلیمان: عشرون رکعة فی قول اکثر العلماء [6]

---

[1] کشف الغمة ۱/۱۴۶ او ۱۴۷ [2] کفایة الاخیار ۱/۱۷۲
[3] المغنی مع الشرح الکبیر ۱/۷۹۹ [4] الانصاف فی معرفة الراجح من الخلاف ۲/۱۸۰
[5] مجموع فتاوی شیخ الاسلام ۲۲/۲۷۲ [6] هامش المقنع ۱/۱۸۷

- امام شعرانی فرماتے ہیں کہ اس (بیس تراویح) پر تمام شہروں میں عمل جاری رہا کشف الغمہ ۱/۱۴۶
- امام حصنی فرماتے ہیں صحابہ نے اجماع کیا ہے بیس تراویح پر، کفایۃ الاخیار ۱/۱۷۲
- امام ابن قدامہ فرماتے ہیں کہ اس پر اجماع ہے اور اپنے زمانہ صحابہ نے اس پر اجماع کیا ہے المغنی ۱/۷۹۹
- امام مرداوی فرماتے ہیں کہ اس پر اکثر اصحاب ہیں، الانصاف ۲/۱۸۰
- شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ اس پر اکثر مسلمانوں کا عمل رہا ہے مجموع فتاوی شیخ الاسلام ۲۲/۲۷۲
- امام سلیمان فرماتے ہیں کہ اکثر علماء کے نزدیک بیس رکعات ہیں ہامش المقنع ۱/۱۸۷

- قال الامام ابن علان وهی عندنا عشرون رکعة بعشر تسلیمات کما اطبقوا علیه [7]
- قال شیخ الاسلام ابن عبد البر استحب جماعة من العلماء والسلف الصالحین بالمدینة عشرین رکعة [8]
- قال الامام الدردیر .... جری علیہ العمل سلفا وخلفا [9]
- قال الامام الدسوقی ... ای عمل الصحابة رضی اللہ عنهم [10]

---

[7] دلیل الفالحین لطرق ریاض الصالحین ۶/۳۶۰
[8] کتاب الکافی فی فقہ اهل المدینة ۱/۲۵۶
[9] الشرح الکبیر علی مختصر الامام ابی الضیاء ۱/۳۰۵
[10] حاشیة الدسوقی ۱/۳۱۵

- امام ابن علان فرماتے ہیں کہ یہ تراویح ہمارے نزدیک بیس تراویح دس سلاموں کے ساتھ ہیں جیسا کہ ان کا اس پر اتفاق ہوا ہے دلیل الفالحین ۶/۳۶۰
- شیخ الاسلام ابن عبد البر فرماتے ہیں کہ علماء اور سلف صالحین کی جماعت نے مدینہ میں بیس ۲۰ رکعات تراویح مستحب سمجھا ہے۔ کتاب الکافی ۱/۲۵۶
- امام ابن دردیر فرماتے ہیں اس پر سلفاً اور خلفاً عمل جاری رہا الشرح الکبیر ۱/۳۰۵
- علامہ دسوقی فرماتے ہیں اس پر صحابہ رضی اللہ عنہم کا عمل رہا۔ حاشیة الدسوقی ۱/۳۱۵

- قال الامام علی القاریؒ اجمع الصحابة علی ان التراویح عشرون رکعة [1]
- قال العلامة الجنجوهیؒ قال ابن عبد البر وهو قول جمهور العلماء وبه قال الکوفیون والشافعیؒ والفقهاء وهو الصحیح عن ابی بن کعب من غیر خلاف من الصحابة رضی الله عنهم [2]
- وقال الامام شیخ شیخنا المحدث کشمیریؒ لم یقل احد من الائمة الاربعة باقل من عشرین رکعة فی التراویح والیه جمهور الصحابة رضی الله عنهم [3]
- وقال شیخ شیخنا المفسر حسین علیؒ فهذا کالاجماع من غیر نکیر منکر [4]
- قال الشیخ الازهری وهو اختیار جماعة منهم ابو حنیفة والشافعی واحمد والعمل الان علیه [5]

---

[1] مرقاة المفاتیح لشرح مشکوٰة المصابیح ۲/۱۷۵ [2] فتاوی رشیدیہ ۹۲
[3] العرف الشذی ۳۰۹ ۔

- امام ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا اس پر اجماع ہے کہ تراویح بیس رکعات ہیں جیساکہ مرقاۃ ۲/۱۷۵ میں ہے
- علامہ گنگوہیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عبد البرؒ فرماتے ہیں کہ یہی (بیس رکعات کا قول) جمہور علماء کا ہے اور اسی پر کوفیوں اور شافعیؒ اور فقہاء قائل ہیں اور یہی ابی بن کعبؓ سے صحیح ہے اور صحابہؓ میں سے اس کا کوئی مخالف نہیں. جیساکہ فتاوی رشیدیہ ۹۲ میں ہے
- اور ہمارے استاد کا استاد محدث کشمیریؒ فرماتے ہیں کہ بیس تراویح سے کم پر کسی ایک امام نے ائمہ اربعہ سے قول نہیں کیا ہے اور اس پر جمہور صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں جیساکہ العرف الشذی ۳۰۹ میں ہے
- اور ہمارے استاد کا شیخ مفسر حسین علیؒ فرماتے ہیں کہ بغیر انکار کرنے کے یہ بمنزلہ اجماع ہے جیساکہ تحریرات حدیث ۱/۸۹ میں ہے ۔
- اور شیخ ازہری فرماتے ہیں کہ یہ (بیس تراویح) اختیار کردہ جماعت ہیں ان میں سے ابو حنیفہؒ، شافعیؒ اور احمدؒ ہیں اور آج کل اسی پر عمل ہے جیساکہ الثمر الدانی ۳۰۲ میں ہے

وقال العلامة عبد الرحمٰن الجزيري ؒ .. وقد بين فعل عمر رضی اللہ عنه ان عددها عشرون ركعة حيث انه جمع الناس اخيرا على هذا العدد في المسجد ووافقه الصحابة رض على ذلك ولم يوجد لهم مخالف ممن بعدهم من الخلفاء الراشدين وقد قال النبي صلى الله عليه وسلم عليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين المهديين عضوا عليها بالنواجذ [1]

- وقال الشيخ المحقق عبد الله بن زيد رئيس المحاكم الشرعية لا مشاحة في زيادة عدد الركعات الى عشرين ركعة مع اختصار القيام والركوع والسجود كما عليه عمل الأئمة المذاهب [2]
- وقال الشيخ العلامة ابن حجر قاضي المحكمة الشرعية — وصح ان الناس كانوا يصلون على عهد عمر و عثمان و علي عشرين ركعة وهو رأى جمهور الفقهاء من الحنفية والحنابلة وداود (ثم ذكر ما قال الامام الترمذی) [3]

---

[1] كتاب الفقه على المذاهب الاربعة ۱/۳۴۱ — [2] مجموعه رسائل ۱/۵۲۰ و ۵۲۱ — [3] الاجوبة الجلية لكلمة الاستلة الحنبرية

علامہ عبد الرحمٰن الجزیری فرماتے ہیں عمل عمر رضی اللہ عنہ بیان کرنے کے بعد تراویح کی عدد بیس رکعات ہیں کہ آپ نے مسجد میں لوگوں کو اسی عدد (بیس رکعات) پر جمع کیا اور آپ کے ساتھ صحابہ متفق تھے اور ان سے

کوئی خلفائے راشدین سے مخالف نہ تھے اور تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ تم پر لازم ہے میری سنت اور خلفائے راشدین کی سنت کی پیروی کرنا اور اس کو داڑھوں سے مضبوط پکڑے رہو جیساکہ کتاب الفقہ ۱/ ۳۴۱ میں ہے ۔

- شیخ علامہ محقق عبد اللہ بن زید رئیس المحاکم الشرعیہ فرماتے ہیں کہ کوئی فکر نہیں کہ تراویح کی عدد بیس رکعات تک کریں اور قیام اور رکوع اور سجدہ میں اختصار کریں جیساکہ اس مذاہب کے ائمہ کرام ہیں مجموعہ رسائل ۱/ ۵۲۰ و ۵۲۱
- شیخ علامہ ابن حجر قاضی محکمہ شرعیہ فرماتے ہیں کہ یہ صحیح ہے کہ عمر اور عثمان اور علی کے زمانہ میں لوگ (صحابہ) بیس رکعات پڑھتے تھے اور یہ احناف اور حنابلہ کے جمہور فقہاء کی رائے ہے بعد داود (پھر امام ترمذی کا قول ذکر کیا ہے

اجوبۃ ہندیہ ۸۵

• وقال العلامة السيد السابق وصح ان الناس كانوا يصلون على عهد عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ عشرين ركعة وهو رای جمهور الفقهاء من الحنفية والحنابلة وداود قال الترمذی واكثر اهل العلم على ما روی عن عمر وعلی و غيرهما من اصحاب النبی صلى الله عليه وسلم عشرين ركعة وهو قول الثوری وابن المبارك والشافعی وقال هكذا ادركت الناس بمكة يصلون عشرين ركعة[1]

• قال الدكتور مصطفى وغيره من العلماء وهی عشرون ركعة بعشر تسليمات[2]

---

[1] فقه السنة ۱/۲۰۶

[2] نزهة المتقين شرح رياض الصالحين ۱/۸۴۵

اور علامہ سید سابق فرماتے ہیں کہ یہ صحیح بات ہے کہ صحابہؓ زمانہ عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ میں بیس رکعات پڑھتے تھے اور یہ جمہور فقہائے احناف اور حنابلہ اور داؤد کا قول ہے اور امام ترمذی فرماتے ہیں کہ اکثر اہل علم اس کے قائل ہیں جو عمرؓ اور علیؓ وغیرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ سے مروی ہے کہ وہ بیس رکعات ہیں اور یہ قول ثوریؒ اور ابن المبارک اور شافعیؒ کا ہے اور شافعی فرماتے ہیں کہ میں نے اسی طرح مکہ میں لوگوں کو بیس رکعات پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔
فقہ السنۃ ۱/۲۰۶

ڈکٹور مصطفیٰ وغیرہ علماء فرماتے ہیں کہ یہ بیس رکعات دس سلاموں کے ساتھ ہیں جیسا کہ نزہۃ المتقین ۱/۸۴۵ میں ہے۔

الا ان هذه اقوال الائمة الاعلام من الاحناف والشوافع و
الحنابلة والمالكية تنادى باعلى منادٍ بان عدد التراويح
عشرين ركعة ثابتة من سنن الخلفاء الراشدين المهديين
رضى الله عنهم وقد صرحوا بان المشهور فى الصحابة والتابعين و
الائمة المجتهدين كان العمل بالعشرين وعليه كان العمل
شرقا وغربا وعليه جرى عمل السلف الصالحين فهذا كالاجماع
من غير نكير منكر و مع هذه التصريحات اجترأ الشيخ الالبانى وقلد
محمد بن اسماعيل الصنعانى المتوفى سنة ١١٨٢ھ صاحب سبل السلام وقلد عبدالرحمن
المباركفورى المتوفى سنة ١٣٥٣ھ صاحب تحفة الاحوذى وقال ان عدد
العشرين فى التراويح بدعة بحوالة سبل السلام ... وقال الالبانى ليس فى البدعة
ما يمدح بل كل بدعة ضلالة رسالة صلوة التراويح ٨٠
فيعلم من قول الالبانى بان من يصلى التراويح عشرين ركعة فهو مبتدع ضال
لان قيام المبدأ بالشئ علة لحمل المشتق عليه فالالبانى يفتى بضلالة
الخلفاء الراشدين والائمة المجتهدين والتابعين والفقهاء من المذاهب الاربعة
فكيف ينكر عن التصريحات المردودة

خبردار کہ یہ اقوال ائمہ اعلام احناف وشوافع اور حنابلہ اور مالکیہ کے بلند آواز سے پکارتے ہیں کہ
بیس رکعات کا عدد خلفائے راشدین جو ہدایت یافتہ ہیں کی سنت سے ثابت ہیں اور اس پر تصریح
کی ہے کہ صحابہؓ اور تابعین اور ائمہ مجتہدین کے عہد میں بیس رکعات پر عمل کرنا مشہور تھا اور اسی پر شرقاً اور
غرباً عمل جاری رہا ... اور اسی پر سلف صالحین کا عمل بغیر انکار منکر کے رہا ہے اور ان تصریحات
کے باوجود شیخ البانی نے اتنی جرأت کی ہے کہ محمد بن اسماعیل صنعانی متوفی ۱۱۸۲ھ صاحب سبل السلام
اور عبدالرحمن المبارکفوری متوفی ۱۳۵۳ھ صاحب تحفۃ الاحوذی کی تقلید کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ بیس
تراویح پڑھنا بدعت ہے اور پھر کہتے ہیں کہ بدعت میں کوئی ایسی ممدوح چیز نہیں بلکہ ہر بدعت گمراہی ہے۔
رسالہ صلوٰۃ التراویح ۸۰
تو البانی کے قول سے معلوم ہوا کہ جو حضرات بیس رکعات پڑھتے ہیں تو وہ مبتدع گمراہ ہیں کیونکہ مبدأ کا قیام کسی شئی کے ساتھ علت ہے
مشتق کے حمل کیلئے اس پر تو البانی خلفاء راشدین اور ائمہ مجتہدین اور تابعین اور چار مذاہب کے فقہاء پر گمراہی کا فتویٰ لگا
رہا ہے اور یہ ان تصریحات مردودہ [illegible] سے کیسا انکار کرتا ہے۔

في رسالته ٢٤ بانهم زادوا على ذلك فاتهمونا بلعن السلف جميعا وكذلك انكر في ٢٥ ولما كان عدد التراويح عشرين ركعة بدعة ضلالة عند الالباني فالخلفاء الراشدون كانوا فاعلين لهذه البدعة الضلالة وان لم يثبت عنهم في ظن الالباني فلا شك ولا مرية بان الائمة المجتهدين والتابعين وفقهاء المذاهب الاربعة والمحدثين كانوا فاعلين لهذه البدعة الضلالة عند الالباني لانه لا يمكن له الانكار عن التراويح العشرين عنهم فهل هو اتهام او اقرار بتضليلهم وانحرافهم عن الصراط المستقيم۔

والعجب على تجاهل الالباني بانه لا يعتمد على الائمة المجتهدين ولا على التابعين ولا على المحدثين ولا على فقهاء المذاهب الاربعة

کر سکتا ہے کہ لوگ مجھ کو طعن سلف پر متہم کرتے ہیں اور اسی طرح ۲۵ میں انکار کیا ہے اور جب بیس تراویح پڑھنا البانی کے نزدیک گمراہی ہے تو خلفائے راشدین اس بدعت اور گمراہی کو کرنے والے تھے اگر البانی کے نزدیک ان سے ثابت نہ ہو تو اس میں شک و شبہ نہیں کہ ائمہ مجتہدین اور تابعین اور چار مذاہب کے فقہاء اور محدثین تو تمام اسی بدعت کے کرنے والے تھے البانی کے نزدیک کیونکہ البانی تو اس سے انکار نہیں کر سکتا کہ یہ تمام حضرات تو بیس رکعات پڑھنے والے تھے تو یہ اتہام ہے یا یہ تصریح ہے ان کی گمراہی اور صراط مستقیم سے انحراف پر۔

اور البانی کی جہالت پر تعجب اس بات پر ہے کہ یہ ائمہ مجتہدین اور تابعین اور محدثین اور چاروں مذاہب کے

بل يقلد المباركفوري والصنعاني ولذا قال لا اجماع على العشرين لقد تبين لنا من التحقيق السابق ان كل ما روى عن الصحابة فى انهم صلوا التراويح عشرين ركعة لا يثبت منه شئ فى ادعاء البعض ان الصحابة اجمعوا على ان التراويح عشرون ركعة مما لا يعول عليه لانه مبنى على الضعيف وما هو مبنى على الضعيف فهو ضعيف ولذلك جزم العلامة المباركفوري فى التحفة ۲/۷٦ انها دعوى باطلة ويؤيده انها لو كانت صحيحة لم يجز لمن بعدهم

فقہاء پر اعتماد نہیں کرتے بلکہ مبارکپوری اور صنعانی کی تقلید کرتے ہیں تو اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ بیس رکعات پر اجماع نہیں اور کہتے ہیں کہ سابقہ تحقیق سے واضح ہوگیا کہ جو صحابہؓ سے مروی ہے کہ وہ بیس رکعات پڑھتے تھے ان میں سے کوئی ثابت نہیں کہ بعض دعوٰی کرتے ہیں کہ اس پر اجماع ہے کہ تراویح بیس رکعات ہیں اس پر اعتماد نہیں کیونکہ یہ ضعیف قول پر مبنی ہے اور جو ضعیف پر مبنی ہو تو وہ بھی ضعیف ہے اسی وجہ سے مبارکپوری نے تحفۃ الاحوذی ۲/۷٦ میں بیان کیا ہے کہ یہ دعوٰی (اجماع) باطل ہے اسی کی تائید اس سے معلوم ہوتی ہے کہ اگر یہ دعوٰی صحیح ہوتا تو پچھلے لوگوں کے لئے

ان يخالفوهم (رسالة الالباني ۷۲) اقول لما تبين مما سبق بان عدد التراويح عشرين ركعة ثابتة عن الخلفاء الراشدين بالروايات الصحيحة و عمل عليها الصحابة والائمة المجتهدون والتابعون والمحدثون وفقهاء المذاهب الاربعة فادعاء العشرين مبنى على دليل قوى وما هو مبنى على القوى فهو قوى فادعاء العشرين قوى لا يخالفه الا غوى ولا يقدر الالبانى واتباعه و متبوعوه باثبات قول واحد من الائمة المجتهدين والتابعين وفقهاء المذاهب الاربعة بانهم قالوا بكون عدد التراويح عشرين ركعة بدعة ضلالة واما الصنعانى والمباركفورى فلا يصلون الى كعب هؤلاء الائمة الاعلام فمن يدعى عدد التراويح عشرين ركعة فهو قول صحيح وخلافه امر قبيح

فمن يصلى التراويح عشرين ركعة فهو عامل بسنن الخلفاء الراشدين المهديين والعامل بها عامل بسنة سيد المرسلين لانه عليه الصلوة والسلام قال عليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين المهديين

مخالفت ان سے جائز نہ تھی رسالہ البانی ۷۲

میں (خان بادشاہ) کہتا ہوں کہ ماسبق سے یہ بات واضح ہوگئی کہ بیس رکعات کا پڑھنا خلفائے راشدین سے صحیح روایات کے ساتھ ثابت ہے اور اسی پر صحابہؓ اور ائمہ مجتہدین اور تابعین اور محدثین اور چار مذہب کے فقہاء نے عمل کیا ہے تو بیس رکعات پڑھنے کا دعویٰ دلیل قوی پر مبنی ہے اور جو قوی پر مبنی ہو تو وہ بھی قوی ہوتا ہے تو بیس رکعات پڑھنے کا دعویٰ قوی ہے اور اس کی مخالفت بجز گمراہ کے کوئی نہیں کرتا۔ اور البانی اور اس کے تابع اور متبوع تمام کی یہ طاقت نہیں کہ ائمہ مجتہدین اور تابعین اور چار مذہب کے فقہاء سے کسی کا قول ثابت کریں کہ انہوں نے کہا ہو کہ بیس رکعات پڑھنا بدعت اور گمراہی ہے اور مبارکپوری اور صنعانی تو ان بڑے علماء کرام کے ٹخنوں کو بھی نہیں پہنچے۔ تو بیس رکعات تراویح کا قول کرنے والا قول صحیح ہے اور اس کا خلاف کرنا قول قبیح ہے۔ تو جو بیس رکعات پڑھتے ہیں تو یہ خلفائے راشدین جو ہدایت یافتہ ہیں کی سُنّت کے تابعدار ہیں اور اس پر عمل کرنا سُنّت سیّد المرسلین پر عمل کرنا ہے۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ تم پر میری سُنّت اور خلفائے راشدین جو ہدایت یافتہ ہیں کی سُنّت کی تابعداری لازم ہے۔

فالمنكرون الملعون الملزمون الطاعنون على الذين يصلون التراويح عشرين ركعة خيرٌ ام العابدون الراكعون الساجدون القائمون في شهر رمضان بالعشرين [1]

اقول كما قيل

كلام الله عز وجل قولي	وما صحت به الآثار ديني
وما اتفق الجميع عليه بدءًا	وعودا عن حق مبين
فدع ما صد عن هذا وخذها	تكن منها على حق مبين

---

[1] اعلم ان مقصودنا بالتراويح اللتي هي مشتملة على الخشوع والطمانية في الركوع والسجود وليس المراد منها ما يفعلها بعض ائمة المساجد في عشرة دقائق لان هذه ملاعبة بالدين

تو جو لوگ بیس تراویح سے منکر ہیں اور بیس تراویح پڑھنے والوں پر طعن در الملام لگاتے ہیں یہ بہتر ہیں یا وہ لوگ جو عبادت کرتے ہیں اور رکوع اور سجود کرتے ہیں اور ماہِ رمضان میں بیس رکعات پڑھتے ہیں [1]

میں کہتا ہوں جیسا کہ کہا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا کلام میرا قول ہے	اور جس پر صحیح آثار وارد ہیں وہی میرا دین ہے
اور جس حق پر ابتدا اور اخیر میں اتفاق کیا ہو	وہی میرا دین ہے

اور اس سے منع کرنے والے سے اعراض کر اور یہی سیدھی راہ پکڑ تو تم حق واضح پر ہو گے۔

---

[1] جان لو کہ ہمارا مقصود بیس تراویح سے وہ بیس رکعات تراویح ہیں جو خشوع اور رکوع اور سجدہ کی تعدیل پر مشتمل ہو اور اس سے ہمارا وہ بیس تراویح مراد نہیں جو بعض ائمہ مساجد دس منٹ میں پڑھاتے ہیں کیونکہ یہ دین کے ساتھ کھلونا ہے اور ان اماموں کا سوائے صد تو فقط

وليس مقصودهم الا حصول صدقات الفطر فما ربحت تجارتهم
وما كانوا مهتدين۔
ولا شك ان اداء ثمان ركعات مع الخشوع والطمانينة افضل من هذه الاوبة
فى العشرين تدبر

حاصل کرنے کے سوا کوئی غرض نہیں ہوتی ہے اور ان کی تجارت کامیاب نہیں
اور یہ ہدایت پانے والے نہیں اور اس میں شک نہیں کہ آٹھ رکعات خشوع
اور تعدیل ارکان کے ساتھ ایسے بیس رکعات کرنے سے بہتر ہے ۔

Scanned by PD

الجزء الاول